

الہیائے دھوک قاضیاں شریف و تحفہ قادریہ (منظوم)



ترتیب و تہاشام
 افتخار احمد حافظ قادری

قاضی رکن احمد قادری

سب خواہش

ہاشم

یوم نکاحان نور العظمیٰ



اے خاصہ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
 امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
 فریاد ہے اے کشتیِ امت کے تلہبان
 بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

بنا دیجی ہے خاک کو کیا
 بزرگوں کی صحت بڑی چیز ہے

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	اولیائے دھوک قاضیاں شریف و تحفہ قادریہ (مکتوم)
موضوع	تصوف، تذکرہ بزرگان دین
ترتیب و اہتمام	افتخار احمد حافظ قادری
ناشر	بزم غلامانِ غوثِ اعظم
حسب خواہش	حضرت قاضی رئیس احمد قادری
تاریخ اشاعت	شوال الحکم 1424ھ
	دسمبر 2003ء
تعداد اشاعت	1000 (ایک ہزار)
	250/- روپے

ناشر و ملنے کا پتہ

- 1- بزم غلامانِ غوثِ اعظم
 - 2- آستانہ عالیہ قادریہ سلطانیہ
- دھوک قاضیاں شریف / تخت پڑی
روایت، راوی پسنڈی۔

**اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف
و تحفہ قادریہ (منظوم)**

دعائے خصوصی

السید محمد خلیفہ الحیزم الحسنی الحسینی
السید تبصیر محمد یوسف الحسنی السبہودی
المدينة المنورة

باجازت

شہزادہ غوث الثقلین السید محمد انور گیلانی قادری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف

حسب خواہش

حضرت قاضی رئیس احمد قادری مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ سلطانیہ

ترتیب و اہتمام

افتخار احمد حافظ قادری، 2003ء

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَآلِ سَيِّدِنَا
 النَّبِيِّ الْأَمِينِ

محمد ﷺ کی اُلفت بڑی چیز ہے
 خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
7/8	جہاد کی تعالیٰ اُخت رسول مقبول ﷺ
8	منقبت ولی کامل حضرت قاضی محمد حسن قادری
9	انتساب کتب
10	پیش لفظ (بزرگوں کی صحبت)
21/18	تصوف اور اس کی حقیقت / صوفیاء کا عمومی تعارف
22	اولیائے ذمہ دار قاضیاں شریف
64	قاضیاں نامہ (فارسی) از ڈاکٹر محمد حسین تبسمی
68/66	قطعات تاریخ طباعت کتاب / قطع تاریخ وصال
69	حضرت قاضی محمد حسن قادری کی بغداد شریف میں سندیت کا عکس
70	تاثرات از سجاد و نقشبند آستانہ قادریہ سلطانیہ
71	شجرات نسب و طریقت اولیائے ذمہ دار قاضیاں شریف
79	آستانہ ذمہ دار قاضیاں شریف میں سالانہ محافل
81	اولیائے ذمہ دار قاضیاں شریف کی رنگین تصاویر
89	کتاب تحفہ قادریہ
239/238	شجرات نسب و طریقت حضرت دہقان حضوری

حمد باری تعالیٰ

از حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

نا اید یا رب از تو من نظر اید امید از تو گر امید ہوں از کجا دارم امید
 ہم فقیر ہم ہم غریب ہم بیکس و بیار ناتوان یک قدر از ان شربت جلا شفا دارم امید
 نا امید از خود از خلق خلقی جهان از ہم تو میدم لنا از توئی دارم امید
 ہر کسے امید دارد از خدا و تو خدا یک عمری شد کہ از تو من ترا دارم امید
 "جی" کی گوید کہ خون من صیب من برکت بعد ازین کشتن ز تو من نظر اید امید



- ۱۔ اسے میرے سب کریم میں تجھ سے لطف و کرم کی امید رکھتا ہوں۔ اگر تجھ سے امید نہ رکھوں تو پھر کس سے امید رکھوں۔
- ۲۔ میں فقیر ہوں، میں غریب ہوں، بے کس اور ناتوان بیار ہوں، میں آپ کے شفا بخش شربت کے ایک جام کی امید رکھتا ہوں۔
- ۳۔ میں اپنی ذات اور جملہ مخلوقات سے نا امید ہوں۔ سب سے نا امید ہوں لیکن آپ سے امید رکھتا ہوں۔
- ۴۔ اے میرے پروردگار ہر نفس تجھ سے تیری اور میرے علاوہ اور دوسری چیزوں کی بھی امید رکھتا ہے لیکن میں آپ سے صرف آپ ہی کی ذات کی امید رکھتا ہوں۔
- ۵۔ جی کہتا ہے کہ میرا خون میرے صیب نے بہلایا ہے۔ اس خون کے بعد بھی اسی کے لطف و کرم کی امید رکھتا ہوں۔

نعت رسول مقبول ﷺ

از حضرت مولانا عبدالرحمن جامی

سہا جاہ ہوا گزر گئی ہوئے دیں محمدیاں دے جائیں
 ز اہل عالم محمد ﷺ یا خبر گئی میرا احوال حضرت ﷺ توں سنائیں
 توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ کہیں اس بادشاہ توں یا محمد ﷺ
 نہ ہوئے لقب سوئے من نظر گئی میرے دے کرم دی مہمت جائیں
 ہر ایم جانیا منکاتم در انہما ایہ لے جا جان میری توں دینے
 بدائے روضہ غیر البشر گئی کریں حدیثوں حدیثے اس سے سنائیں
 شرف گرچہ کھ جاتی زلفش اے اٹھا اسے جاتی نے کہہ بلوے
 کدایا ایم کرم بار در گئی خدایا کہہ وہاں دی دکھائیں

سیبی یا ابا البتول ﷺ سنو

من فقیر جوابہ الامطہ

اے میرے آقا و سردار، سیدۃ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بابا جان
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایک فقیر کا سوال ہے جس کا جواب عطا ہے۔

حضرت علامہ یوسف اسماعیل النہانی رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

ولی کامل حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

از فضل الرحمن عطیتی

تو کر اے قاضی حسن ہے ایک ولی کامل
 زندگی جیری دریاں تھی مثال آفتاب
 تو مثال حق میں ہی ہر آن سرگرم رہا
 مگر ہم تو بھر بھر اسوا جنت رہا
 حیرا کردار دھن علم خدا کا پاسدار
 ہر دی ہے تجھ پہ جو یہ دمبہ ربّ علیل
 جو قدم اٹھا تو حق کی خاطر ہی اٹھا
 تو جیا تو حق کا ہر پیمانہ کرنے کیلئے
 حیرے دل میں حسن حق کی جی بہت اس قدر
 اس خواب کا بل گیا ہے آج تجھ کو یہ ملا
 مگر ہر خلق خدا کو نہیں پہنچا رہا
 بعد مرنے کے بھی لیکن تیرا نام ہے
 سب سے اہم معبود حق خدا و حقیقی
 اسے کر آرا مہرہ ہر فرداں پہن پاک تو
 کر رہا ہے ہمیں تجھ پر خاصے اہل لہلہ
 اور ہم مرگ لطف حق سے ہے تو ہمہ باب
 ہر گزری دشت طلب میں تو ہوں سلسل رہا
 جی رہتی سبب محبوب حق کیلئے کرتا رہا
 حق لہلہ حق پرستی ہی رہا حیرا شہاد
 ہر حقیقت یہ ہے میری حق پرستی کی دلیل
 حق کی خاطر ہی جیا تو حق کی خاطر ہی مرا
 تو مرا تو حق پرستی عام کرنے کیلئے
 حشر بہ ہتافا کھیلانے میں اس کے بے خطر
 حق کی رحمت ہے خدا ہے تو شکون سے آشنا
 مگر ہم اپنے پاسے کا تو علم کھاتا رہا
 تیری حق گوئی کے ہمٹ تیرا نام ہے
 وقف کردی عمر ہر پابندی حکم خدا
 من ذودے کی رسام بر مہن پاک تو

اے حسن! اے مرد حق خدا، اے فقیر ابن فقیر

از عطیتی ہے نوا ایم چرخ الفت پذیر

انتساب



اس کوشش کو

حضرت العبد تبسیر محمد یوسف الحسنی السہودی
کے نام کرتا ہوں کہ جن کی دعائے خصوصی سے اس ناچیز کو یہ کام کرنے کی
توفیق نصیب ہوئی۔

افتخار احمد حافظ قادری

مزدگوں کی صحبت

اے دوست ہا زور پہ ٹکات اوتی

خواہی کہ دلت پر شود از خون اسرار

(اگر تو چاہتا ہے کہ حیران دل اسرار الٰہی کا خون بن جائے تو اسے دوست بہت جلد حضرت ربی کی مجلس عرفان میں آ جا)

بولیائے کرام اور بزرگان دین ہر زمانے میں موجود رہے ہیں اور ہمیشہ موجود رہیں گے۔ بلکہ شیخ اکبر حضرت شیخ علی الدین ابن عربی قوامت یکب کی جلد دوم میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں بولیاۃ اللہ میں ایک دلی ایسا بھی ہوتا ہے جو قرآن پاک کی اس آیت "وہو القاهر فوق عباده" کے مطابق ہر چیز پر غالب اور خضر ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت شیخ ابو محمد اللہ السالکی سے دریافت فرمایا کہ بولیاۃ اللہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ صفات عہدہ (زبان کی لطافت اور نرمی، حسن اخلاق، کشادہ روی، خند و شادی، خلق خدا سے شفقت و محبت سے بھرا آئنا اور دنیاوی حرص و دلچسپی سے دوری) موجود ہوں وہ اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ اس شخص میں حضور غوث المتکین سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانی کا ارشاد سہارک ہے کہ حقیقی صوفی وہ ہے کہ جس نے اپنا ظاہر دہان کلام اللہ اور صفہ رسول ﷺ کی صحبت میں کر لیا ہو۔ ایک اور بزرگ کا فرمان ہے کہ صوفی یا ولی وہ ہے جو شیخ نہ کرے، شیخ نہ کرے اور شیخ نہ کرے۔ ہمارے قادی شریف حضرت مولانا جمال الدین ربی ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ ہے جو کلمات دکھا دے، ایسا راستہ کہ جس پر چلیں تو ہادشاہ (اللہ جبارک و تعالیٰ) کے دروازے تک پہنچ جائیں۔

ہو آن باشد کہ ہما رہے

ناہ آن باشد کہ فانی آہے

حضرت غریب و خواجگان حضرت غریب حسین الدین چشتی فرماتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت

میں بیٹھنا چکی کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور مردوں کی صحبت میں بیٹھنا گناہ کرنے سے زیادہ نقصان

وہ ہے اس کو حضرت مولانا رحمہ اللہ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

صحبت صالح ترا صالح کنہ

صحبت طالح ترا طالح کنہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فقیروں اور سادہ لوگوں کی خدمت میں حاضری دیتے،

حضرت امام شافعی جب بیمار ہوتے تو سیدہ خدیجہ کی خدمت میں حاضری دیتے۔

حضرت شیخ فرید الدین غنیؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک اور حدیث نبویؐ کے بعد

کوئی کام بھی مشائخ عظام کے کلام سے بڑھ کر بہتر و افضل نہیں۔ کیونکہ ان کا کلام حال کا نتیجہ ہوتا

ہے۔ حضرت دعویٰ فرماتے ہیں

چون شدی دور از حضور اولیاء

وہ حقیقت گنبد دور از خدا

(اگر تو مائیں حق کی صحبت سے دور ہو گیا تو میرا بھی طرح بگڑے گا، کہ وہ حقیقت تو اللہ تعالیٰ سے

دور ہو گیا)

چون تو چھٹی جاں شدی شری

وہ ہائی دین مہ شری

(کہ جب تو اس بار شہید یعنی مرشد کامل سے جاملتا تو مجھ سے کہ اب تو بھی ہادشاہ بن

جائے گا اگر چہ وہ کی مانند حقیر ہے لیکن ان کی برکت صحبت سے چمکتا ہوا چاند بن جائے گا)

میر تقی محمد گورکان جس طرح مشائخ عظام و اولیاء کرام کا احترام کرتا تھا اس کی تفصیل

تاریخی کتب میں موجود ہے لیکن وہ جب کسی شہر یا ہستی کو فتح کرتا تو سب سے پہلے وہاں کے مشائخ

اور حضرات مہار کی زیارت کیلئے حاضر ہوتا ملازمین آستانوں پر پہنچتے مجوزہ انکساری کے ساتھ

اپنی اہمیت کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے استفادہ بھی کرتا۔

فقد لاہوری و عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ محمد اقبالؒ کا بھی یہ معمول تھا کہ وہ
 لاہور میں اور لاہور سے باہر بھی برنگان دین کے محاربات مہار کہ پر حاضری دینے کے علاوہ اپنے
 اردو اور فارسی کام میں ان عظیم شخصیات کو نذرانہ عقیدت بھی پیش کرتے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے
 حضور و اناجیلؑ کی بارگاہ میں جس طرح اپنا پیہ عقیدت پیش کیا اس کے یک ایک لفظ اور ایک
 ایک جملے سے آپ کی شدید محبت اور عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ستارِ جہرِ محمدِ ام مرقہ ہر حجرِ با حم
 صہرِ فاروق از جہاں تارہ شد حق ز حرب او بلند آوازہ شد
 خاکِ بجاہل از دم او زندہ گشت صبح با از ہر او تابندہ گشت
 ملاجہ محمد اقبالؒ کو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ سے اس قدر ملکت اور محبت تھی کہ

انہیں اپنا روحانی مرشد و سرگاہ مانتے۔ ان کی بارگاہ میں اپنا پیہ عقیدت اس طرح پیش فرماتے ہیں۔

ہر روحِ مرشد روشن ضمیر کاروان عشق و مستی ما امیر
 نورِ قرآن در میان سید اش جام جم شرمندہ از آئینہ اش
 ہر روحِ خاک را اکسیر کرد از غبارم جلوہ حا قعیر کرد
 کتبہ حا از ہر روحِ آدم آموختم غوثی ما در آفاق و سوشتم

بزرگوں کی خدمت میں حاضری کا طریقہ

برنگان دین اور مشائخ و مقام کی خدمت میں حاضری دینے کے طریقے واضح ہیں۔
 طوالت سے بچے کیلئے حضرت ہانیؒ کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

اے دوست ملاوڑ پہ ٹکانہ ہانی

از حب نبی ﷺ گر مٹی سیدہ سرشار

(گر تو چاہتا ہے کہ رُحبتِ نبی ﷺ میں خیر اول سرشار ہو جائے تو اسے دوست بہت جلد

حضرت ہانیؒ کی محفلِ عشق و محبت میں آ جا)

عظیم عاشق رسول ﷺ حضرت مولانا عبدالرحمن چاقی فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ
 حرات کے قریب ایک گاؤں "بخارا" میں حضرت شیخ بہا الدین عمر کی خدمت میں بغرض
 طاقت حاضر ہوا وہاں پر شہر سے کچھ دور لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ کا یہ طریقہ تھا کہ
 جو بھی شہر سے آتا ہر ایک سے الگ الگ پوچھتے کہ تم شہر سے کیا خبر لائے ہو۔ ہر کوئی جواباً کچھ نہ
 کچھ عرض کر دیتا۔ حضرت چاقی فرماتے ہیں کہ جب میری ہاری آئی تو انہوں نے مجھ سے بھی پوچھا
 کہ تم کیا خبر لائے ہو۔ میں نے کہا کچھ نہیں۔ فرمایا راستے میں کیا دیکھا، میں نے عرض کیا کچھ بھی
 نہیں دیکھا اس کے بعد وہ حق بہا حاضرین سے مخاطب ہوئے اور فرمایا "کہ جو کوئی بھی درویش کے
 پاس آئے تو اسے ایسے آنا چاہیے کہ نہ تو اسے شہر کی خبر ہو اور نہ ہی وہ راستے میں کسی شے پر دھیان
 دے" جس کے بعد آپ نے حضرت شیخ سعدی کا یہ شعر پڑھا ہے

دلارای کہ داری ' دل نہ لوبد

دگر چشم نہ ہر عالم طراند

(کہ تجھے صرف اور صرف اپنے محبوب کی طرف متوجہ ہو؟ چاہیے اور اس کے بعد اپنی
 آنکھ کو ساری دنیا سے بند کر لے)

اور حضرت مولانا روم نے اس موضوع کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

صد کتاب و صد ورق و صد کن

و صد و دل چاہب طالع کن

(سینکڑوں کتابوں اور صد ورق کو نذر یا لٹ کر دے اور اپنے دل کو اپنے دوست حقیقی
 کی طرف متوجہ کر)

مذکورہ بالا واقعہ کی روشنی میں ہمیں غور کرنا ہوگا کہ کیا ہم واقعی اسی طرح اپنے مشائخ اور
 بزرگوں کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں یا ہمارے دل ہاتھ پاؤں احوال اس کے برعکس ہیں؟
 کارئین! آج کے اس افراطی دور ہے کوئی کے پر فتن کے دور میں اس بات کی اشد

ضرورت ہے کہ ہم اپنے اسلامی اور بزرگان دین کی رنگ گیسواں کے عملی کارناموں اور روحانی
نقد و ثنات کا مطالعہ کریں، اولیاء و صالحین کی صحبت اختیار کریں کیونکہ نیک لوگوں کی صحبت میں نیک
گھڑی بیٹھ یک سو سال کی مہارت اور دست سے بہتر ہے۔ بقول حضرت علیؓ:

صحبت نیکان اگر یک ما هست

بہتر از صد سالہ دہ و چارست

اور پھر اس رحمت ابرکت سے بھی مستفید ہونے والے نیک لوگوں کی مجالس پر مہربان ہوتی ہے۔

قارئین سچائی جزو ایمان ہے۔ اور اس کا انسان کی حقیقی شخصیت پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اسی
لئے جب سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنے اصولوں کی بنیاد کس چیز پر رکھی
تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”سچائی ہے“۔

نیک اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کیلئے قرآن پاک کی یہ آیت اس بات پر
دست کرتی ہے کہ

”اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور نیک اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ“

اور پھر جب ان شہداءوں کے تائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے کی بھی اگر صدق
دل سے کوشش کریں گے تو ان شاء اللہ ہماری زندگی میں بھی ضرورت پڑی آئے گی اور سکون کی زندگی
نصیب ہو جائے گی۔

قارئین کرام اس مختصری تصدیق کے بعد عرض ہے کہ کچھ عرصہ قبل آستان عالیہ قادریہ
سلطانیہ کے سجادہ نشین محترمی و معظمی جناب قاضی رئیس احمد قادری مدظلہ العالی نے اس بندہ سے
ایک ملاقات کے دوران اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میرے جبراً احمد حضرت قاضی احمد علیؒ نے
تقریباً ایک صدی قبل فانی ہو گئے تھے کی حضرت رابعؒ کی ضرورت کے احوال و آثار و مناقب پر مشتمل
بعضی منکوم تصنیف نام ”تجدد قادریہ“ دہلی سے شائع کروائی تھی۔ اب اسی تصنیف کو دوبارہ
شائع کروانا چاہتا ہوں جس پر اس عاجز سے حضرت قاضی صاحب سے عرض کیا کہ ابھی تک اس

آستانہ کے متعلق کوئی مطبوعہ چیز سامنے نہیں آئی۔ کہا ہی اچھا ہو کہ اس آستانہ کے بزرگوں کے پتھر احوال و آثار بھی کتاب کے شروع میں دے دیے جائیں۔ جس پر حضرت قاضی صاحب نے بندہ کی تجویز سے اتفاق کیا اور میں اس کتاب کو ترتیب دینے اور رنگین تصاویر سے مزین کرنے کی سعادت اس ناچیز کے حصہ میں آئی۔

اللہ عز و جل نظر کتب ”لو ایسنے ڈھوک قاضیوں شریف“ پر ہر ہدایت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ان بزرگوں کے احوال پر کوئی مکمل کتاب نہیں بلکہ اس میں صرف ان بزرگوں کا مختصر تعارف ہے اور وہ حقیقت یہ ابتدا ہے اولیائے ڈھوک قاضیوں شریف کی تعلیمات کو اجاگر کرنے اور ان کے احوال و آثار عام کرنے کی طرف پہلا قدم۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ مستقبل قریب میں اس پر بہت زیادہ کام کر کے ایک مکمل ”تذکرہ لو ایسنے ڈھوک قاضیوں شریف“ منظر عام پر لایا جاسکتا ہے۔ اس بندہ ناچیز نے تو صرف آستانہ عالیہ کے مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کو اس اہم موضوع کی طرف توجہ مرکوز کرائے کیلئے ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ تمام حضرات آگے بڑھیں اور ان اولیائے صالحین کی تعلیمات اور مخلوقات سہارک کو کام کرنے کیلئے قاضی صاحب کے سانچہ عمل کو غور سے اس کام آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ دعا ہے کہ یہ عظیم کام ان بزرگوں کے ہاں شریف قبولیت پا جائے اور ان کے فیض سے ہم سب مستفیض ہوتے رہیں۔

کتاب مذکورہ کی تکمیل میں جن اصحاب نے بھی کسی طور رہنمائی و معاونت فرمائی، یہ بندہ صدق دل، غموس و محبت سے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے لیکن چند شخصیات کا فرد افراد شکر پانا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے۔

مدینہ منورہ میں اپنے مرشد حضرت اسید تیسیر محمد عارف، نسلی اسیکو دی کاٹہ دل سے

شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مسجد نبوی ﷺ میں اس کام کی تکمیل کیلئے خصوصی دعائیں فرمائیں۔ ہر طرح سے شہزادہ، خوش فہم، متکبرانہ حضرت سید محمد انور گیلانی قادری مدظلہ العالی کا بھی شکور ہوں کہ جنہوں نے اس کام کی تکمیل کیلئے اس عاجز پر خصوصی توجہ فرمائی۔ عظیم محقق و ماسٹر اسکالر مشہور زمانہ ایم آئی بی بی فارسی شاعر اکبر محمد حسین نسیمی اور عظیم و معروف نعت گو شاعر و تاریخ گو شخصیت محترمی عبدالغنی مہارقی سلطان پوری بھی میرے خصوصی شکر سپہ کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے اپنی گونہ گون مصروفیات کے باوجود کتاب خد ا کیلئے منظوم قطعات و قصائد رقم فرمائے۔ اسی طرح آستانہ عالیہ کے سہارہ فقیہ قاضی صاحب کا تہہ دل سے معنون ہوں کہ اس کام کے دوران جن کی راہنمائی اور دعائیں ہر وقت اس عاجز کے ساتھ رہیں اور کتاب مذکورہ پر ایسے تاثرات کا بھی اظہار فرمایا۔ کتاب میں موجود اسطوانات حضرت قاضی صاحب نے خود فرام فرمائی ہیں۔ اسی طرح قاضی طارق محمود صاحب کھوی قاضی فاروقی صاحب (امامی شریف) محمد علی اصغر، لالہ عبدالجلیل، محمد پریم، محمد فاروق، ناصر محمود اور خالد محمود کا بھی شکر گزار ہوں اگر میں کمپوزر حضرت اس کا شکر یہ ادا نہ کروں تو یہ بھی زیادتی ہوگی۔ اس لئے محترمی سید شاہد محمود شاہ، سمیل قرہ، محمد شیر خان اور عاطف اقبال کا بھی تہہ دل سے شکور ہوں۔

آستانہ عالیہ کے حوالے سے اس کی عظیم و عظیم لائبریری کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ گو کہ اس لائبریری کی بنیاد حضرت قاضی صاحب کے جدِ امجد نے رکھی تھی بعد میں آپ کے والد محترم نے بھی اس میں کتابوں کا اضافہ فرمایا۔ لیکن جب آستانہ کی آمد داری قاضی صاحب کے کندھوں پر آ چڑی تو پھر آپ نے اس لائبریری کو چار چاند لگوا دیے۔ دنیا کے ہر خطے سے ہر زبان اور موضوع پر کتابیں اکٹھی کیں۔ ان میں فقیر، حدیث، سیرت، مدینہ شامی، تاریخ، فقہ، صرف و غیرہ فریبکہ مختلف علوم و فنون پر کتابیں موجود ہیں جو عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور انگریزی زبانوں میں ہیں۔ یہاں صرف اعمدوں ملک سے شائع ہونے والی کتابیں نہیں بلکہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، مصر، بیروت، امریکہ، برطانیہ، ایران اور دیگر غیر ملک کی مطبوعات بھی یہاں موجود ہیں۔ اس لائبریری کی ایک ہم خصوصیت یہ ہے کہ یہاں قرآن کریم کے قلمی نسخے اور تقریباً

در جس بر محفوظات بھی ہیں۔ قرآن کریم کا ایک قطعی نسخہ تین سو سال سے زیادہ پرانا ہے اور محفوظ چنا
 آ رہا ہے۔ علاوہ ان میں نہ کوئی لائبریری میں دینی موضوعات پر خاصی تعداد میں آج، وٹاج اور سی
 ڈی کی بیشیں بھی موجود ہیں۔ آپ کو یہ جان کر انتہائی خوشی ہوگی کہ اب اس میں کتابوں کی تعداد
 10,000 سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ جیسے کئی لکھی گئے 400 سال پرانے موجود ہیں۔ کتاب کی
 تحصیل کے دوران قادر یہ سلطانہ لائبریری کی فہرست ساری کا کام بھی مکمل ہوا۔ اس فہرست کی
 تحصیل پر محترمی محمد شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کے ہمراہ کام کرنے والے تمام اصحاب
 بالخصوص محترمی محمد بدیع نور محمد، ملک محمد عمران، محمد کامرس، محمد وقاص، محمد عمران، محمد رشید، ظفر محمود اور
 منیر علی صاحب میرے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

اللہ چاکر تعالیٰ ان سب کو اور آستانہ کے جملہ مریدین اور عقیدت مندوں کو شاد و آباد
 رکھے اور وہ سدا مسکراتے رہیں اور قاضی محمد رئیس احمد قادری صاحب کا سایہ تاویز ان سب کے
 سروں پر قائم دائم رہے اور یہ آستانہ عین عظمیٰ ادب کی خوشبو بکھیرتا رہے۔

یارب ہمارے حسین ان بزرگوں دین جن کا ہم نے ذکر کیا اور آگے کریں گے جن سب کے جلیل
 جلیل سے ہم سب پر بھی رحم فرما اور اس فقیر خاص سے ہمیں ہر دہند کھنا جو ان بزرگوں پر رہتی ہے۔
 آمین یحییٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہنا صبا حضور ﷺ سے کہتا ہے ایک لہام

ہیں اک نظر ہو ایک نظر کا سہیل ہے

مکالمہ یار رسول اللہ ﷺ نگاہ

والسلام بحکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی دعاؤں کا طالب

المقبر علی اللہ ورسولہ

فتح محمد احمد

افتخار احمد حافظ قادری

تصوف اور اس کی حقیقت

علامہ سید محمد اکرم حسین شاہ چشتی سیالوی نے اپنی تصنیف "المصطفیٰ والمرقش المعروف
تذکرہ چشتیہ ص ۳۳" (مطبوعہ نیاہ القرآن، علیکیشور، لاہور) میں تصوف کی تعریف کرتے ہوئے
یوں تحریر فرمایا ہے۔

”ہم کہتے ہیں کہ انسانیت کی تکمیل صرف اور صرف اتباعِ رسولِ اقدس ﷺ ہی میں ہے قرآن و سنت کا یہی ہر شاہ ہے، احمدیہ امت کا یہی فیصلہ ہے اور قیاسِ سلیم کا یہی تقاضا ہے۔ اتباعِ سنت سے مراد سید محمد گیلانی رحمہ اللہ علیہ السلام کے اعمال و افعال کو ہو بہو منقول و بحوالہ نقل کرنا ہے تو تصوف کی تعریف یہ ہوگی ”تأخیت سید کل علیہ السلام کے افعال و افعال کی نقل اتارنے کی کوشش میں رہنا“ اسی جہد و محنت کا فروج و محبت خداوندی کا ملنا ہے۔ قرآن حکیم نے اسے ”تَحْسِبُكَ اللَّهُ“ کے جاں نثاں الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے اور سرکارِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَخْلُوقُكَ تَزَاهُ فَيَلِيٰ لَمْ تَكُنْ تَزَاهُ فَيَلَانَهُ يَزَاهُ“ گویا تو اللہ کریم کو کہہ رہا ہے اور اگر تو اس ذاتِ قدسی کا شاہد نہیں کر رہا تو اس کی تاد و پاک توحی و کبریا ہے“ کے مقدس جملے میں جس دراحت و عقل و روح افزا کیفیت کا اظہار ہوا کہ فرمایا ہے۔

جب اہل تصوف اہل مجری علیہ السلام کی نقل کرتے ہیں تو ضروری ہے کہ اگر وہ قرآن و حدیث کی رو سے صحیح ہے تو اسے لے کر لیں اور اگر غلط ہے تو اسے نہ لیں۔

اولیائے کرام نے دینی انسانیت کی خدمت کی۔ وہ مسند پر بیٹھے تو سرکارِ علیہ السلام کی محفلِ اقدس کا نقشِ کھنچ دیا۔ ان کی محافل میں الوار محمدی اور اخلاق احمدی یوں بے کد ساری انسانیت انا سے فیض یاب ہوئی۔“

آگے کل کتا پھر لڑتا ہے۔

”طریقہ عامی حکومتی کی خدمت کا ہے۔ ان حضرات میں وہ اپنا تہہ ہوتی ہے کہ

دیکھنے والا انہیں اپنا روح کے قریب پاتا ہے۔ ان کے آستانوں کو اپنا گھر یقین کرتا ہے ان کے
 اندر قدس کی گرمی سے عمل میں تیزی آتی ہے وہ سب کے ساتھ جس حسن سلوک کا محوری برتاؤ
 کرتے ہیں اس میں ہلا کی کشش ہوتی ہے۔ محبت کے ستارے ان کی تاثير بخش مٹھی شعاعوں سے
 داغی عیاں پنے لئے معراج کاں تصور کرتے ہیں۔

آپ حریص فرماتے ہیں۔

”اولیاء امت حضور سید المرسلین ﷺ کے نمائندے ہیں۔ یہ نمائندگی بھی ہو سکتی ہے
 کہ قرآن و سنت پر وہ خود عمل پیرا ہوں اور قوم کو قرآن و سنت کی طرف دعوت دیں۔ الہامی گرامی
 نے بھی کچھ کیا ہے۔“

حضرت امام غزالیؒ اپنا سرگزشت ”المعتف من الضلال“ میں فرماتے ہیں۔
 ”كن الصوفية هم السالكون بطريق الله خالصة وان ميدهم احسن المهد و
 طريقهم اصوب للطريق و اخلاصهم لذكرى الاخلاق بل لو جمع عقل العقلاء و
 حكمة الحكماء و علم الواقفين على اسرار الخرج من العباد ليبيدوا شيطان
 من صهرهم و اخلاقهم و يبدلوه بما هو خير منه ان يجدوا اليه مبيلا فان
 جميع حركاتهم و سكناتهم في ظاهريهم و باطنهم مقتبسة من نور مشكوة
 النبوة و ليس وراء النبوة على وجه الارض نور يستضاء بها“
 تربیہ۔

صوفیاء کا کام کا گروہ ایسا گروہ ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی راہ پر چل رہا ہے ان کی سیرت بہترین اور
 ان کا طریق عمل رہا سواپ سے قریب تر ہے۔ اخلاق کا یہ عالم کہ پاکیزگی کا نمونہ اور اس حد تک
 کی مگر تمام عقائد اور عقائد کی عقل و حکمت کو جمع کر لیا جائے۔ دور واقفان اسرار شریعت کے علم کو سکھ
 کر لیا جائے تاکہ صوفیاء کی سیرت و اخلاق کو بہتر سیرت اور اخلاق سے تبدیل کیا جائے تو اس کی
 کوئی سبیل نظر نہ آئے۔ یہ عمل ان کی تمام حرکات و سکنات کا ہر وہاں میں نور مشکوۃ نبوت سے

مستکیں ہیں اور نورِ نبوت سے بڑھ کر کوئی نور مدّے زمین پر اس وقت نہیں کر اس سے روشنی حاصل کی جاسکے۔“

آج کل بزرگوں کی خُشی کرامات پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اوسوئے ذمّوک قاضیاں شریف کی زندگیوں میں ہمیں بے شمار ایسی ہی کرامات نظر آتی ہیں لیکن ہم نے ان میں سے محض چند ایک کے ذکر پر کتفاء کیا ہے۔ ہم نے ان اکامکے طریقِ زندگی اور ان کے مشن کو اجاگر کرنے پر پوری توجہ مرکوز کی ہے۔ اس کتاب میں ان بزرگوں کے مختصر سے پیش کردہ تعارف کا مرکز یہ کیا جائے تو یہ تو بہت منطوقِ تقدیر سے مندرجہ بالا معیار پر پورا اترتے نظر آتے ہیں۔

الحاج فقیر عزت شاہ دارائی، جنہوں نے ان اولیائے کرام کو انتہائی قریب سے دیکھا اور ان کی صحبتوں سے مستفید بھی ہوئے، بجا فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا جب کہ تصوف کا ایک بحر ہے کماں ان بزرگوں کی حسین و جمیل زندگیوں کی صورت میں ذمّوک قاضیاں سے ہو کر گزرا ہے۔ ان بزرگوں کی سوائی جمیلہ کے فیضان کے نتیجہ میں آج بھی یہ آستانہ طلعتے میں ایک ذمّہ اور فحاک روحانی مرکز کے طور پر کام کر رہا ہے۔ یہاں دس دہ ریس کا سلسلہ بھی جاری ہے اور افراد کو روحانی تربیت بھی دی جا رہی ہے۔ اس مرکز کی اصلاحی کوششوں کے نتیجے میں علاقہ میں دور دور تک لوگوں کو فضول رسوم و رواج اور غرافات سے نجات ملی ہے۔ بے شمار کم کردہ راہنما جو لوگوں کی زندگیوں کو انقلاب آسان ہوئی ہیں۔ اگر ہر ایسے کی غراں زوروں پر ہے تو یہاں اصلاح کی بہاروں کو بھی اسی طرح تیزی کے ساتھ پھیلانے کی کامیاب کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بالیقین یہ کہا جاسکتا ہے کہ عظمت میں کھو جانے والے معاشرے میں یہ مرکز نور و عرفان بارگاہِ توحید کے فیضان کے نتیجے میں اجالوں کا خیر بن کر سامنے آئے گا۔

صوفیا کا عمومی تعارف

اوپر ذکر کردہ صوفی اصطلاحوں پر گزشتہ اشخاص ہیں جنہوں نے رسول کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین کی خدمت کو اپنا مقصد زندگی بنایا۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے یوں خطاب فرماتا ہے **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاَتَّبِعُوْنِیْ** (یعنی آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم (واقعی) اللہ پاک سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اسی فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے اولیاء کرام نے اپنی تمام تر زندگیوں میں اللہ رسول (ﷺ) میں بسر کر دیں۔ پھر انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ باہر و داخلی مراکز قائم کیے جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ترقی مراکز کے طور پر خدمات انجام دے سکیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی بھر یہ مستقیم پر گامزن رہے۔ انہی لوگوں کی راہوں پر چلنے کی توفیق ہم بار بار اللہ تعالیٰ سے **"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ لَكَ غُفْلٌ عَلَیْهِمْ"** کے خوبصورت اللہ پاک کی وساطت سے طلب کرتے ہیں۔ یہی انعام یافتہ لوگ ہیں جن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں کہا گیا ہے **"وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا"** (اللہ تعالیٰ انہیں انعام دے گا)۔ ان کی جانب **"وَحَسْبُكَ اُولَیْكَ وَفِیْہَا"** کے الفاظ میں اشارہ کرتے ہوئے توجہ دلائی گئی ہے کہ یہی لوگ اس قابل ہیں کہ انہیں اپنا رفیق طرہ کیا جائے، ان کی صحبتوں میں آجائے، ان سے نسبت استوار کی جائے۔ انہی مستمعوں کی جانب رجوع کرنے کا حکم ہوا ہے کہ **"وَاتَّبِعْ مُوسٰیَ اِنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْعَلَ لَکَ سُلٰتٰنًا"** (اور تو اس کے راستے پر چل، جو میری طرف حوجہ ہو) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی جانب حوجہ ہو گیا، اس شخص کے غور و فکر پر چلنے کی مطلوب و مقصود ہے۔ انہی انورہ قدس کے بارے میں حکم ہے کہ **"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"** (یہ وہ لوگ ہیں جو **"لَقَدْ كَانَ نَحْمُکُمْ فِیْ زَمٰنٍ اَمْسُوْا حَسَنَةً"** کی تعمیل کرنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو **"فَاَتَمَّکُمُ اللّٰهُ سُلٰتٰنًا"** کی تعمیل میں اپنے تمام تر ظاہری اور باطنی حقائق اور

معدلات کو فائے مصطفیٰ (ﷺ) کے سپرد کرتے نظر آتے ہیں۔ انہی لوگوں کے فیضانِ فکر اور حسنِ تربیت سے ماکھوں انسان سیراب ہوئے اور آج بھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔ انہی کے چہرہ اُسے زیبا میں حسنِ ذاتِ عارفیہ کے نوار و مجنلیات نظر آتے ہیں اور انہی کی زمینِ گیوں میں اُسوۃ مصطفیٰ (ﷺ) کے اثرات نظر آتے ہیں۔ "لو لبہ ذھوک قاضیوں شریف"

کا شمار بھی انہی مردانِ کامل میں ہوتا ہے، جن کا ذکر خیر یہاں مقصود ہے۔

لو لبہ ذھوک قاضیوں شریف کیے اکابر

اولیاءِ ذھوک قاضیوں شریف کے اکابر آج سے تقریباً چار صدیاں و شترِ سحرِ خلق شیعہ پرہ سے پرگنہ کبریا کے پایۂ تختِ تمام تختِ پڑی میں تشریف لائے۔ ایک اور روایت کے مطابق یہ بزرگِ دہلی سے براہِ راست تختِ پڑی تشریف لائے تھے یہ گھمبوں کا عہدِ حکومت تھا۔ سلیمان شاہِ مجددِ قضاہ پر قاضی ہوئے اور "عالمِ سلیمان" کہلائے۔ پھر ان کے بیٹے حضرت قاضی فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ اس عہد پر قاضی ہوئے۔ پھر ان کے فرزند حضرت قاضی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ اور یکے بعد دیگرے ان کی اولاد کے افراد عہدِ قضاہ پر قاضی رہے۔ آپ کے چچا جے حضرت قاضی حدایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، دروازہ دہلی تھے۔ آپ پھر ان کے آخری گھر تاجدارِ دہلی، عظیم خان المعروف سلطانِ مغرب خان کے استادِ محترم بھی تھے۔ اسی دور میں آپ کے پڑوس میں آباد سرداوات ہلوی کے ایک گھرانے میں حضرت شاہِ نہال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں محبوبِ خواجہ اعظم سید محمد عہد اللہ شاہ المعروف حضرت دیوانِ حضورؐی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔

"تحفہ صوریہ" کے مصنف جناب لکھی لکھی اور "قد کونہ حضرت میوانِ حضورؐی" کے مصنف سید ظیل احمد شاہ صاحب کی روایات کے مطابق 29 شعبان 974ھ کی شام آسمانِ ابراہیم کوڑھونے کی بناء پر رمضان کا چاند نظر نہ آیا۔ چنانچہ وہاں بیٹان تھے۔ رات اسی پر بیٹنی کے عالم میں ہر ہوئی۔ دوسری صبح یکم لوگ ایک دلی کامل کے پاس حاضر ہوئے اور حضورؐ طلب کیا اس مردِ دلی نے کہا کہ آج رات شاہِ نہال الدین کے گھرانہ کے فضل و کرم سے

ایسا بچہ پیدا ہوا ہے، جو بچہ انکی دل ہے۔ اس بچے کی ماں سے ہاں چھو کر بچے نے آج والدہ کا دودھ پیا ہے یا نہیں۔ اگر بچا ہے تو شہباز کا دن سمجھا جائے، ورنہ روزہ ہو گا۔ لوگوں کے شغف پر بچہ چلا کہ بچے نے سحری کے وقت دودھ پیا تھا اور اس کے بعد والدہ کی کوشش بسیار کے باوجود بچے نے دودھ نہیں پیا۔ مشورہ دینے والے مرد فقیر حضرت قاضی حدایت رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ چنانچہ آپ نے فوراً اعلان کر دیا کہ آج روزہ ہے۔ بعد میں دوسرے علاقوں سے بھی رمضان کا چاند نظر آنے کی تصدیق ہو گئی۔ بعد میں ادھر ادھر رہتے ہوئے کی بناء پر حضرت قاضی حدایت رحمۃ اللہ علیہ حضرت دیوان حضورتی، رد اولیاء کرام کے خاندان ہامم ایک برادری میں منسلک ہو گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضرت دیوان حضورتی رحمۃ اللہ علیہ تفتہ پڑی سے اپنے والدہ بن کر یمن کے محروہ چکڑالی، تحصیل گوجران شریف سے گئے۔ آپ کے والدہ بن کی قوم بنہ الوار چکڑالی کے نواحی قبرستان میں اب بھی زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ اپنے والدہ بن کی وفات کے بعد آپ بھدہ در کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس وقت بھدہ در پانچ سو عورتوں پر مشتمل تھا اور حضرت دیوان حضورتی نے سو عورتوں کو اس میں رہائش اختیار فرمائی۔ آج کل بھدہ در شریف، تحصیل سہارن، ضلع جہلم میں ہے اور اب ہستی کو ”دیوان حضورتی“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت قاضی غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ

ادھر جب رام، اقدار گھوڑوں کے ہاتھ سے اکل کر تسکوں کے ہاتھوں میں ہو گئی تو ان کی رنجشوں نے اپنے زیر اثر علاقوں میں بھی دیر دہائی کا بازار گرم کر دیا۔ تخت پڑی کا علاقہ بھی اس ہوائی سے بچا نہ سکا۔ حضرت قاضی حدایت رحمۃ اللہ علیہ کا بھی سارا خاندان تخت پڑی سے ہجرت کر کے مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہو گیا۔ انکی حضرت قاضی حدایت رحمۃ اللہ علیہ کے چوتھے حضرت قاضی غیاث الدین بن قاضی محمد حنیفہ امی ایک ہمشیرہ صاحبہ اور دو صاحبزادوں حضرت قاضی محمد حسن (متوفی 8 شوال 1282ھ) اور حضرت قاضی محمد حسن و محمد لے کر چنگی شریف (ضلع پشاور) چلے گئے۔ وہاں آپ نے دوسری شادی کی اور مستقل سکونت

حضرت قاضی محمد حسن قدس سرہ کے صاحبزادے حضرت مافظ الرحمن عالم جہلمی رحمۃ اللہ علیہ
(1242ھ - 1317ھ / 23 جولائی 1899ء) حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی
دین قادری۔

قدس سرہ کے خلیفہ

حضرت قاضی محمد حسن

تھے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت

اور حضرت قاضی محمد حسن

قاضی محمد عطاء اللہ

کچھ عرصہ بعد حضرت قاضی فیث محمد بن کے دونوں صاحبزادے گانہ پکنی شریف سے

اپنے خیمیاں شہدائت شریف، تحصیل کوٹہ شریف ملے آئے۔ یہاں سے کچھ عرصہ بعد حضرت

یوسف حضرت قاضی محمد حسن سنگھولی شریف، تحصیل جہلم چلے گئے۔ ان کی اولاد آج بھی وہیں آباد ہے انہیں

قاضی محمد یوسف صاحب بیعت گنگوڑ کے دور میں سنگھولی کا قاضی تھا مقرر کیا گیا۔ آپ ہی کی اولاد میں سے حضرت

سہانی وارث علی شاہ (ادو شریف، ہندوستان) کے فیض یافتہ حضرت انج فقیر عزت شاہ واری

آج کل حضرت فقیر اکمل شاہ واری رحمت اللہ علیہ کے دربار عالیہ میں روٹن افروز ہیں اور اللہ تعالیٰ

کو دربار کے بندوں میں فیض و کرم کی نعمت لانے کے لیے انہوں نے اپنی زندگی وقف فرما رکھی ہے۔

حضرت سلطان باھو

حضرت قاضی محمد حسن

قدس سرہ سے خلافت

حضرت قاضی محمد حسن چراغ پنجاب نے شہدائت شریف سے اپنے مومن قاضی محمد

حاصل کیا۔ حقیقتاً قریشی کی صاحبزادی صاحبہ سے شادی کی اور اراضی شریف، تحصیل کوٹہ میں مستقل سکونت

افتخار فرمائی۔ آپ نے ایک طور پر حضرت بابا کی صاحب تیراگی رحمت اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا

کے برادر اکبر اور ظاہری طور پر حضرت خواجہ فضل احمد محسوی معروف حضرت شیخ صاحب پشاور رحمت اللہ علیہ

(متوفی 1232ھ) سے فیض حاصل کیا، جنہوں نے پہلی ہی ملاقات میں آپ کو دستار خلافت

عطا فرمادی۔ خانقاہ صدر یہ ہری پور ضلع ہزارہ سے شائع ہونے والی کتاب "حیات صدر یہ"

کی روایت کے مطابق آپ حضرت جت صاحب کے غیظہ، عظم شہر ہونے تھے۔ کوٹہ تحصیل

راولپنڈی کے رہائشی حاتی سلطان محمد صاحب، جن کی عمر سوا صدی سے اوپر ہو چکی ہے، روایت

کرتے ہیں کہ حضرت شیخ صاحب پشاور نے بخارا تحصیل کوٹہ میں اپنے قیام کے دوران آپ کو

اللہ علیہ کو حضرت سیدنا وارث علی شاہ قدس سرہ سے نسبت وارثیہ حاصل فرمائی۔

بشارت دی تھی کہ آپ کو دیا جانے والا فیض بطریق فضل آپ کی اور دہائی سات پشتوں تک جاری رہے گا۔ ایک روایت میں آیا روپشتوں کا ذکر ہے جبکہ بعد میں آئے والی سلسلیں ذکرِ رحمت اور یا صفت کرتی رہیں تو بطریق عدل سلسلہ ولادت ان کے پاس بھی چلتا رہتا ہے گا۔ حضرت سید محمد امیر شاہ گیلانی قادری (مصنف تذکرۃ علماء و مشائخ سرحد، جلد اول) کی روایت کے مطابق حضرت جیو صاحب پٹاوری کا سلسلہ نسب حضرت محمد القسوی ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حضرت شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ اپنے دادا شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ نقشبندیہ یہ جہاد یہ میں بیعت ہو کر خلافت حاصل کی۔ طریقہ قادریہ چشتیہ میں شیخ عبداللہ بخاری الملقب بہ میر صاحب سے فرقہ و خلافت حاصل کیا۔ مریدین کو چاروں سلسلوں میں بیعت کیا کرتے تھے۔ لیکن ترجیح طریقہ نقشبندیہ یہ کو دیا کرتے تھے۔ حضرت قاضی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ نے 8 شوال 1262ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزار نزد انوار اراضی شریف نزد ساگری، تحصیل کہوڑہ میں واقع ہے۔ اب بھی نشانِ معرفت کی روحانی متاثر آپ کے مزارِ اقدس پر حاضری کے نتیجے میں طے ہوتی ہے۔ آج کل حضرت قاضی مسعود الحسن، اراضی شریف میں رونق افروز ہیں۔ آپ کو حضرت معظم قاضی محمد صدیق بن رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 18 ربیع الثانی 1398ھ) سے سلسلہ و حانیہ نقشبندیہ یہ جہاد یہ میں خلافت حاصل ہے۔ آپ اپنے جید ائمہ کے سلسلہ مالیت کی ترویج و اشاعت میں دن رات سرگرم عمل ہیں۔

حضرت قاضی احمد قادریؒ

حضرت قاضی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت قاضی احمد رحمۃ اللہ علیہ احموک قاضی شریف کے روحانی مرکز کے بانی ہیں۔ آپ 5 جمادی الثانی 1217ھ جمعت المبارک کو یوسف اشراق اراضی شریف میں پیدا ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق تختِ پائی سے ایک گلو میل کے فاصلے پر واقع احموک بھٹی میں کوڑھ کا مرض عام تھا۔ یہاں کے باشندوں کی استعداد پر حضرت قاضی محمد حسن نے حضرت قاضی احمد کو اللہ تعالیٰ کی رضا مادرِ مخلوق کی تلقینِ رسائی کے لیے ان

کے ساتھ روانہ فرمادیا لیکن آپ نے احمک جنڈی میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ آپ کے وجود مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہاں سے کوڑھ کا مرض ختم فرمادیا۔ آپ کے ساتھ نہایت کی وجہ سے پہلی احمک جنڈی سے بدل کر احمک گانیاں سے سوسم ہو گئی۔ حضرت قاضی احمد رحمہ اللہ علیہ حضرت اخوند عبد بخشور عرف سید ۱۱۱۱ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ حضرت اخوند حضرت غلام محمد اسروانی کی صاحب پشاور کی موتی 1175ھ کے شکر دہے۔ حضرت محمدی صاحب کا سنہ و نسب پانچویں پشت میں حضرت محمد الف ثانی سے جاتا ہے "احوال العارفین" (مکتبہ غلام فرید) کی روایت کے مطابق حضرت سید بابا طاہر مرشد میں 1232ھ میں حضرت محمدی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آٹھویں دن شرف طاعات حاصل ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارا فیض قریب ہے پاس نہیں مگر منتظر اللہ الذی لا اله الا هو الھی اقیومہ التوب الیہ پڑھتے رہا کرو اور حضرت شاہ احمد شعیب رحمۃ اللہ علیہ (موتی ۱۲۳۸ھ) کی خدمت اقدس میں نور اذہر شریف، تحصیل صوابی میں حاضری دو۔ آپ کو قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سمودریہ، کبرویہ اور دہریہ سلاسل طریقت میں خلافت حاصل تھی۔ حضرت سید بابا نور اذہر شریف حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور مرشد نے آپ کو قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سمودریہ چاروں سلاسل میں فرقہ و خلافت سے نوازا۔ آپ یحیٰی سے علی تقویٰ و مہارت کی جانب اس قدر مائل تھے کہ جس گائے یا بکری کا دودھ خود پیتے اس کی رسی پکڑ کر اسے خود چاہا کرتے تھے تاکہ فیروں کے حردہ کھیتوں میں چرنے نہ پائے۔ آپ نے سید و شریف میں ارشاد و تعلیم، اصلاح معاشرہ اور ترقی کمال کے ساتھ ساتھ درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کا سلسلہ شرع فرمایا۔ آپ صرف ایک صوفی اور عالم ہی نہیں تھے بلکہ ایک پھل بھی تھے۔ آپ ہر حال میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ و نبام دیتے تھے۔ اگر بڑوں کے خلاف جہاد میں بھی آپ پیش آتے۔

اتفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے حضرت اخوند رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں صود تھال یہ تھی کہ آپ غریب اور یتیم لڑکیوں کی شادیوں کا اہتمام کرتے اور تمام تر اخراجات خود برداشت

الملقب بہ

نواب الفضل

محمودی

المعروف

حضرت

جیو صاحب

پیشاوری

موتی

۱۲۱۸ھ

کرتے۔ طالب علموں کو کپڑا اور نقدی بھی حمایت فرماتے۔ آپ کے ہاں لنگر کا انتظام بھی ہوتا تھا، جہاں ہر کسی کو بغیر کسی امتیاز کے کھانا دیا جاتا تھا۔

حضرت اخوند قدس سرہ نے حضرت قاضی احمد رحمت اللہ علیہ کو چاروں سلاسل میں خلافت سے نوازا تھا۔ آپ نے مرشد سے خلافت پانے کے بعد اپنی ساری زندگی اللہ بکھرنے لیا اور خود سچ خلق میں گزاری دی۔ آپ زندگی بھر اتباع رسول ﷺ پر مبنی سے عمل فرما رہے۔ تقویٰ و پرہیزگاری، طہور و گزرا، مہمان نوازی، جو د و شرافت و محبت اور سادگی جیسے اوصاف مہمہ آپ میں ہمہ دم قائم موجود تھے۔ آپ نے احوک قاضیاں شریف میں ایک ایسے روحانی ترقی مرکز کی بنیاد رکھی، جس نے دور دور تک اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ایمان کے حقیقی تقاضوں سے آشنا کیا۔ آپ کی مساعی جیل کے قہر میں لوگوں کو خشن عقیدہ کی خیرات بھی ملتی رہی اور کو خشن مل سے بھی وہ بالامال ہوتے رہے۔ آپ کی ذمہ داریاں کات بذات خود ایک ادارے کی حیثیت رکھتی تھی۔ درس و تدریس کا سلسلہ بھی آپ کے ہاں چل رہا۔ آپ نے ہستی میں جس سہ کی بنیاد رکھی از زندگی بھر وہیں اس مساعی کے فرائض بھی خود ہی انجام دیتے رہے۔ آپ ایک عالم باہل تھے۔ مولیٰ ہا مساعی اور ایک ایسے عہد کے معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد میں کا اڑھنا لکھتا تھا۔ آپ وہام حزب اسلام کے عامل تھے۔ افان خلق کے لیے آپ کے فرمودہ و ملیات آپ کے خاندان میں رائج ہیں۔ آپ کا انتقال 4 ربیع الاول 1287ھ (مطابق 1870ء) کو ہوا۔ آپ کی قبر المہر مسجد کے پڑوی میں ہے اور آج بھی وہاں سے دو سچ ایمان و ایمان کی تقسیم کی صورت میں یحسان پہلی ہے۔

حضرت قاضی غلام محی الدینؒ

حضرت قاضی احمد کے مکتوبے صاحبزادے قاضی فیض بخش جوانی ہی میں اس دلیائے قانی سے رخصت ہو گئے۔ چنانچہ آپ اپنے بچپے قاضی غلام محی الدین ابن قاضی محمد حسن کو اپنے مراد احوک قاضیاں لے آئے۔ حضرت قاضی محمد حسن انجہا کی متلی اور سادہ حراج بزرگ تھے۔ آپ عربی کے کما حقہ کاتب تھے۔ آپ کے فرمودہ اکثر اور اود و خائف آپ کے خاندان میں رائج ہیں

آپ 14 شوال 1313ھ (1893ء) کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کی قبر نور ارضی شریف کے قبرستان میں ہے اور آج بھی عوام و خواص کیلئے ذریعہ فیض ہے۔ حضرت قاضی احمد نے اپنی صاحبزادی حضرت فیض بی ان کے نکاح میں دے دیں۔ حضرت قاضی غلام محی الدین نے اپنے خالو ادہ کے اسی برگ کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ یوں آپ کو چاروں سلاسل میں فرقہ و خلافت بھی اپنے انہی خاندانی برگ نے عطا فرمایا۔ آپ کی والدہ محترمہ خاندان کی دیگر خواتین کی طرح ایک پرہیزگار خاتون تھیں۔ ان میں انتہاء درجے کی سادگی اور سکیٹی پائی جاتی تھی۔ آپ کی قبر انور کو اول شریف، تحصیل سوہاؤ میں واقع ہے۔ حضرت قاضی محمد تقی کی روایت کے مطابق ”آپ کو فقہ و میراث میں بہرہ وافر عطا ہوا تھا۔ آپ حضرت سیدہ خوت، معظمہ کے حضور ہی تھے۔ وہاں حزب البحر کے حامل تھے۔ تلخ رسائی خلق کی خاطر کیے جانے والے عملیات و تنوینات میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ ہڈ لے کتے اور سانپ کے کاٹے ہوئے کو پانی دم کر کے نہلا دیا کرتے تھے اور اسے شفاء حاصل ہو جاتی تھی۔ پرہیزگاری میں بھی آپ انتہائی اہل درجہ پر فائز تھے“ آپ کے دم کیے ہوئے پانی سے دیگر امراض سے بھی شفاء ہوتی تھی۔ لوگوں کو تنوینات آپ خود دیا کرتے تھے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ نے دم اور تنوینات کا سلسلہ مائی فیض بی کی ولادت کے بعد شروع کیا۔ چونکہ حضرت مائی صاحبہ قاضی صاحب کے مرشد کی صاحبزادی صاحبہ تھیں۔ لہذا ان کی ٹھاکری زندگی کے دوران روحانی علاج کا یہ سلسلہ خود چلا نا انہوں نے خلافت ادب سمجھا۔

حضرت قاضی غلام محی الدین نے اپنے مرشد کی بناء کردہ خانقاہ کو مزید ترقی دی۔ اور وہ تدریس کا مقدس فریضہ بھی آپ انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ دور دراز کے ملاقوں سے بھی طلباء اپنی تعلیم کے لئے آپ کے مرکز میں آتے تھے۔ آپ کی ایمان المراد مجلس ہمیشہ کمال اللہ اور قل الرسول کی صداؤں سے گونج کرتی تھیں۔ آپ ہستی کی مسجد میں نماز پنجگانہ کی امامت خود کرتے تھے۔ علاقے میں اگر کوئی شخص فوت ہو جاتا تو تشریف لے جاتے اور خود ہی

نہر جتنا زبردست ہے۔ آپ کے ہاں لنگر عام تھا۔ خاص و عام ہر کسی کو ملتی کہ غیر مسلموں کو بھی بلا
 امتیاز کھا فراہم کیا جاتا تھا۔ آپ محل محل کی صرف دینی خدمت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کا
 دسترخوان ان کیلئے بھی وسیع تھا۔ آپ بیکر جمال تھے۔ ہر کسی سے شکوہ چیتنی سے اور خوش خلقی سے
 پیش آتے۔ آپ کی نصیحتوں اور محنتوں کے دروازے ہر خاص و عام پر کھلے ہوئے تھے۔ دیکھ دو
 کے عالم میں بھی آپ لوگوں کو رہنمائی فراہم کرتے تھے۔ روایت کیا جاتا ہے کہ آپ کے دور میں
 ایک مرتبہ طاعون کی وبا کی ہیٹ میں آ گیا۔ بہتی کے لوگ بھی پریشانی کے عالم میں تھے۔
 آپ نے ایک دن انہیں بتایا کہ آج رات میں نے عالم خواب میں اپنے مرشد کی زیارت کا شرف
 حاصل کیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنا عصا لیے ہوئے بہتی کے ارد گرد چکر لگا رہے ہیں۔ یہ
 اس بات کی علامت ہے کہ بہتی آپ کی نگاہ کرم کے احاطے میں ہے۔ اس خواب کو پیش نظر رکھتے
 ہوئے آپ نے ابراہیم کو تسلی دی کہ مطمئن رہیں، انشاء اللہ گاؤں طاعون سے محفوظ رہے گا اور
 ایسا ہی ہوا۔ جس طرح زندگی بھر آپ نے حدود اللہ کی حفاظت فرمائی اسی طرح اس بہتی کو بھی اللہ
 تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھتا رہا ہے۔ روایت کیا جاتا ہے کہ باہر سے کوئی چور ڈاکو ڈھوک ڈاکیاں
 میں کوئی واردات نہیں کر سکا۔ اگر کوئی بد نصیب ایسا کرنے کی کوشش کرے تو اس کی بھارت اس کا
 ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ حضرت قاضی غلام محمد بن قدس سرہ کو دو سال پائے، آج نصف صدی سے
 زائد کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ کے وجود اللہ کی یہ خصوصی برکت آج بھی موجود ہے۔

حضرت قاضی غلام محمد بن قدس سرہ نے اہل محل کی تکالیف کے ازالہ کیلئے کھواں
 کھدوانے کا اہتمام فرمایا۔ اس کنوئیں میں پانی کی اتنی افراط ہے کہ شدید ترین گرمی میں بھی اس
 میں کمی نہیں آتی۔ چودہ برقی موٹریں مسجد، مدرسہ اور مختلف گھروں میں پانی کی فراہمی کیلئے کام کر
 رہی ہیں۔ علاوہ انہیں، اہل محلہ اوروں کے ذریعے بھی پانی نکالتے ہیں۔ اس کے باوجود پانی کی
 مقدار میں کمی نہیں ہوتی۔ روزمرہ کی ضروریات کیلئے کافی ہونے کے ساتھ ساتھ یہ پانی باعشر شفاء
 بھی ہے۔ اس حوالے سے الحاج فقیر عورت شاہ دارائی مدظلہ العالی سے روایت کیا جاتا ہے کہ

حضرت قاضی امیر کے شاگرد ایک دن اس کو نہیں کی کھڑائی میں مصروف تھے، پانی نہیں آرہا تھا۔ حضرت قاضی غلام محی الدین جہا بھی کم مہر تھے، بھرتے بھرتے وہاں آ پہنچے۔ شاگردوں نے انہیں کو نہیں میں اتار دیا اور ان سے دعا کے لیے التجا کی۔ آپ کم سن کی بناء پر بھرا گئے، باہر نکالنے کو کہی تو طباء نے اصرار کیا کہ پانی آئے گا تو باہر نکالیں گے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کو نہیں سے باہر نکالو، پانی میں جس میں کھیر سے لادوں گا۔ راست کے دوران اچانک اسی دافر مقدار میں پانی آ گیا کہ پانی کو نہیں سے باہر نکل کر گاؤں کے گلی کوچوں میں بہا شروع ہو گیا۔ آپ ہی سے روایت ہے کہ ایک عرصہ تک علاقے کی مستورات کا یہ دستور رہا کہ ہر جمرات کو اپنے اپنے برتن لے کر آئیں اور حصول شفاء کے لیے یہاں سے پانی لے جاتی تھیں۔ تخت چڑی میں آبا رہسکتوں کے ہاں بھی اگر کوئی مریض ہوتا تو وہ بھی یہاں سے پانی لے جاتے، اللہ تعالیٰ ان کے مریض کو بھی شفاء سے نواز دیتا۔

جیسا کہ پہلے جان کیا گیا حضرت قاضی غلام محی الدین کو سیدنا غوث اعظم کی بارگاہِ اقدس میں حضوری کا مقام حاصل تھا۔ علاقے بھر میں بارگاہِ غوثیت کا ایخان پھیلائے میں آپ کی خدمات بڑی نمایاں ہیں۔ آپ ہر سال ۱۱ ربیع الثانی اور ۱۲ ربیع الثانی کو حضرت غوث پاک کی روح مبارک کے ایصالِ ثواب کی خاطر فکر کا اہتمام کرتے تھے۔ ان مواقع پر دور دراز سے لوگ آتے اور انہیں بغیر کسی تفریق کے کھانا کھلا دیا جاتا۔

حضرت قاضی غلام محی الدین کی نگاہیں اور دعائیں مرد و دل لوگوں کیلئے بھی شفاء کا باعث بنتی تھیں۔ آپ کی توجہات کے نتیجے میں بیمار لوگوں کی زمرہ گیس میں اختلاب آیا۔ آپ نے لوگوں کی انفرادی اور اجتماعی زمرہ گیس میں دین اسلام کی ہلاکت کیلئے جو خدمات انجام دیں، آج بھی ان کے آثار واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ ایک روایت کے مطابق 150 سال جب کہ دوسری روایت کے مطابق 164 سال داعی گزار کر 24 ذی الحجہ 1367ھ (بمطابق 28 اکتوبر 1948ء) اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کی نمازِ قبانہ حضرت پیر محمد فضل شاہ دہلا لہوری قلاسن سترہ نے پڑھا۔

حضرت قاضی احمد حسن المروف

مکرم الملام

حضرت قاضی احمد جی

1286ھ

بہارِ اہل

بوقتِ عمر

حضرت قاضی غلام مکی الدینؒ کے ہاں حضرت قاضی احمد جیؒ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا شمار سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سے تعلق رکھنے والے عظیم شیخ طریقت حضرت خواجہ غلام جہر علی شاہ جلاپوریؒ کے عظیم خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے جڑاچھ کے روحانی مشن کی اشاعت کے لیے اپنی ساری زندگی وقف کئے رکھی۔

حضرت جلاپوریؒ سے آپ کی بیعت کے حوالے سے الحاج فقیر عروت شاہ صاحب دہلویؒ سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب حضرت قاضی احمد جیؒ جواں ہوئے تو قاضی غلام مکی الدینؒ نے انہیں کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی صیحت فرمائی۔ انہوں نے عرض کی حضرت! آپ کے ہوتے ہوئے میں کسی دوسری عسقی کے پاس کیسے جا سکتا ہوں۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ ”مجھے علم نہیں کہ میں تمہیں بیعت کروں، تاہم تم لازماً اسکا رہ کے ذریعہ رضائی طلب کرو۔“ حضرت قاضی احمد جیؒ نے اسکا رہ کیا۔ پچھ آپ کو حضرت میاں محمد بخشؒ کے ہاں کھڑی شریف، حاضری کا اشارہ ہوا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ رات وہیں ٹھہرے۔ حضرت میاں صاحب کی جانب سے فرمایا گیا، ”قاضی صاحب! آپ خود بھی عالم و فاضل ہیں اور آپ کے بزرگ بھی، لیکن انہوں نے آپ کو یہاں بھیج دیا۔ میں تو اس پڑیاہن میں نہیں۔ البتہ آپ ایسا کریں کہ جہلم کو جانے والی سڑک پر ہو لیں۔ پھر چڑھو خان کا راستہ بکریں۔ پھاڑوں کے دامن میں جلاپوریؒ کی ہستی ہے۔ وہاں چلے جائیں۔ آپ کا فیصلہ۔“

انہیں آنے کی بلکہ خود آپ کے سامنے آ جائیں گے۔ حضرت قاضی صاحبؒ جب جلاپور تشریف پہنچے تو حضرت خواجہ جلاپوریؒ آستانہ عالیہ کو جانے والے راستے پر کھڑے تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی فرماتے گئے، قاضی صاحب! جلدی آئیں، میں آپ کے انتظار میں کھڑا ہوں۔ اس طرح قاضی صاحبؒ کی حاضری آستانہ شریف پر ہوئی۔ آپ وہاں سے قیوم و برکات لے کے لوٹے۔ جب اپنا قہر طریقت اپنے والد گرامی کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو شجرہ طریقت کو دیکھ کر حضرت نے

بخدا: پروفیسر مسعود الحسن صاحب کی روایت کے مطابق آپ کو حضرت میلانؒ نے بخشی۔ قدوسیؒ نے بھی
 سلسلہ قادریہ میں اجازت عطا فرمائی تھی۔ اور آپ کے نانا حضرت قاضی (الحمد لله رب العالمین)

صلیٰ آپ کو قادیان

فرمایا: ”امجدی اتم تو بہت خوش نصیب ہو۔“ یہاں یہ بات حضرت عزت شاہ دارانی کے ہی حوالے

سلاسل میں

سے قابل ذکر ہے کہ حضرت قاضی امجدیؒ کو اپنے ولیہ گزشتی سے بھی خلافت حاصل تھی۔ اس طرح

اجازت حاصل

چاروں سلاسل طریقت کا فیضان آپ کے ہاں موجود تھا۔ سلسلہ عابدیہ قادریہ میں حضرت قاضی

تھی۔ علامہ نذیر نظامیؒ کی وصیت سے آپ کا سلسلہ طریقت حضرت خواجہ احمد مبارک حضورؒ سے ہوتا ہوا

حضرت سیدنا

بارہویؒ پشت میں حضرت شیخ سید مبارک احمد درجیدانی سے جلتا ہے۔ بخدا:

ابراہیم سیف اللہ

حضرت قاضی امجدیؒ کو اپنے شیخ سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی۔ کوئٹہ، تحصیل

راولپنڈی سے مالی تنگمئی صائبہ، جواب بھی بطور حیات ہیں ایمان کرتی ہیں کہ آپ بارہ سال تک

گیلانِ قدوس

پاؤں پیرل اپنے گاؤں سے جلا پور شریف جاتے رہے ہیں، آپ پہلے اپنے گھر سے میرا شریف

مستقرہ نے

تحصیل راولپنڈی جاتے تھے۔ وہاں سے حضرت خواجہ نظام شاہؒ کو ساتھ لیتے۔ پھر جلا پور شریف

اکیلے

کے لیے جمل جاتے۔ ایک مرتبہ کسی بناء پر آپ کے لیے بھی جلا پور شریف پہنچے گئے۔ وہاں پہنچے

ی حضرت جلا پور رتی نے خواجہ نظام شاہ صاحب کے بارے میں پوچھا۔ آپ انہی قدموں لوٹ

کے میرا شریف آگئے اور خواجہ نظام شاہ صاحب کو ساتھ لے کر بارگاہِ شیخ میں حاضری دی۔ حضرت شیخ

بھی آپ کو

کی جانب سے بھی انہیں بچہ شفقت و محبت حاصل تھی۔ اور آپ پر ان کی بڑی عنايت و لوازمات

نیت قادریہ

تھیں۔

حضرت قاضی امجدیؒ نہایت ثقیل و جدید ارہام و حجاج لاورور یاد دل تھے۔ آپ ظاہری و

عطاء فرمائی تھی۔

باطنی علوم سے مالا مال تھے۔ آپ اپنے دور کے صاحبِ عزم و خدمت دلی کمال تھے۔ اللہ تعالیٰ

کے بندے، خدمتِ اللہ میں حاضر ہوتے اور مشکلات بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی

حضرت بلال النوری

قدوس تر سے بھی عطا فرماتا۔ آپ کی زبان مبارک سے جو بھی فرمان صادر ہوتا۔ اللہ پاک اسے پورا کر دیتا، کیونکہ

آپ کو پیشینہ

آپ پر رب ذوالجلال کا فضل عظیم تھا۔

حضرت قاضی امجدیؒ صومہ صلوٰۃ و نور اوداد و وظائف کے جتنی سے پابند تھے اور تقویٰ

نظامیہ کے ساتھ

و طہارت میں اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اہل اللہ بالخصوص حضرت سیدنا شیخ عبدالقدور

ساتھ قادریہ نسبت بھی حاصل تھی۔

بیلائی کی حقیقت و محبت آپ کے دگ دریش میں رہی ہی ہوئی تھی۔ مگر حق کی ادائیگی میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ آپ بستی کی سبھ میں امامت خود ہی کراتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت قاضی محمد شریف امامت کراتے رہے۔ قاضی محمد شریف پاکستان کی بڑی فوج میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ نے اپنے دادا حضرت قاضی غلام محی الدین سے فتوحات کثیرہ حاصل کیں۔ صاحب علم تھے۔ صاحب معرفت تھے۔ صاحب علم عظیم تھے۔ حکیم حاذق تھے۔ شاعر بھی تھے۔ آپ نے اکثر تواریخ و اوقات کو نظم کے سانچے میں احوال۔ آپ 20 شوال 1395ھ بمطابق 28 اکتوبر 1975ء کو دنیا سے رخصت ہوئے۔

آپ کی قبر انور اپنے دادا صاحب کے حوزہ انور کے بیرونی احاطے میں واقع قبرستان میں ہے۔ حضرت قاضی احمد علی "قرب و جوار کے دیہات میں کسی کی وفات کی صورت میں شریف لے جاتے اور نماز جنازہ پڑھاتے۔ آپ نے اپنے اکابر کی طرح درمی و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ طلباء سے شفقت و محبت سے پیش آتے۔ اپنے شیخ کاظمی کی طرح آپ نے بھی فکر کا سلسلہ جاری رکھا۔ جہاں سے ہر آنے جانے والے کو بطور کسی امتیاز کے کھانا فراہم کیا جاتا تھا۔ آپ نے وہاں فتوحات و غیرہ کی روایات کو بھی حسب ساقی جاری رکھا۔ مختلف علاقوں سے مریض آتے یا ان کے متعلقین آتے۔ اللہ پاک آپ کے صدقے انھیں شفاء کی خیرات سے نوازتا۔ جو لوگ انھیں لے کر آتے۔ آپ انھیں رہائی فراہم کرتے۔ صحت زدہ لوگوں کو تسلی دیتے اور صبر کی تلقین فرماتے۔ محبوب شیخ کا عالم یہ تھا کہ حضرت قاضی احمد علی نے ہلی و سائل کی گفت کے باوجود "مختصات المحبوب"، "مقاصد المحبوب" اور "کرامات المحبوب" کے فتوانات سے حضرت غوث علیہ السلام کے ملفوظات قاری زبان میں تین جلدوں میں طبع کرائے۔ اسی طرح آپ کی کے حوالے سے مکتوب پنجابی میں "گلزار حیدری"، "وصال حیدری" اور "انتقال حیدری" کے ناموں سے بھی چھوٹے چھوٹے تین کتابچے چھپائے۔ علاوہ دین غوث صہبانی، قطب ربانی شہباز

لا مکتبی حضرت شیخ سیدنا محمد امجد اور جیلانی قدس سرہ کے ساتھ محبت و عقیدت کا نام ہے تھا کہ آپ زندگی بھر گیارہ اور سترہ ربیع الثانی کو حضرت غوث اعظمؒ کی یاد میں وسیع پیمانے پر انحراف کا اہتمام کرتے رہے اور یہاں سے، میر و غریب کے اعتبار کے بغیر کسی کو ان مواقع پر کھانا فراہم کرتے رہے۔ آپ نے ستر بار گاہ و فوجیت حضرت دیوان حضورؐ کے احوال و آثار پر مشتمل کتاب "حکماء" "تہذیب قادریہ" (منکوم پنجابی از تصنیف منشی الہی بخش) بھی شائع کروائی۔ یہ کتاب "کندہ و صلوات میں پیش کی جا رہی ہے۔

آپ 82 سال کی عمر کو 11 ربیع الثانی 1379ھ بمطابق 14 اکتوبر 1959ء کو اس جہان غالی سے رخصت ہوئے۔ آپ کو اپنے مرشد بچاک کے پہلو میں تدفین کی۔ حیات
مصل ہوئی آپ کے درویشہ امیر ہے (لاڈل) بی بی خیر و برکت لوٹ رہے ہیں۔ آپ کی
نماز جلیلہ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھا۔
حضرت قاضی احمد جی کی اولاد

حضرت قاضي احمد جي ڪٿي اولاد

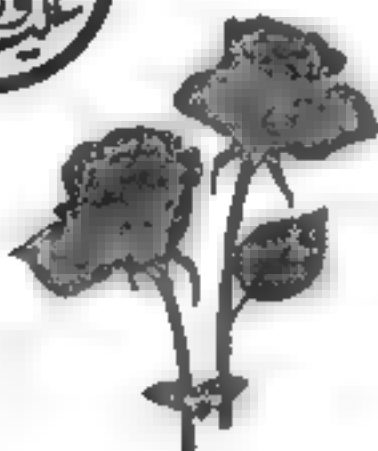
حضرت قاضی احمد جی کے انتقال کے بعد آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی صاحبہ نے تقریباً چالیس سال تک بڑی محنت و جانفشانی کے ساتھ آپ کے روحانی مرکز کی خدمت کا فریضہ عمال انداز میں انجام دیا۔ یوں تو حضرت کی ساری صاحبزادیاں ہی تقویٰ و پیرگاری میں اعلیٰ درجات پر فائز تھیں۔ لیکن آپ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ کا رنگ سب سے جدا تھا۔ آپ صاحبہ علم، صاحبہ تقویٰ، صاحبہ جود و سخا اور صاحبہ طبعِ عظیم تھیں۔ ہر کسی کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آئیں۔ بہت لوگوں نے آپ کے حراف کا حصہ بن چکی تھی۔ آپ نے اپنے آباء اجداد کے علاوہ مہینہ طریقت کی بہار کو قائم رکھنے کیلئے چالیس برس سے زائد کا طویل عرصہ بڑے دکھوں، تکلیفوں اور مشکلات میں گزارا۔ لیکن صبر و تحمل کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ آپ سرور اور گرم موسموں کی شدتوں کو بھی مسکرا کر برداشت کرتی رہیں۔ اور ناشکھ لوگوں کی جانب سے ہونے والی زیادتیوں کو بھی کہاں دیکھ کے صبر و تحمل کے ساتھ سہتی رہیں۔ آپ نے رضاء خداوندی میں اپنے آپ کو اس حد تک غم کر دیا تھا کہ بڑی بڑی تکلیفوں اور آزمائشوں کا سامنا کیا لیکن آپ کے پائے

ثبات میں بھی طریش تک نہ آئی۔ آپ آنے جانے والوں کو دین پر عمل کی ترغیب بھی دیتی رہیں۔ مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ بیماروں کو دم بھی کرتی رہیں اور تعویذ بھی دیتی رہیں۔ اس طرح آپ کے درالقدس سے ہر خاص و عام کو فیض و کرم کی خیرات ملتی رہی۔ آپ نے 11 اور 17 ربیع الثانی کو سیدنا خٹہ، عظیمہ قدس سرہ کی یاد میں تقریباً ہتم جاری رکھا۔ ہذا آخر 17 ربیع ثانی 1418ھ بمطابق 22 اگست 1997ء تقریب کے سارے انتظامات پیہ چمکیل تک پہنچانے کے بعد آپ نے دائمی اجل کو لبیک کہا اور اپنے چچے میدانِ رحمت و عزیمت میں ایک عظیم مثال چھوڑ گئیں۔ آپ کی آخری آرام گاہ مسجد سے ماحولِ قبرستان میں ہے۔

حضرت قاضی احمد بی کی دوسری صاحبزادی صاحبہ کے آپ قاضی محمد افضل کی دوت ہوئی۔ مکی طہمت پر سادگی عتاب تھی۔ ان کے ہاں بھی پرہیزگاری انتہائی بلند درجہ پر تھی۔ آپ کی تیسری صاحبزادی صاحبہ، جن کے آپ قاضی عزیز احمد المعروف حضرت عزت شاہ دارائی کی ولادت سہارک ہوئی، بھی تھوڑی مہاجرہ و ریاضت سادگی اور شفقت و محبت کے اعلیٰ درجات پر فائز تھیں۔ آپ کی وفات 29 رجب 1386ھ (برطانی 13 نومبر 1966ء) کو ہوئی۔ آپ کی قبر انور سنگھوئی شریف، تحصیل جہلم میں ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت عزت شاہ دارائی، آستانہ عالیہ ایشیہ، چمن شریف، تحصیل گوجرانہات میں رونق افروز ہیں، اپنے سلاف کا نمونہ ہیں، اندرون و بیرون ملک دستِ یاری کے لیے ہر لحاظ میں مصروف ہیں۔ ماکوں انسان آپ سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ آپ و شمار مساجد اور مدرسے بھی تعمیر کرائے ہیں جن میں جامعہ کادریہ چشتیہ دارنید احرار کاشمیر بھی شامل ہے۔ حضرت قاضی صاحب کی چوتھی صاحبزادی صاحبہ، جن کی قبر پاک صاحب دھرمپال، تحصیل کموڑ میں ہے، ایک شب روضہ دار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دوران انتہائی سخت قسم کے بھروسے کیے۔ تنہا و مہارت و سادگی اور جذبہ خدمتِ خلق میں انتہائی اعلیٰ مرتبے کی مثال تھیں۔ ان کا بیشتر وقت عبادتِ قرآن

کریم میں گزرتا تھا۔ وہاں کی دلگیریات، دور و مستغاث، اودام، حزب البحر، قصیدہ غوثیہ وغیرہ آپ کے معمولات میں شامل تھے۔ حضرت قاضی صاحب کی سب سے پہلی صاحبزادی صاحبہ، جو پروفیسر مسعود الحسن برلاس کی والدہ محترمہ تھیں، کی زندگی بھی پر سزگاری، شب بیداری، کثرت تلاوت قرآن کریم اور کثرت اوراد سے مہارت تھیں۔ آپ کی وفات 14 مارچ 1998ء (1418ھ) کو ہوئی۔ آپ کی تدفین ہستی کی مسجد سے ملحقہ خصوصی قبرستان میں ہوئی۔

حضرت قاضی احمد علی کے صاحبزادگان میں سے قاضی محمد شریف کا ذکر مہر ہلال میں کیا جا چکا ہے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے قاضی محمد رفیع، مادر زاد ولی تھے۔ عالم طلویات ہی میں 4 شعبان 1327ھ بمطابق 21 اگست 1909ء کو وفات پا گئے۔ ان کی قبر پاک گاؤں کے قلعہ کی قبرستان میں جنوب مغربی کونے میں ہے۔ آپ کے تیسرے صاحبزادے قاضی محمد حسن 15 مارچ 1906ء کو پیدا ہوئے۔ ان کا ذکر آگے آنے والا ہے۔ آپ کے چچ تھے صاحبزادے قاضی محمد سیدمان 30 ذوالحجہ 1328ھ بمطابق 2 جنوری 1911ء کو پیدا ہوئے۔ اور 21 ذی قعدہ 1402ھ بمطابق 10 ستمبر 1982ء کو فوت ہوئے۔ ان کی قبر اپنے دادا صاحب کے درمیان اقدس کے ہر ولی، حاضر میں ہے۔ صاحب علم تھے، صاحب ذوق تھے۔



حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

حضرت قاضی محمد حسنؒ کا سلسلہ طریقت حضرت سید علی حیدر شاہ قادری بھٹاروی کی وساطت سے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی سے ملتا ہے۔ آپ نے وئی علوم اپنے خاندانی بزرگوں سے حاصل کئے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی، لاہور کا میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ایس این ہائی سکول، راولپنڈی سے 1924 میں پاس کیا۔ پھر آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ السنہ دارالاحقرم سے شریعہ سے فاضل فارسی کا امتحان 1926ء میں پاس کیا۔ آپ نے "ہندو لوگوں کو دین" کا بھی اجازتیں امتحان راولپنڈی سے 1928ء میں پاس کیا۔ مذق حلال کی تلاش میں آپ نے ایک پٹاری کی حیثیت سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔

آپ کا بچپن عام بچوں سے بالکل مختلف تھا۔ اور آثار ولایت بڑا ہی سے صوبیا تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا تعلق حضرت دیوان حضورؑ کے خاندان سے تھا۔ آپ صاحب و صیال، نزد سائری، تحصیل کدو سے حضرت قاضی مہدائیم کی بہن تھیں۔ آپ انتہائی پرہیزگار خاتون تھیں، یہاں تک کہ ان کی رقت نماز فجر کے دوران حاجت سجدہ میں ہوتی تھی۔ حضرت قاضی محمد حسن بچپن سے ہی پاکیزہ اخلاق و عادات کے حامل تھے۔ انہما شریعت کا اہتمام تھا۔ اس دور میں بھی نماز کے پابند تھے۔ اور ادوونکے تک کی پابندی بھی آپ کے ہاں موجود تھی۔ دیگر اعمالی صالحی کا اہتمام بھی تھا۔ لیو دھب اور کھیل کود سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ آپ شروع سے ہی انتہائی خوددار اور مہربان تھے۔ بھدقت حصول علم کی تک و دوس، ہنا آپ کا روزمرہ کا معمول تھا۔ منائی اور پاکیزگی کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ آپ کے والد گرامی کی آپ پر خصوصی تنایات تھیں۔ الحاج حضرت فقیر عروج شاد داروی کی روایت ہے کہ حضرت قاضی احمدیؒ فرمایا کرتے تھے کہ "ہمارے خاندان کا چراغ محمد حسن کے سارے روشن ہوگا۔"

جب کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ آپ نے بطور پٹاری ملازمت کا آغاز کیا، ترقی کرتے کرتے نائب صدر قانگو، پھر صدر قانگو کے عہدے پر جو کہ ضلعی سطح کا منصب تھا، فائز ہوئے۔

اس وقت کا صدر جانگواً جیل کے نائب تحصیلدار کے مساوی ہوتا تھا۔ دوران ملازمت آپ کو تحصیلدار کے عہدے پر تعیناتی کی پیشکش کی گئی، جسے آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ وجہی اسلام بنوہ مومن کیلئے ایک ضابطہ اخلاق پیش کرتا ہے۔ جس کے تحت دواؤں کی اور روحانی ہر دو قسم کے تحفظ دینے زندگی کے مابین توازن قائم کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ فاضل محمد حسن نے ملازمت کے میدان میں اس کا حق کو کھڑا نہ نظر رکھا۔ آپ اس اصول پر کاربند رہے کہ ”تھو کار دل بدل یار دل“۔ آپ کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بد عنوان السران والہ سے بھی واسطہ پڑا۔ گھر میں لاقہ کشی تک کی نوبت آئی لیکن آپ کے پائے نہایت میں ایک لمحہ کیلئے بھی غرض نہ آئی۔ کیونکہ آپ ابھی طرح اس حقیقت سے شناسا تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کیلئے ایسے جاں سوز مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ قرآن کریم کی وساطت سے رب کائنات ہمیں خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِخَشٍ مِّنَ الْفُتُوحِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْعُرَاثِ وَنَبْشِرُ الْمَصِيرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِلَیْهِ رَاغِبُونَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَعِیْذُوا بِالْحَبْرِ وَالْحُلُوفِ إِنَّ اللَّهَ نِعَ الْمَصِيرِينَ ۝ لہذا آپ نے ہمیشہ مرد استقامت سے کام لیا۔ بغور میں جب آپ کیسبل پور، جسے اب انک کہا جاتا ہے، تعینات تھے تو وہاں کے اپنی کشن کرل (ریٹائرڈ) اشرف نے ایک ایسی خصوصی ذمہ داری تفویض کی، جس کی اچھے انداز میں بحیل کیلئے اچھا خاصا وقت مطلوب تھا۔ اپنی کشن حاصل آپ کی دیانتدارانہ روش سے نالوں تھا لہذا وہ آپ سے نہایت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے چند ایام کے بعد کارکردگی کی رپورٹ طلب کرلی۔ ایک اجلاس کے دوران جب یہ مسئلہ اٹھایا گیا تو افسر اعلیٰ نے آپ کو نا اعلیٰ کا طعنہ دیتے ہوئے آپ پر انکھار مارا منسل کیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ یہ ایک ایسا کام ہے جس کا تعلق عوام کے حقوق سے ہے، کام صحیحہ ہے لہذا عوام اناس کے حقوق کی حفاظت کے تحت، نظر سے اسے من و غولی سے پارہ بحیل تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ لہذا اس مقدمہ کیلئے مزید عرصہ

دعا کر ہے۔ جب آپ اپنے امردار کے سامنے یہ وضاحت پیش کر رہے تھے تو چچا حضرات، راولپنڈی کینٹ کے رہائشی جناب شہنشاہ حسین، ایچ۔وی۔سی (HVC) نے جو آپ کے ساتھ وہاں کری رہے تھے، پیچھے سے آپ کی قمیص کو پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی اور ہتھکڑیاں عوامی طور پر لگا دیں۔ اس صاحب کے سامنے اس انداز میں گفتگو مناسب نہیں، آپ نے بڑی جرأت و ہمت کی کے ساتھ کہا کہ ”پھر زوشا، امیر اردو کی رساں ڈپٹی کمشنر نہیں بلکہ مجھے رزق عطا فرماتے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے“۔ ڈپٹی کمشنر میں جوابی رد عمل سے ان میں ہوا۔ اس۔ ایک نیم سرکاری مراسلے (D.O. Letter) کے ذریعے ڈائریکٹر اینڈ ریکارڈز (DLR)، پنجاب کو آپ کے خلاف رپورٹ ارسال کر دی اور سفارشات کی کہ اس صدر کا نوکری کے خلاف داخل کیے احرام میں داخلہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس نے قانونی کارروائی کے نتیجے میں ملازمت سے آپ کی برطرفی کی تجویز دی۔ ”اِنْ تَنْظُرُوْا اِنَّهُ يَخْشَوْنَكُمْ“ قرآنی اہد کے مطابق ہوا کہ ڈائریکٹر نے آپ کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی بجائے ڈپٹی کمشنر کو لکھا کہ صدر کا نوکری ملازمت کی عمر یعنی ساٹھ (60) سال کے قریب ہیں لہذا ان سے پوچھا جائے کہ وہ چھٹی لینا چاہتے ہیں یا ملازمت لینا چاہتے ہیں۔ نتیجہ آپ نے لکھ کر دے دیا کہ انہیں ایک سال کی رخصت ملے اور ملازمت دے دی جائے۔ آپ کے حق میں رخصت منظور کرنی گئی۔ آپ 1965ء میں رخصت لے کر گھر آ گئے اور ایک برس بعد باحالت طریقے سے آجکڑ ملازمت بھی مل گئی۔ اس کے برعکس چند سال بعد کرل (ریٹائرڈ) اشرف کی تعیناتی بلور ڈپٹی کمشنر، راولپنڈی ہو گئی۔ اس وقت کی وفاقی حکومت نے ایک حکم کے تحت 313 افسروں کو بدعنوانی کے الزامات کے تحت ملازمت سے برطرف کر دیا۔ کرل (ریٹائرڈ) اشرف کا نام بھی ان افسروں کی فہرست میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ صرف یہی نہیں ہوا بلکہ وہ اپنا ذاتی تو اذن بھی کھو بیٹھا۔

دوران ملازمت آپ کی دیانتداری کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سرکاری دورے پر کہیں جاتے تو اپنے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے اور کسی کے ہاں سے پانی تک نہ پیچے۔ قیام

مسجد میں ہوتا۔ جب کسی سزا کرنا ہوتا تو کسی بھی صورت دوسرے ساتھی کو مطلع نہ دیتے کہ وہ آپ کا کرایہ ادا کرے۔ اسی طرح کوئی ساتھی اگر آپ کے کھانے کا بندوبست کرنا تو آپ ہر کام کھانے کے اخراجات کی اسے ادائیگی کرتے۔ آپ کی رہنمائی اس لئے ہوئے دیکھی تھی کہ جب آپ 1941-42 میں ٹیلی ریکالونی میں لینڈ کانگو کے طور پر تعینات تھے تو

P.M. HUBBARD، افسر بندوبست (Settlement Officer)

نے 13.06.1942 کو آپ کی سالانہ رپورٹ میں درج ذیل اثرات درج کیے "He has an un-usual reputation for honesty and platy and now carried the title "Sufi". He is generally respected by the public". جب آپ 1945-46 میں نائب صدر کانگو، راولپنڈی تھے تو K.M. HANDERSON، ڈپٹی کمشنر نے 24.10.1946 کو

آپ کی تحفہ رپورٹ میں لکھا: "He has earned an excellent report for honesty and capability". اسی طرح اسی سہ ماہی کے دوران C.L.Coats، ڈپٹی کمشنر، راولپنڈی نے 11.06.1947 کو آپ کی تحفہ رپورٹ میں لکھا: "He has earned excellent report this year"۔ دوران ملازمت جہاں کہیں بھی تعیناتی ہوتی یا آپ وہاں پہنچ کر پہلے پتہ کرتے کہ مسجد کہاں ہے۔ نیز یہ کہ کیا یہاں کوئی ہزار ذمہ دارگ موجود ہیں یا کسی دلی کا حراز ہے؟ اگر کسی ذمہ دارگ کا پتہ چلے تو ان کی صحبت میں حاضری دیتے۔ اگر کسی ملائے میں کسی ذمہ دارگ کا حراز ہوتا تو آپ صاحب حراز کے ہاں حاضری دیتے۔ آپ کا تمام زیادہ تر مسجد میں می ہوتا۔ فرانس ملازمت خود بھی رہنمائی سے انہما ہوتے اور اپنے ماتحتوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین فرماتے۔ دفتری اوقات کے دوران، جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ پابندی سے خود بھی نماز ادا کرتے اور اپنے ماتحتوں کو بھی ادا بھی نماز کی تلقین فرماتے۔ اگر کوئی غیر مسلم ہوتا تو اسے آپ ترغیب دیتے کہ وہ اپنے

مذہب کے مطابق عبادت کی پابندی کیا کرے۔

آپ حقوق العباد کی حفاظت کا اہتمام ملحق کے ساتھ کرتے تھے۔ آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ ملک مال کی دستبرد امت اور ارضی میں اندھا دہشت اتنی احتیاط سے ہوں کہ کسی بھی زمیندار کے حقوق ملکیت یا مال نہ ہونے پائیں۔ ملاحوں کو بھی یکساں امت دیدہ کرتے تھے۔ آپ کو اس امر کا عقد سے احساس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کے حقوق ہمارے ہاتھوں میں بطور امانت ہیں لہذا حدیث پاک: **اَلْاِيْمَانُ لِنَفْسِكَ اَلْمَانَعَةُ لِهٖ** (جیسے امانت کی احمیہ کا احساس نہیں، اس کا کوئی ایمان نہیں) پر عمل بھرپور عمارت میں آپ کی زندگی میں موجود تھا۔ ملازمت سے فراغت کے بعد آپ نے ذکر و فکر اور اشاعت دین کے لیے زندگی وقف کر دی۔ آپ کو عبادت قرآن کریم سے غیر معمولی شغف تھا۔ تلاوت ازیم و درود مستحاث، دلائل الخیرات، دواعیہ حزب، البحر اور قصیدہ خوشیا آپ کے مصروفات میں شامل تھے۔ آپ روزانہ ختم خواجگان شریف، ختم مجددیہ اور ختم مصروف بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ دوران ملازمت بھی زیادہ تر روزے سے رہا کرتے تھے۔ بعد ملازمت بھی آپ نفل روزے رکھتے رہے۔ نماز پائے تجدد، اشراق اور اذانین وغیرہ پر بھی مدامت تھی۔ خصوصی فضیلت و اہل باتوں میں نوافل کا زیادہ اہتمام ہوتا تھا۔ بعض راتوں میں آپ سو سو رکعت نفل پڑھتے تھے۔ آپ ہمیشہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ زندگی کے آخری تمام میں فضلی کے ہاتھوں آپ کھڑے ہو کر نماز میں پڑھتے رہے اور آپ نے نفل نمازوں اور روزوں کو یہاں تک کہ اور روزوں کا تک کو بھی ترک نہیں کیا۔ آپ کی زندگی سیدہ خدیجہ عظمیٰ کے فرمان کی تعمیل تھی۔

وَمَا يَنْبَغِي لِي فِي هَذِهِ اَمْرٌ مِنْكُمْ

وَلِيْنُ عَلَمِ الْاَمَلِيْنِ تَكْلِيْلِي

(میرے سر پر موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں۔ وہ اس عبادت کی روشنی کی بدولت راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں)۔ دن کا بیشتر حصہ آپ تلاوت قرآن کریم میں گزارتے تھے۔ آپ کو قرآن مجید سے محبت تھی۔ اگر قرآن کریم ایک مستند ہے تو یہاں تک کہ آپ نے اپنے آپ کو اس

سندرمیں اور کہ تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ "قرآن حکیم میری غذا ہے"۔ آپ قرآن پاک
 کھل رکی طور پر لکھتے تھے بلکہ آپ کے ہاں تلاوت انتہا درجہ کی خشوع و خضوع اور غور و فکر
 کی کہانیاں میں ادنیٰ ہوا کرتی تھی۔ آپ نے اپنی حاضری زندگی کو اس حد تک اس حیثیت و سماوی کے
 سپرد کر رکھا تھا کہ قرآن حکیم نے اپنے مفادیم کے دروازے آپ پر کھول دیئے تھے۔ آپ جب
 کوئی آیت کریمہ بار بار تلاوت فرماتے تو ہر بار ایک نیا مفہوم آپ کے سامنے آ جاتا۔ قرآن پاک
 کے جملہ افعال و کمالات آپ کو ملنے، آپ انہیں ہر ممکن حد تک دوسروں تک پہنچانے کی کوشش بھی
 کرتے۔ اگر یہ کہجائے تو جانا ہو گا کہ آپ ایک چلتے پھرتے قرآن تھے۔

آپ کی زندگی اَطْلِقُوا الْعِلْمَ مِنَ الْقَهْدِ إِلَى الْقَهْدِ کی قیل سے مہلت تھی۔
 آپ نے یقین میں علم حاصل کرنا شروع کیا اور سرتے دم تک اپنے آپ کو ایک عالم عاکرمی۔
 رکھا۔ آپ کو اس حقیقت کا اچھی طرح احساس تھا کہ

ہے علم چون شیخ ابہ گداقت

کہ ہے علم عوان لما ما عداقت

حضور سید لوط اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علم کی اہمیت کے حوالے سے فرماتے ہیں

لَزِمْتُ الْعِلْمَ حَتَّى جُوزْتُ قَطْلًا

وَنِلْتُ الشُّفَا مِنْ شَوَّلِي الْقَوَالِي

(میں علم کو درست پڑھ کر قلب ہو گیا۔ یہ سعادت میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل کی) زندگی
 کے آخری جام میں سونے حروف و ملا قرآن کریم تو آپ تک کی مدد سے پڑھ لیا کرتے تھے لیکن
 دینی کتب آپ اپنے بچوں سے پڑھا کر سماعت فرمایا کرتے تھے قرآن پاک کے حوالے سے یہ
 بات قابل ذکر ہے کہ کوئی بھی مہر ابراہیم چشم کسی ایسے قصص نمبر کا شیشہ جو نہ کر سکا جو کا حساب
 ہو سکا۔ لیکن آپ مختلف نمبروں کے شیشوں کی حامل تین چار سینکڑوں کو دھاگے کی مدد سے جو کر
 لیکن بیٹے تھے اور انتہائی آسانی کے ساتھ دن بھر تلاوت قرآن میں مصروف رہتے تھے۔ یہ قرآن

کریم کا جازمیں تو کیا ہے؟ کم کھانا، کم سونا، اور کم یون حضرت کاظمی محمد مسیح کے معمولات کا ایک
 اہم جز تھا۔ آپ کے ناچھائی گلیل مقدس میں کھاتے تھے۔ خدا سدا رحمی۔ کدہ و مرغوب تھا۔ ذبیحہ کے
 حوالے سے آپ بہت محتاط تھے۔ جب تک یہ طہیّان نہ ہوتا کہ ذبح کرنے والا لازمی ہے، آپ
 گوشت ہرگز استعمال نہیں فرماتے تھے۔ اسی لیے زندگی بھر بازار کا گوشت استعمال نہیں فرمایا۔
 کھانے کے حوالے سے احتیاط کا عالم یہ تھا کہ آپ جب 1971ء میں جنگی کے راستے بڈرہ میں
 حج کے لیے تشریف لے گئے۔ راستے میں قاتر خیمہ۔ کچھ عورتوں نے کسی کیفیت میں ساگد بکھا تو
 لے آئیں۔ انہوں نے ساگ پکایا تو آپ کو بھی پیش کیا لیکن آپ نے کھانے سے اس لیے انکار
 فرما دیا کہ بوالک کی اجازت کے بغیر کھیت سے لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ صرف اسی
 شخص کے ہاتھ کا تیار کردہ کھانا تناول فرماتے تھے، جو پابند نماز ہو۔ آپ بے مقصد گفتگو سے پرہیز
 فرماتے تھے۔ آپ کی زبان مبارک قبل و قال محمد (ﷺ) ہی کے حوالے سے کھلا کرتی تھی۔
 آپ ابھی کم سوتے تھے۔ ایک سادہ اور معمولی سی چارپائی آپ کے زیر استعمال رہا کرتی تھی۔
 دوپہر کو آپ سنت کی چروئی میں تھوڑی سی دیر کے لیے آرام فرماتے۔ آپ کے لیٹنے کا طریقہ ہمیشہ
 یہی ہوتا تھا کہ آپ دائیں کروٹ پر لیٹتے، ہاتھوں کو اکٹھے کر لیتے، دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے
 رکھ لیتے اس طرح ام محمد (ﷺ) کی صورت بن جاتی۔ رات کو جب بھی گھر والوں نے آپ کو
 دیکھا تو جانتے پایا اور محو ذکر پایا۔ رات کو آپ کا طریق عبادت یہ تھا کہ صبح سے ذکر کرتے
 تھے۔ نماز تہجد کے لیے اٹھتے تھے تو وہ بھی اس انداز میں کہ گھر کے کسی فرد کے آرام میں خلل نہ آنے
 پائے۔ دُشمنیک خود کر لیا کرتے تھے۔ آخری دنوں میں کمزوری کے باوجود کسی کو تکلیف نہ دیتے تھے
 کہ آپ کو دُشمن کرانے۔ آپ کا لباس بہت سادہ ہوتا تھا۔ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔ آپ نیا کپڑا
 ہمیشہ دھوا کر پہنتے تھے۔ زندگی کے آخری چند سالوں کے سوا آپ حمام کی پابندی بھی کرتے
 رہے۔ آپ نے زندگی بھر زیادہ قیمتی لباس نہیں پہنا۔ زیادہ سردی میں کھل اوڑھ لیا کرتے تھے۔
 آپ اخلاق کریمانہ سے ملحق تھے۔ ہر کسی کے ساتھ انجانی شفقت اور محبت سے

پیش آتے تھے۔ مہمان نوازی آپ کی طبیعت طیبہ بن چکی تھی۔ اپنے بزرگوں کا چاری کردہ نظر آپ نے بھی حسب استطاعت جاری رکھا۔ جو کوئی بھی گھر میں آتا، آپ وقت اور موسم کے تقاضے کے مطابق کوشش کرتے کہ سہ کھانا چائے یا شربت فراہم کیا جائے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ تمام فریب اور امیر کی قیصر کے بغیر ہوتا تھا۔ جو کوئی بھی آپ سے ملاقات کے لیے آتا، لیٹیں یا بے ہو کر لوٹتا۔ ہر کسی کے ساتھ خند و پیشانی سے پیش آتے تھے اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ ہادی نظر کے ساتھ ساتھ روحانی نظر بھی فراہم کیا جائے آپ ہر موسم نے واسطے سے کہا کرتے تھے کہ آپ آئے ہیں ہر دین کی کوئی نہ کوئی بات سن کر جائیں۔ آپ جب کسی کو دین کی بات بتاتے تھے تو موقع محل کے مطابق بعض اوقات کئی کئی گھنٹوں تک بات چیت چلتی رہتی تھی۔ آپ کا انداز گفتگو متاثر کن ہوتا تھا، عام لوگوں سے عام فہم انداز میں بات ہوتی تھی۔ ستر سال سے اوپر عمر کے دوران بھی آواز کی توانائی کا یہ عالم تھا کہ محسوس یوں ہوتا تھا کہ شاید کسی نوجوان کی آواز ہے۔ صبر و تحمل اور استقامت کا عالم یہ تھا کہ بڑی سے بڑی مشکلات کے دوران بھی آپ اپنے نرم رویے کو برقرار رکھتے۔ کئی لوگوں کی جانب سے آپ کی بلاوجہ مخالفت ہوئی آپ کو دکھ نہ پہنچے۔ آپ کے ساتھ زیادتیوں بھی ہوئیں۔ زیادتیوں کے پہلیے آپ کے بزرگوں کے ساتھ بھی چلتے رہے لیکن جبکہ وچل کی جو کیفیات آپ کے کامر کے ہاں تھیں، وہی آپ کے ہاں بھی موجود تھیں۔ آپ نے زندگی بھر کسی سے لائق انتظام نہیں لیا۔

دینی طور پر آپ رافت و رحمت کا پیکر تھے۔ لیکن دین کے حوالے سے آپ کے ہاں اس قدر غیرت و جنت و بیباکی تھی کہ جہاں بھی کوئی خلاف شرع معاملہ دیکھا، وہاں صورتحال درست کرنے کے لیے آپ نے ہمیشہ آواز بلند کی۔ اس حوالے سے آپ اپنے پیگانے کی رشتہ دار و غیر رشتہ دار کی تیز نہ کرتے کیونکہ آپ کے نزدیک "اَللّٰہُ لَی اَکْبَرُ" کا اصول کارفرما تھا۔ آپ جس کسی سے محبت کرتے تھے اللہ پاک کی خاطر کرتے تھے۔ اور جس کسی سے نفرت کرتے تھے، وہ بھی اللہ ہی کی خاطر۔

آپ سے زیادہ کوئی کیا جان سکتا تھا کہ تفصیل نامی ہے اپنے آپ کو ظاہری اور باطنی
 ضرورتوں سے بھرتا تھا اور رسول کریم ﷺ کے لیے وقف کر دینے کا۔ اگر اشد اور رسول اللہ ﷺ
 کی رضا کے مطابق اپنے ظاہر کو سنوارنے کا نام شریعت ہے تو باطنی طور پر اسی اعزاز میں اپنے
 آپ کو سنوارا طریقت ہے۔ آپ زندگی بھر تقویٰ پر کار بند رہے۔ یہاں تک کہ خلاف احتیاء اور
 مشکوک معاملات سے بھی پرہیز کرتے رہے۔ کھانے پینے کی چیز دیگر استغاثی چیزوں کے معاملے
 میں بھی آپ کمال درجہ کی احتیاء فرماتے تاکہ طہارت کے قائل قائم رہ سکیں۔ کھانا پکانے کے
 برتن، چائے اور پانی کے برتن اور دھوا کا لٹا ہوا طرح سے پاک و صاف ہوتے۔ حرم کے برتن
 آپ کے لیے الگ رکھے جاتے۔ کسی غیر حلال شخص کو برتنوں کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہوتی
 تھی۔ جن لوگوں کا پاک و صاف ہونا چاہی ہوتا، صرف وہی شخص آپ کے استعمال کی چیزوں کو
 اٹھاتے یا چھوتے تھے۔ آپ کھانا بھی اسی شخص کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتے تھے جو پابند نماز ہو۔ تاہم
 آپ کی جانب سے ہر دایہ وضاحت ہوتی تھی کہ اس احتیاء کے پس منظر میں کسی سے نفرت کا فرض
 نہیں بلکہ پورے زیادہ سے زیادہ پاکیزگی اور صفائی کے احتیام کے لیے ہے کیونکہ از روئے
 حدیث پاک ”قُلُوبُ فَطَرُ الْإِنْسَانِ“ یعنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے آپ صریح
 وضاحت فرمایا کرتے تھے کہ عام دنیا دار لوگوں کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ لہذا وہ اس حد تک
 مشکل کا احتیام نہیں کر سکتے۔ کوئی سے پانی بھرتے وقت، اول میں ہاتھ ڈالنے سے بھی منع
 فرماتے۔ اسی طرح آپ اس بات کو بھی ناپسند فرماتے کہ جہاں پاؤں رکھے جاتے ہوں، وہاں
 اول بھی نہ لگا جائے۔

طہارت کے معاملے سے آپ کی یہ غورانی بھی تھی کہ ہمیشہ با وضو رہتے تھے۔ علاوہ ازیں
 اور جو با وضو ہونے کے آپ ہر نماز کے لیے تیار ہو کر کرتے تھے۔

آداب کے معاملے سے آپ بہت محتاط تھے۔ یہ احتیاء آپ کو اپنے اکابر سے دور رکھنے
 میں ملی تھی۔ آپ کے والد گرامی کا منی احمدی کے بارے میں حاشی سلطان محمد ساکن کوئٹہ بیان

کرتے ہیں کہ ایک مہر جہاں دفع حاجت کے لیے گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے مہر کو تھا۔ ابھی مانتے ہی میں تھے کہ واپس آ گئے۔ جیب سے تسبیح نکال کر گھر رکھ دی۔ پھر محلہ سے گھر کے پوچھنے پر آپ نے بتایا کہ گدانتے میں مجھے اچانک خیال آیا کہ تسبیح جیب میں ہے۔ تسبیح چونکہ اللہ تعالیٰ کی یاد کا وسیلہ ہے۔ لہذا میں نے غدار کو لوٹ بھگا کر تسبیح کے جیب میں ہوتے ہوئے دفع حاجت کر دیا۔ کافی عرصہ میں بھی تسبیح کا لوٹ کرتے تھے۔ آپ تسبیح کا استعمال یوں کرتے تھے کہ تسبیح پاؤں کے ساتھ پاؤں والے جگہ منس نہ ہونے دیجئے۔ آپ پاؤں کے ساتھ یا جوتی کے ساتھ منس ہونے والے ہاتھ تسبیح قرآن کریم کے لیے، دینی کتابوں کے لیے، ہر کام کے لیے استعمال نہیں کرتے تھے۔ اسی بنا پر اگر کہیں پاؤں سے ہاتھ مل جائیں یا جوتیوں کو ہاتھ ملانے پڑیں تو ہمیشہ ہاتھ دھو لیتے تھے۔ جہاں پاؤں رکھے جاتے ہیں، ایسی کسی بھی جگہ آپ کوئی بھی قابل احترام چیز نہیں رکھتے تھے۔

ہاتھ اور رسالت مآب (ﷺ) کے حوالے سے آپ انتہائی محتاط تھے۔ آپ کے نزدیک ایمان محبت و ادب رسول (ﷺ) کی کار و سرائی نام ہے۔ آپ مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والی ہر شے کا لوٹ و احترام ضروری سمجھتے تھے۔ واصل اس شہر پاک کی ہر جگہ متحرک اور مقدس ہے۔ یہاں تک کہ اس کے غبار میں بھی شفاء رکھی گئی ہے۔ اس لیے ہمارے روایت نقل کی گئی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ غزوہ جحوک سے واپس تشریف لائے تو چند ساتھی مدینہ منورہ سے باہر آپ ﷺ کے استعمال کے لیے تشریف لائے۔ ان کے آنے سے غبار اڑی۔ چند صحابہ کرام نے غبار سے بچنے کے لیے منہ پر کپڑا ڈال لیا۔ حضور ﷺ نے ان کے چہروں سے کپڑا ہٹاتے ہوئے فرمایا:

”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنْ يَمُوتَ غَيْرُ مَا شَفَا مِنْ كُلِّ دَاءٍ“ (اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، وہ لوگ مدینہ پاک کے گرد غبار میں بھی شفاء ہے)۔ آپ مدینہ منورہ کے باشندوں کا ہاں شہر پاک کے بازاروں کا دور و مدار کا مثلی تک کے احرام کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ آپ صحت فرمایا کرتے تھے کہ مدینہ شریف کی ہاں روٹی کو بھی ہاں نہ کہا

جائے۔ غرض یہ کہ ہمیں کسی شے میں نقص نہ لگایا جائے۔ آپ باہم مل کر رہتے تھے کسی امر کوئی حدید پاک کے دہی کو کھٹا کہہ دے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ حضرت امام مالکؒ کے ارے میں روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کو تیس روزے مارنے کا حکم سنایا دیا تھا جس نے کہا تھا کہ دہی منوزہ کی مثلی نقص ہے اس کو قید کرنے کا حکم بھی دیا اور فرمایا کہ یہ شخص قتل کے قابل ہے۔ حضرت امام مالکؒ کا چاہا حال تھا کہ زندگی بھر ادب و احترام کی وجہ سے دہی شریف کی حدود میں گھوڑے پر سواری نہیں کی، ان حدود میں بیٹاب پاخانہ نہیں کیا۔ آپ دہی منوزہ سے قطع رکھنے والی حرمت شے کا ادب و احترام ضروری سمجھتے تھے۔ آپ کا عقیدہ یہاں تک تھا کہ اگر کوئی دہی پاک کے دہی کو کھٹا کہہ دے تو وہ بھی دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

آپ ہر قمری مہینے کے کسی نہ کسی سووار کو اپنے بچوں کو بٹھا کر ذکرِ رسول ﷺ کی محفل کا انعقاد کیا کرتے۔ ربیع الاول کے مہینے میں یہ محفل دوسرے ہوتا۔ آپ ہر عید المبارک کو لازماً عمر کے بعد دہی منوزہ کی جانب رخ کر کے سرکارِ دہی ﷺ کی بارگاہِ عالی میں درودِ سلام کا ذخیرہ مانع پیش کرتے۔ باہم قہیدہ نزدہ شریف کے اشعار آپ کی زبان مبارک پر رہتے۔ آپ دوسروں کو بھی درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ حج کے لیے گئے تو راستے میں مودیہ ہو گیا۔ محفل ساتھیوں نے وطن واپسی کا مشورہ دیا لیکن آپ نے اس خیال سے مشورہ مسترد فرما دیا کہ ہمارے صاحب ﷺ کے راستے میں موت آجائے تو گوارا ہے لیکن وطن واپسی گوارا نہیں۔

آپ صالح العقیدہ تھے۔ اس دور میں جبکہ عقائد کا فساد بڑے بڑے علمی گھرانوں کو بھی پھیلتا تھا، آپ عقائد کی حفاظت کی سختی سے تاکید فرمایا کرتے تھے۔ تاہم آپ باطنی محفل کا لطف برائے کائنات کے جذبے میں آکر کسی کو شیوہ عقیدہ کہہ دینے کے تحت کائنات تھے۔ بات بات پر فتویٰ مانع کر دیتا بھی آپ کے مسلک و مشرب کے خلاف تھا۔ آپ کے نزدیک رسول کریم ﷺ و مکر نام انبیاء کرام اور رسولانِ عظام (علیہ السلام) حضور ﷺ کے اصل بیت،

آپ کے سوا نہ کرنا اور تمام دلوں کا دھندلا دینا اور ان کے ساتھ محبت اور دوستی کا عقیدہ رکھنا
 بنیاد ہے بلکہ محبت کے جان ہے۔ آپ عقیدہ مسیحی کی تعلیم لوگوں کو دیتے تھے لیکن عادلانہ
 انداز میں۔ اس ضمن میں فرقہ وارانہ انداز اپنانا آپ کے نزدیک دین کی خدمت کے مٹانی تھا۔ یہ
 بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ مقدس اُنسی چکے اور آپ کے محمدیوں کی شان میں گستاخی کا سکاہرہ
 کرنے والے آپ کے نزدیک کسی بھی دروغیت کا مستحق نہیں تھا، خواہ وہ رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار۔
 مای ہو یا عالم کہلاتے دلا ہو۔

آپ مجروح اکسار کا پیکر تھے۔ کبیر کا نام دن شان تک نہیں تھا۔ آپ قتل اور بُرے کاری کی
 دولت سے مارا مال تھے۔ آپ ایک دامیانہ طبیعت کے مالک تھے ہذا آپ حالات کے ساتھ
 سمجھوتہ کرنے کے تامل نہیں تھے۔ آپ مجموعی طور پر خاموش مزاج کے حامل تھے۔ لیکن حق کوئی د
 وہا کی کاہنہ آپ کے اِن اس حد تک قالب تھا کہ ہر خلافِ شرع امر کو دیکھ کر اس پر کھیر فرماتے
 تھے۔ دین پر عمل کے حوالے سے ذرا سی بھی غفلت آپ کو گوارا نہ تھی۔ روایت کیا جاتا ہے کہ ایک
 مرتبہ دورِ ان طاعت آپ لڑنے کی ہوا تھی کے بعد اپنے کسی شکارِ السر کے پاس چلے گئے۔ جو
 اُس وقت کمرۂ ہمت میں مصروف تھے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ صوفی صاحب! کیا آپ
 نماز چھوڑ آئے ہیں۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ بھی نماز
 ادا کر چکے ہیں۔ مذکورہ افسر نے جواب دیا ابھی تک تو نہیں چڑھی۔ قاضی صاحب نے بھری
 حالت میں فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں دھا کہ قُلْ أَخَذْتُ مَعِيَ يَتَكِبِي نَجْعَلُ
 لَهُ نَجِيَّةً خَشَنًا وَنَحْفُزُ مَا يَوْمَ الْيَقِيَةِ اُنْسِي یعنی جو میرے ذکر سے دو گرد ہوں کرے گا،
 ہم اُس کیلئے اُس کی معیشت کو تنگ بنا دیں گے۔ اور قیامت کے روز اسے سزا دیا ہوگی حالت میں
 ادا نہیں گئے۔ حضرت افسر پر آپ کی گفتگو کا اتنا اثر ہوا کہ اس نے کہا کہ صوفی صاحب! مجھے یہ
 آیت قرآنی دوبارہ چھ کر سنا ہے۔ آپ زندگی بھر اسی طرح لوگوں کو دین کی حق کی ترویج کی تلقین
 فرماتے رہے۔

آپ ٹرپ الٹی اور ٹرپ مصطفیٰ ﷺ کی جنت میں اپنی زندگی گزار کر

28 صفر 1404ھ (برطانیہ 4 دسمبر 1993ء) اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ قاضی رئیس احمد،

آپ کے چھوٹے بیٹے اس دنوں بسلسلہ ملازمت راولپنڈی میں رہائش پذیر تھے۔ جمعرات کی شام

اپنے آرائی گاڑں میں آتے تھے اور ہفت کی صبح راولپنڈی کے لیے روانہ ہو جاتے تھے۔ قاضی

صاحب نے اپنی وفات سے چند یوم قبل 30 نومبر بروز جمعہ انیس بھی اور اپنی بیگم کوئی کریمہ

فرمائی کہ ان کی وفات کی صورت میں ان کے طریقہ زندگی جو کہ طریقہ سنت ہے، کی پیروی جاری

رہی جائے۔ عطاء الرحمن سنت و الجماعت پر خفی کے ساتھ قائم رہا جائے۔ دنیا سے رخصت ہو

جانے والوں کی مدافع کے ایصالِ ثواب کے لیے ان کا روزمرہ کا معمول ان کے بعد بھی قائم رکھا

جائے۔ ماہانہ فحل میلاد اور رجب 50 دل کے مبارک مہینہ میں دوسرے فحل میلاد کا معمول برقرار رکھا

جائے۔ آپ نے خفی کے ساتھ یہ حدیث بھی فرمائی کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بارگاہ

رسالت ﷺ کا کوئی گستاخ ان کی نماز جنازہ کی امامت کے لیے آگے نہ آئے۔ آپ نے

قاضی رئیس احمد کو نماز جنازہ کی امامت کیلئے وصیت فرمائی۔ آپ نے یہ بھی فرماد کہ اگر ایسا کرنا

ہماری ممکن ہو تو خفی کے بعد قمر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے بکے بعد دیگرے کسی نہ کسی

بندے کے اٹھانے کا احکام کیا جائے۔ یہاں تک کہ جمعرات کا سویرا خروپ ہو جائے یعنی عید

المبارک کی ساعت کا آغاز ہو جائے۔ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ زندگی بھر نماز کھڑے ہو کر

پڑھتے رہے۔ تاہم آپ کی زندگی کی آخری نماز اس سے مستثنیٰ ہے۔ وفات سے چند یوم پہلے آپ

کی طبیعت نامساعد تھی۔ وفات سے پہلے آپ لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے پوچھنے پر جب آپ کو بتایا

گیا کہ نماز عصر کا اہل وقت ہو چکا ہے تو آپ نے لیٹے ہونے کی حالت میں اشاروں سے نماز عصر

پڑھی نماز سے فراغت کے بعد آپ کی روح مبارک نفسِ معصی سے پروا کر گئی گویا کہ بارگاہ

ربوبیت سے آپ کو یہ خطاب پہنچا: **يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُسْكِنَةُ اذْجَلِي إِلَىٰ ذِكْرِكَ وَافْعَلِي**

مَرْضِيَّتِي فَلَا تَكُلِي مِن مِّثْلِي وَلَا تَقُولِي مِثْلِي اے نفسِ مطہرہ! آؤں اپنے رب کی

طرف اس حال میں کرتے اس سے راضی وہ تھے۔ راضی بھر میرے خاص بندوں میں شامل ہوا اور
میری جنت میں حاصل ہو جائے۔

آپ کا مزار اقدس بھی کے عام قبرستان سے حاصل واقع ہے اور سرچشمہ فیض کے طور
پر کام کر رہا ہے۔ یہ آپ کے مستور احوال رہنے کی آرزو کا نتیجہ تھا کہ آپ کی ظاہری زندگی کے
دوران لوگ اس انداز میں آپ کے مقام و مرتبہ کو سمجھ نہ سکے جس طرح کہ آپ کے وصال
کے بعد لوگوں کا رجحان آپ کی شخصیت کی جانب ہوا۔ آپ کے مزار اقدس پر جو سامان اجتماع
مشفقہ ہوتا ہے، اس میں شرکاء کی تعداد کا عالم یہ ہوتا ہے کہ ہر برس اس میں اضافہ ہوتا ہے
ہے۔ عام دنوں میں بھی زائرین کی آمد و رفت کا سلسلہ چلا رہتا ہے۔ آپ کے وصال کے بعد
فیضان کی صورت حال کچھ یوں ہے کہ دن بدن انوار و برکات کا نزول بڑھتا چلا جا رہا ہے اور آستانہ
عالیہ کے دلی مشن میں روز بروز کھار آ رہا ہے بالخصوص نوجوانوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت
بندہ یوں کو بخور دی ہے۔ حضرت کاظمی محمد حسن کی اہلیہ محترمہ بھی خاتمان کی دیگر خواتین کی
طرح ایک پاکیزہ، پرہیزگار اور شب (مدہ دار خاتون) ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب چھٹیویں (۳۶)
پشت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور تیسریں (۳۵) پشت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ
سے جاتا ہے جبکہ آپ کا نسبی سلسلہ حضرت حافظ محمد عبد اللہ المعروف دین بن حضور کا ددی رحمتہ
اللہ علیہ کے چچا حضرت ہلال قدسین رحمتہ اللہ علیہ سے گیا دہویں پشت میں جاتا ہے۔ آپ کا
سلسلہ طریقت حضرت سلطان الطارحین سلطان باہر رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد پاک میں سے حضرت
حافظ محمد فیض سلطان رحمتہ اللہ علیہ کی وساطت سے بائیسویں (۳۳) پشت میں حضرت شیخ سید
مہد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے جاتا ہے۔ تیسریں (۳۳)

آپ نے اپنی زندگی انتہائی سادہ انداز میں گزاری۔ جب تک آپ کی صحت نے
اجازت دی، گھر کے تمام کام کاج حلقہ گھر میں بھارا دینا، کھانا پکانا، لیکن جیسا آپ خدایا انہما
دیتی تھیں۔ معاشی حالت بامسازگار ہوتے ہوئے بھی آپ کے ہاں خلوت و ایثار کا جذبہ موجود

تھا۔ آپ فرمایا اور مساکین کا خصوصی خیال رکھنا کرتی تھیں۔ جب آپ ٹوٹ کھانا پکانے کا احتیام کرنے کے قابل نہ رہیں، تو اس عرصے میں بھی اپنی صاحبزادیوں کو حدیثت کیا کرتی تھیں کہ ترکاری اور روٹی پکاؤ تو اپنے گھر کی ضرورت سے کچھ زیادہ پکا دو شاید کوئی ضرورت پیدا نہ جائے۔ مہمان نوازی کا جذبہ آپ کے ہاں ہمہ اتم موجود تھا۔ جب بھی گھر میں کوئی فرد آ جاتا تو آپ کی پوری کوشش ہوتی کہ وقت کے تقاضے کے مطابق وہ لازمی طور پر کھانا کھا کر باہر جائے۔ آپ کی زندگی میں ارشاد باری **وَأَتَا الشَّاهِدَ فَلَا تَنْهَوْنَ** کی عملی تعبیر بھرپور انداز میں موجود تھی۔ آپ کبھی بھی کسی سائل کو تھڑکی نہیں تھیں۔ کسی بھی ایسے شخص سے تنہا کا رد یہ آپ اختیار نہیں فرماتی تھیں۔ جو کوئی بھی غم میں گھرا ہوا آپ کی خدمت میں آتا، نوٹے ہوئے آپ کی دعاؤں اور تسلی آمیز کلمات کے نتیجے میں اپنی جھولی سکون کی خیرات سے بھر کے لے جاتا۔ دراصل آپ ہر کسی کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آتیں۔ آپ صاحب علم تھیں۔ صاحب تقویٰ تھیں۔ صاحب خلق عظیم تھیں۔ آپ صاحب علم تھیں۔ بعض لوگوں کی جانب سے ایذا اور سائنوں کے باوجود انتہائی کاروائی تو وہ کھڑا آپ کی جانب سے کبھی اٹک نہیں ہوتی تھی۔ مبروق اور برداشت کا جذبہ پرے کمال کے ساتھ آپ کی ذات میں موجود تھا۔ آپ کی جانب سے دوسروں کیلئے بھی ترغیب بھی ہوتی تھی کہ سازگار حالات میں مبر سے کام لیا جائے اور مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے مواقع پر انہیں برا بھلا نہ کہا جائے، ان سے انتقام لینے کا تصور بھی نہ کیا جائے بلکہ معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کیئے جائیں۔ اگر کسی موقع پر کسی ایسے شخص کو بھی آپ سے واسطہ پڑ جاتا، جس نے زندگی کے کسی سرے پر آپ کو کوئی دکھ دیا ہوتا تو آپ کا طریقہ یہ ہوتا کہ اس کی سادہ فطرتوں اور کوتاہیوں کو جنگاؤں نہ جاسے بلکہ سوز و غماں سے بھری ہوئی کہ آپ اس کے ساتھ بھی صبور و رازگار رہنا اختیار فرماتے۔

آپ کے دل پر غلبہ الہی کا بھرپور غلبہ تھا۔ اسی طرح مذاہبِ قبر اور مذاہبِ دوزخ کا غلبہ بھی حدت کے ساتھ آپ پر غالب تھا۔ آپ دوسروں کو بھی اس جانب متوجہ کیا کرتی تھیں۔

آپ تڑپ رہے ہیں کہ قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی امداد میں
 اتنا بھی کرتے رہنا چاہیے اور عملی طور پر بھی حفاظت کا تدابیر اپنانا چاہیں۔ آپ فضول گفتگو نہیں
 کرتی ہیں۔ اس معاملے سے آپ کا نکتہ نظر یہ ہے کہ سطور بہت کم کرتی چاہیے اور وہ بھی مناسب حد
 تک، اس لیے کہ انسان اپنی زبان سے جو کچھ کہتا ہے فرشتے اسے لکھ لیتے ہیں۔ نماز و حج گناہ
 کے ساتھ ساتھ آپ تو اہل کی پابندی بھی ہیں۔ اگر اہل اور دوزخ پاک کی کثرت نیز عطاوت قرآن
 کریم اور دیگر نوراد و مخائف آپ کے معمولات میں سے تھے۔ آپ دوسروں کو بھی ایسا ہی ملنے
 مل اٹھانے کی تڑپ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے محبت آپ کی رنگہ رنگ میں ہی
 ہوئی تھی۔ پندوں اور ہانوروں کی خدمت کا جذبہ بھی آپ کے ہاں موجود تھا۔ آپ نے گھر میں
 مرغیاں بھی رکھی تھیں۔ ان کے لیے کھانا اور پانی کا احتیاج پوری پابندی کے ساتھ کرتی تھیں۔ اسی
 طرح زندگی بھر آپ کا معمول رہا کہ بدی کے چھوٹے چھوٹے کھڑے کیا کرتی تھیں اور پندوں کو
 ڈال دیا کرتی تھیں۔ حضرت قاضی محمد حسن کی وفات کے بعد آپ نے اپنی اہلیہ و بچہ و سہیلہ
 زندگی کو کھن طور پر خدمتِ خلق کے لیے وقف کیے رکھا۔ آپ اپنی بڑی سوز دعاؤں کے ذریعے اور
 روحانی علاج کی وساطت سے دستِ بچانے پر دیکھی انسانیت کی خدمت انجام دیتی رہیں۔ آپ کی
 ماتیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرتیں تو دن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت میں بسر ہوتے۔ آپ نے
 زندگی میں دکھ سے، تکلیفیں اٹھائیں، فاقے برداشت کیے، بے آرامی اور بے سکوئی برداشت کی
 لیکن جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کبھی کسی سائل کو، کسی شکستہ دل کو اپنے آرام کی خاطر نادیکھیں۔ جو سائل
 بھی آپ کی خدمت میں پہنچا اور جس وقت بھی پہنچا، خود تکلیف میں ہوتے ہوئے بھی اس کی
 داستانِ الم کو شفقت سے، محبت سے اور پوری توجہ سے سنا۔ اسے دعاؤں سے بھی نوازا، حسب
 ضرورت شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے اسے توبہ اور دم دلیرہ کے ذریعے سے روحانی علاج
 بھی فراہم کیا، پابندی نگر کی، دیگر فراموشی دوا جہالت کی ادائیگی کی اور گناہوں سے پرہیز کی تلقین
 کی۔ جو جو لوگ آپ سے قریب ہوئے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ نے مصائب و آلام میں

مہمری ہوئی حقوق کا ذکر ہائے اور ان میں سکون کی دولت لانے کے لیے اپنی زندگی وقف کیے
 رہی۔

حضرت عائشہ رحمہ اللہ کی وصیہ و محترمہ کی وساطت سے جن افراد نے فیض و کرم کی
 خیرات سے اپنے اپنے دامن کو لالہ مال کیا، اگر ان کے مشاہدات اور تاثرات کو قلمبند کیا جائے تو
 ایک ضخیم کتاب مرحب کی جا سکتی ہے۔ اسی قسم کی ایک سرگزشت جناب فضل الرحمن عطسی، جو اس
 وقت کلکتہ تعلیمات، مری رول، راولپنڈی میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز تھے، نے
 17 جنوری 1997ء کو تحریر کی۔ آپ بتاتے ہیں کہ 1993ء میں ان کی عطیہ شدہ بیمار ہوئی۔
 ابتدا میں طبی طور پر کام کرنے والے ڈاکٹروں سے ان کا علاج کرایا جا رہا تھا جبکہ الٹرا پرسون ہو
 کر انہیں کنٹونمنٹ بورڈ ہسپتال راولپنڈی صدر میں داخل کروادیا۔ باہر سے ادویہ کی خریداری اور
 مختلف قسم کے ٹیکوں (یعنی طبی معائینوں) پر تقریباً پانچ ہزار روپے ہر مہینہ خرچ ہانے لگا لیکن مرض
 میں اضافہ نہ ہوا۔ تقریباً چھ ماہ کا عرصہ یومی ٹوڈ گیا۔ بعد مشکل مرض کی تشخیص ہوئی کہ اس میں یڈ
 (یعنی طویل ایسا) بھرا ہوا گیا ہے جس سے قیمتی دوائیں استعمال کرانے کے باوجود شفا نہ ہو رہی
 تھی۔ مرینر کا کھانا پینا چھوٹ گیا تھا۔ جسمانی کمزوری کا عالم یہ تھا کہ حرکت کرنا تو دور کنارہ بات کرنا
 بھی دشوار ہو چکا تھا۔ عطسی صاحب کا کہنا ہے کہ اگرچہ مایوس ہونا گناہ ہے لیکن حالات و واقعات
 نے انہیں مایوس کر دیا تھا۔ مرینر جن ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج تھی ان کا بیان تھا کہ وہ اپنے
 چالیس سالہ تجربے کو پوری طرح آزمائے چکے ہیں۔ لیکن نبھانے پھر بھی مرینر سمدست کیوں نہیں ہو
 رہی تھی۔ ایک مامور صورتحال کی نزاکت کے باعث جب عطسی صاحب، شدید حد تک پریشانی میں
 جھٹاتے تو انہیں اس کیفیت میں دیکھ کر ایک نرس ان کے قریب آئی اور کہنے لگی کہ ٹھہری جان میں
 دیکھ رہی ہوں کہ آپ اس عرصے سے ان کا علاج کر رہے ہیں مگر اتفاقاً نہیں ہو رہا۔ اگر آپ
 مہمری ایک ماہ نامیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل و کرم کرے اور ان کی صحت بحال ہو
 جائے۔ روات کے قریب تخت چڑی ایک مقام ہے وہاں سے تھوڑے فاصلے پر اموک قافیاں

ہی ایک گاؤں ہے۔ جس میں ایک بہت بڑے بزرگ قاضی صاحب ہوئے ہیں۔ وہ تو اب اس دنیا میں موجود نہیں لیکن ان کی اہلیہ اور ان کے بچے بڑے اللہ والے لوگ ہیں۔ آپ ایک چادر لے جائیں اور ان سے دم کروا کر مریض کے اوپر ڈال دیں، انشاء اللہ ٹائپلایڈ جاتا رہے گا۔ ورنہ یہاں ہسپتال میں تو آپ ایک سال تک بھی انہیں دیکھیں تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ عطیشی صاحب گھٹے ہیں کہ وہ قحطی کے لحاظ سے دم وغیرہ کے قائل نہیں تھے۔ لیکن سوچا کہ چلو، اگر دم وغیرہ سے مریض کو صحت ملتی ہے تو کیوں نہ اسے آزما لیا جائے۔ عطیشی صاحب پر کیا اتنی آدھائی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ گھٹے ہیں نہ۔

2 مئی 1993ء کو صبح سویرے ایک چادر ساتھ لیکر میں روات کی طرف چل پڑا۔ روات پہنچی کر تخت پڑی جانے کے لیے ایک سوزوکی پر بیٹھا۔ سوزوکی میں بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے ڈھوک قاضی کا پتہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ تخت پڑی سے تقریباً دو گلو میٹر کے فاصلے پر ہے وہاں عطیشی ہوئی ایک خاتون نے کہا آپ گھر نہ کریں میں آپ کو پہنچا دوں گی۔ آہستہ آہستہ سوزوکی بند ہو رہا تھا اور گرمی میں حدت آ رہی تھی۔ گرمی اور ٹھن سے سولہ یاں پیسے سے شرمسار تھیں۔

تخت پڑی میں سوزوکی سے اتر کر میں اس خاتون کے ہمراہ چل پڑا۔ ایک گرمی کمائی ہو کر کرنے کے بعد ایک جنگل سا شروع ہو گیا۔ ہم دونوں اس جنگل میں چلتے جا رہے تھے۔ جنگل میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور گرمی کا مہوشانہ تھا۔ چھوٹی چھوٹی مھاڑیاں ادھر ادھر اگی ہوئی تھیں۔ مجھے یہ بھلا بہت کچھ معلوم ہوئی۔ لیکن قسم اٹھانے لگا کہ آج کل راولپنڈی صدر کے علاقے میں رہائش پذیر ہے۔ لیکن دراصل وہ ڈھوک قاضیاں می کی رہنے والی ہیں۔ جہاں کے ایک بڑے ولی اللہ قاضی محمد مسن ہوئے ہیں۔ وہ اسی گھرانے کی مریض ہیں۔ قاضی صاحب دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں اور اب ان کی بیوہ اور بولا دو جو ہے، جو بے حد نیک لوگ ہیں اور کچھ معنوں میں اللہ والے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مالی می اور ان کی بولا کی دعا ہر گاہ خداوندی میں قبول ہو جاتی ہے۔ اور ٹائپلایڈ کا جو مریض بھی چادر دم کروا کر لے جاتا ہے اللہ تعالیٰ

اُسے ضرور فکارت ہے۔ لہذا انشا اللہ آپ کی زوجہ کی بیماری بھی دور ہو جائے گی آپ ہانکل لکرنے کریں۔

جنگل کے ساتھ ہی احمک کا ضیاں کی حدود شروع ہو گئی۔ مجھے اس بات سے بڑی حیرت ہوئی کہ احمک کا ضیاں کی حدود شروع ہوتے ہی میرے ذہن پر تکرار اور پریشانی کا جو فہارت وہ فرماؤں ہو گیا۔ بلکہ طبیعت میں ایک قسم کا سرور پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ مجوں جو نزدیک پہنچے مجھے میری طبیعت کا دلکش دکھائی دیا۔ سونے کا کھانسی پانی لیا ہے۔

ان شا، انشا اب میری اہلیہ کی بیماری دور ہو جائے گی۔ جب گاؤں کے قریب پہنچے تو یمن نسیم اختر نے مشرق کی جانب اشارہ کر کے بتایا کہ وہ کا ضیاں صاحب کا روضہ ہے۔ میرے ہاتھ بے اختیار اٹھ گئے اور میں چلتے چلتے قحطہ پڑنے لگا۔ قحطہ کے بعد چھا فضا اس بزرگ کی تریف میں میری زبان پر جاری ہو گئی۔ لیکن چونکہ میرے پاس کاغذ قلم نہیں تھا اس لیے ضیہ تحریر میں نہ لاسکا۔ جن میں سے اکثر اب بھول چکا ہوں لیکن جو چھ ایک یاد ہو گئے ہیں وہ یہاں درج کرتا ہوں۔

واقعی کا ضیا حسن ٹو ہے ولی ہاکمال	لحی ہے بہت کم دہر میں میری مثال
حیرے روٹے سے میاں تیرا فقیرانہ جلال	دہر میں جتنی ہیں ایسی ہستیاں تو خال خال
عمر بھر تو کار بیجا اسوۂ حسنہ رہا	دھڑکی سنبھل محبہ۔ حق کرتا رہا
سید ات سمور از نصیب خدا د مصطفیٰ	وقف کر دی عمر در پابندی حکم خدا
صورت پر دانہ گرد و صبح حق رقصاں ہی	در مصاف زینت باطنی و عمل پر ہاں بی

ای کہ آبا میرہ در فردوس جان پاک۔ تو

من دہرے کی رسالہ پر روان پاک۔ تو

جب ہم گاؤں میں پہنچے تو یمن نسیم اختر مجھے ایک سادہ سے مکان کے دروازے پر کھڑا کر کے یہ کہہ کر اندر چلی گئی کہ تمہارے میں ابھی آتی ہوں۔ چند لمحوں میں وہیں آکر مجھے اپنے ساتھ احمد نے لگتی ایک کمرے کا دروازہ کھول کر مجھے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ اندر گیا تو دیکھا کہ سادہ سا

بیٹھک نما ایک کمرہ ہے جس میں ایک دری بھی ہوئی ہے۔ میں فرش پر دری کے اوپر بیٹھ گیا اور بہن اختر احمد چلی گئی۔

یہاں میں ایک بور چھوٹا سا واقعہ جان کر دکا جس سے ولی کی کرامت ظاہر ہوتی ہے۔ جب بہن اختر مجھے سنا کر بور مجھ سے چارہ لے کر احمد چلی گئی تو میں اکیلا چند لمبے بیٹھا رہا۔ اہلیہ کی بیماری کی پریشانی کے باعث میں نے کئی مہینوں سے بیٹ بھر کر کھانا نہیں کھا یا تھا بھوک ہانکل نہیں لگتی تھی۔ اگر ایک دو نوالے کھانے کی کوشش کرتا تو حلق سے نیچے نہیں اترتے تھے۔ اب جو میں بیٹھک میں بیٹھا تو پریشانی زور ہونے سے دلہتا میری بھوک چمک اٹھی اور آجی خدمت کی بھوک محسوس ہوئی کہ میں خواہش کرنے لگا کہ کسی طرح مجھے کھانا مل جائے۔ میں سوچنے لگا کہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مجھے دو تین کلو میٹر پر ل چلنا پڑے گا اور میری حالت یہ ہے کہ میں بھوک کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جاں نکل اس وقت دوپہر کے 12 بجے تھے۔ میں بھوک کی خدمت سے چاہتا تھا۔ بیٹا البورع البورع پکار رہا تھا۔ گاؤں کے ماحول میں کوئی چیز ملنے کی توقع نہیں تھی۔ شہر قریب نہیں تھا کہ کسی ہوئی سے کھانا کھا لیتا۔ شرمہا منگر تھی کہ کھانا کسی سے مانگوں۔ سوچا کہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد بہن نسیم اختر سے بے تکلفی کے ساتھ کہوں گا کہ مجھے کھانا کھلا دو۔ میں اسی اوجیز بن میں تھا کہ یک لخت کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک فرشتہ خلعت سفید و زار بزرگ خاتون کمرے میں داخل ہوئیں۔ چہرے پر ایسا مقدس تھا کہ

دامن نچلے دیں تو فرشتے دھڑکریں

میں نے بڑی بڑی حرکت آپ اور پاکیزہ سیرت خواتین کو دیکھا ہے لیکن میں مادر محترم کے مقابلے میں مجھے کوئی ٹھکر نہیں آئی۔ دل نے کہا۔ کیا وہ بلاں ہی ہیں جن کا ذکر بہن اختر نے کیا تھا میں بے ارادہ ایک انجیلی سینیٹ میں ان کے احترام میں بجلی کی سرعت سے آنکھ کھڑا ہوا۔ انہوں نے آتے ہی اپنا وسیع شفقت و محبت میرے سر سے کر تک پھیرا۔ کیا بتاؤں کہ اس وسیع شفقت نے مجھے کیا سکون اور سرور عطا کیا۔ آج ساڑھے تین سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے

ہاوجود میں اس وسیع شفقت کی لذت محسوس کر رہا ہوں۔ وہ فوراً میرے پاس ہی فرش پر بیٹھ گئیں اور میں نے مختصر اپنی اہلیہ کی بیماری کی داستان بیان کی۔ انہوں نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مریضہ پر رحم فرمائے اور مجھے تسلی دی۔ پھر بتایا کہ ان کے خاوند جناب قاضی محمد حسن صاحب کا انتقال ہو چکا ہے جن کا گاؤں کے ساتھ ہی روضہ بھی بنا ہوا ہے۔ اور یہ کہ ان کے صاحبزادے قاضی رئیس احمد صاحب جو تکی و شرافت میں اپنے باپ کی تصویر ہیں، وہ کشتراو پینڈی کے دفتر میں ملازم ہیں اور آج وہ اپنے دفتر گئے ہوئے ہیں۔ میرا قی قاضی رئیس احمد صاحب سے ملنے کو چاہ رہا تھا۔ سوچا کہ چلو ابھی پرانے دفتر میں مل لوں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں جی اٹھیں اور کہا کہ ظہر ہے! اے آپ کے لیے کھانا بھجواتی ہوں۔ میں حیران رہ گیا کہ ماں جی کو میری بھوک کا کیسے احساس ہو گیا ہے سوچا کہ یہ واقعی ایک دلی کی بیوی ہیں، وہ خود بھی دلی ہیں، جنہیں میری بھوک کا احساس ہو گیا ہے۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک سادہ سی خاتون کھانا لے کر آگئی۔ شاید انکی کوئی مرید ہوگی۔ وہ کھانا رکھ کر چلی گئی کہ کھانا کیا تھا ایک پلیٹ آلو کا سامن اور تین چار موٹی موٹی روٹیاں تھیں۔ سلاو کے طور پر تھوڑے سے پیاز گھرے ہوئے پلیٹ میں پڑے تھے۔ کھانا رکھ کر وہ خاتون چلی گئی اور میں نے کھانا شروع کر دیا میں دو روٹیاں کھا چکا ہوں گا کہ وہی خاتون پھر آئی اور مجھ سے پوچھا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ میں نے ہلکا کلف کہہ دیا کہ تھوڑا سا سامن اور دے دیں۔ وہ اور لے گئیں۔ میں نے تیسری روٹی بھی کھالی۔ اور سیر ہو گیا۔ کھانا اٹکا لڈیو تھا کہ کام وہ بن آج تک مشکل لذت محسوس کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ جس بزرگ ماں جی کو میری بھوک کا حال معلوم ہو گیا ہے وہ واقعی ولی اللہ خاتون ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد ماں جی پھر کمرے میں داخل ہوئیں اور مجھے دم کی ہوئی چادر دیکر چاہیہ کی کہ یہ مریضہ بڑا ال دمی اللہ رح کرے گا۔ اگرچہ مجھے چادر لے کر اہلیہ کے پاس جانے کی جلدی تھی لیکن ساتھ ہی ماں جی کے حضور سے اٹھنے کوئی نہیں چاہ رہا تھا۔ کافی وقت گزارنے کے

بعد بادل خروست اُٹھا اور اجازت چاہی۔ میں جی نے بہت سی دعاؤں کے ساتھ مجھے نصرت کیا۔
 بہن اختر پہلے ہی اجازت لے کر اپنے گھر چل جائیگی۔ میں اکیلا ہی وہاں سے چل پڑا۔ جب میں
 صحت قاضی محمد حسن کے روٹے کے سامنے پہنچا تو وہی کیفیت پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو چکی تھی
 سامنے تقریباً ایک ڈیڑھ فرلانگ پر روضہ تھا اور میں کیتوں کی منڈیوں (ٹینے ٹے) چل رہا تھا۔
 فاتحہ پڑھتا جاتا تھا۔ تھوڑی دور چلتا اور پھر پکی جگہ پر واپس آ جاتا۔ اسی آمد و رفت میں مجھ پر
 گزرنی۔ مجھے کھل بٹھین ہو چکا تھا کہ اب میری ایسے کی بیماری زور ہو جائے گی۔ قلب پر ایک سرور
 کی کیفیت خاری تھی۔ وہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اسی حالت میں قاضی صاحب کو
 مخاطب کر کہنے جانے اردو اور فارسی زبان میں کتنے شعر کہے۔ انہوں نے کدو سب جاننے سے مجھ کو
 بچے ہیں۔

صدر کے وقت ایب کے پاس ہسپتال میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ اسی طرح پڑی ہوئی ہے۔
 مجھے دیکھ کر کہنے لگی آپ نے بہت دیر کر دی ہے۔ آپ کے جانے کے غم چار گھنٹے بعد میری
 حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے اب مجھے یقین ہے کہ میں انشاء اللہ ٹھیک ہو پڑوں گی۔ میں نے
 فوراً وہ چادر اس پر ڈال دی اور خود بازار میں دودھ لینے کے لیے نکل پڑا۔ میں ہر روز رات کو دودھ
 اور ڈبل روٹی لاکر رکھ دیتا تھا کہ شاید وہ کسی وقت مانگ لے۔ اگر چہ تک وہ چیزیں بونہی پڑی
 رہیں۔ ایک دو گوالے میں لے لیتا اور باقی ڈبل روٹی اور دودھ کسی دوسرے مریض کو دے دیتا۔
 میں جان بوجھ کر ادھر ادھر گھومتا رہا کہ ایبہ را آرام کر لے تو جاؤنگا۔ نماز مغرب کے کچھ دیر
 بعد میں پہنچا تو دیکھا کہ ایبہ چادر لے کر بدستور پڑی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے چہرے سے
 چادر ہٹائی۔ میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ پیچھے سے شرابور ہے۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگی کہ آپ کے
 جانے کے بعد میں سو گئی تھی، خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ مجھ پر
 بھیرا اور کہا کہ انشاء اللہ اب تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ دیکھ لیں میرا بخار اتر گیا ہے اور اب میں ٹھیک
 ہوں۔ مجھے بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ تھوڑا سا دودھ اور ڈبل روٹی دیں۔ چنانچہ اس نے ڈبل روٹی

کا ایک ہیں کھانا اور تھوڑا سا روکھا۔ صبح ہوئی تو اس کی حالت بہت بہتر تھی۔ جب ڈاکٹر صاحب دیکھنے کے لیے آئے تو اسے بہتر حالت میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ تھوڑی دیر میں بہت سے دوسرے ڈاکٹر صاحبان بھی کمرے میں داخل ہوئے اور ڈاکٹر صاحب کو مبارکباد دے گئے کہ آپ کی سرینہ ٹھیک ہو گئی ہے۔ ٹمن چارٹوں کے اندر عیہ ہسپتال سے نکلنے لگی اور میں ہالیکو گھر لے آیا۔

اس حیرت انگیز واقعہ کے بعد مجھے بالکل ہونا پڑا کہ واقعی دنیا میں ایسے روز بھی لوگ ہوتے ہیں اور آپ بھی موجود ہو گئے جن سے ظنِ خدا کو ٹھیس پہنچتا ہے۔

آٹھ دس ماہ پہلے مجھے میرے دفتر کے ایک ساتھی برادر عزیز رہبر شریف صاحب نے بتایا کہ وہ صاحبزادہ صاحب سے نسبت رکھتے ہیں اور ان کے اخلاقی کردار کی بہت تعریف کی۔ تو میں نے یہ واقعہ ان سے عرض کیا۔ وہ اس بات سے بہت حائر ہوئے اور فرمائش کی کہ میں یہ واقعہ اپنے الفاظ میں انہیں تحریر کروں۔ چنانچہ میں نے ان کی فرمائش پر یہ واقعہ تحریر کر دیا ہے۔ ورنہ اس واقعہ جیسے نہ جانے اور کتنے واقعات گزر رہے ہوں گے۔ کیونکہ کہ ولی اللہ کو اللہ جبارک و تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت سے نوازا ہوتا ہے اور انہیں اپنی مخلوق کی خدمت کا فریضہ سونپا ہوتا ہے۔ وہ ہر آن مخلوق خدا کی بھلائی سوچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے فیض سے مستفیل کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

حضرت چمنی محمد حسن کی اعلیٰ محترمہ کے ہاں دوسروں کے لیے محبت کا جذبہ بڑی عزت کے ساتھ موجود تھا۔ آپ کے ہاں دوسروں کی خیر خواہی کا جذبہ تھا۔ انعام کی دولت موجود تھی۔ آپ کے ہاں دوسروں کے مال و دولت، اُن کی شہرت اور اُن کی مادی سلا پر بحد معیار زندگی کو بھی اہمیت نہیں دی گئی گویا آپ کو اللہ تعالیٰ نے شانِ استقلال و برکات بخشی تھی۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا۔ آپ کے ہاں ذکر اللہ کی کثرت تھی۔ جس کے نتیجے میں آپ کو تکملِ الٰہی اللہ کی کیفیت بھی

حاصل تھی۔ آپ کے ہاں تعلق باللہ مگر ہر قسم کے تعلقات پر قابو تھا۔ آپ اپنا ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کی کمال تھی اور اس پر حامل تھیں۔ یہی تعلیم آپ دوسروں کو بھی دیا کرتی تھیں کہ مصائب و آلام میں حلقہ ہو جانے کی صورت میں گھبرانے کی بجائے اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کیا کرو کیونکہ وہ قسم لگا کر کھیل ہے، پھر عین کارساز ہے۔ آپ کو صبر کی دولت بھی میر تھی اور آپ اپنے لئے پہلے والوں کو بھی صبر کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ آپ کے ہاں ائمہ شیعہ بھی تھے۔ آپ کو زندگی میں مذکور، تالیفوں، پریشانوں، عقوتوں اور دوسروں کی جانب سے زیادتیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے ہمیشہ صبر سے کام لیا اور بت کریم کی رضا کے آگے ہمیشہ ہی سر تسلیم خم کیا۔ آپ کو ائمہ شیعہ کی دولت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرما رکھی تھی وہ اس طرح کے قضاہ لئے تھے کہ صبر کیا جائے۔ آپ نے زندگی بھر اپنے اللہ پاک کی رضا و مرضی کی خاطر ہمیشہ خیر کو فرزند پر جمع دی۔ آپ کو ائمہ شیعہ علیہ السلام کی خیرات بھی ودیعت ہوئی تھی۔ آپ کا طرز عمل یہ تھا کہ ہر حال میں طاعات و عبادات پر مدہوست تھی۔ آپ کی جانب سے ترغیب بھی یہی ہوتی تھی کہ طاعات و عبادات کا جو سلسلہ شروع کیا جائے، پھر اسے چھوڑا نہ جائے۔ آپ کا کونٹہ نظریہ تھا کہ جب بھی کسی کی جانب سے کوئی زیادتی ہوتی ہے تو اس میں بھی ہمارا کوئی نہ کوئی نفع ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں نہ تو شک و شکایت کی راہ اپنانی چاہئے اور نہ ہی انتقامی کاروائیوں میں الجھنا چاہئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی و انجیل (یعنی خوبصورتی کے ساتھ رنگ ہو جانا) جیسا پسندیدہ و مددگار بھی عطا فرما رکھا تھا۔ دراصل جیسے اپنے اللہ تعالیٰ کی لیاقت مل جاتی ہے، اس کے پاس اتنا طاقتور وقت میں نہیں ہوتا کہ وہ مخلوق کے ساتھ الجھتا رہے۔ اگر کسی کی جانب سے زیادتی ہو جائے تو ایسا شخص معاملہ اپنے سوا کے سپرد کر دیا کرتا ہے۔

آپ معرفت کا ایک بے کنار سمندر اپنے سینے کے اندر لیے ہوئے تھیں۔ لیکن کمال خاموشی اور صبر و ضبط سے کام لیتی رہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا، خود ظاہری دکھوں اور غریبوں سے بڑی زندگی گزارتے ہوئے بھی آپ اپنے پاس آنے والوں کو فیضان کی برکتوں کی

دعاؤں کی اور سکون کی خیرات باقی رہیں۔ انسانیت کی خدمت آپ کا مقصد زندگی تھا۔ آپ کا دن رات دوسروں کی سلامتی کے لیے دعا نہیں کرتے، ان کے دکھوں کی وجہ سے آپ کا اضطراب میں مبتلا ہو جاتا، سارے معاملات کی درستگی کے باوجود حق زندگی بھرا ادا کرنا کہ عذاب قبر اور عذاب روزِ کا ذکر کرتے رہتے، ان عذابوں سے بچاؤ کی تدبیر اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہتے، ایمان پر خدائی کی دولت حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مہل کرتے رہتا اور دوسروں کو بھی ایسی ہی ترغیب فراہم کرتے رہتا فرشتے آپ کی کس کس ادا کا، کس کس صفت کا ذکر کیا جائے۔

انہی صفات جلیلہ کو اپنے نام میں سمیٹ کر آپ 23 ذی قعدہ 1419ھ بمطابق 12 مارچ

1999ء بروز جمعہ بوقت نماز مغرب اس جہانِ قالی سے عظیم لے گئیں۔ آپ کی تدفین قاضی

محمد حسن کے درمیان کے برآمدے میں مشرقی جانب کو محل میں ہوئی۔ آپ کی غازی مبارک و کاکڑ صاحبزادہ

حضرت عزت شاہ دارینی سے دعا ہے کہ حضرت قاضی محمد حسن کے ہاں اولاد دینی۔ ساجد الرحمن،

نگوئی شریف سے حضرت قاضی محمد یوسف آپ کو اپنے ہمراہ حضرت سلطان باہر کے دربار آستانہ عالیہ

شریف لے گئے۔ اس وقت کے سپاہیوں حضرت امیر سلطان نے دربار شریف میں آپ کو نقشبندیہ مجددیہ

ساتھ لے جا کر دعا فرمائی۔ اللہ پاک نے یہ دعا قبول فرمائی اور شاہی کے چودہ برس بھلائی کے گھوڑ شریف

ہاں اولاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ کے دو بیٹے بیٹے قاضی محمد طاہر حسین اور قاضی محمد اشفاق حاصل کبریا

حضرت سلطان باہر کی اولاد پاک میں سے حضرت حبیب سلطان سے بیٹ تھے۔ جب کہ نور علی

حضرت کی اہلیہ محترمہ آپ کی دونوں بیٹیاں اور آپ کے بیٹے قاضی نسیم احمد اور قاضی ربیع احمد

حضرت سلطان انصاریہ کی اولاد میں سے حضرت حافظ محمد فیض سلطان سے بیٹ ہیں۔ اس

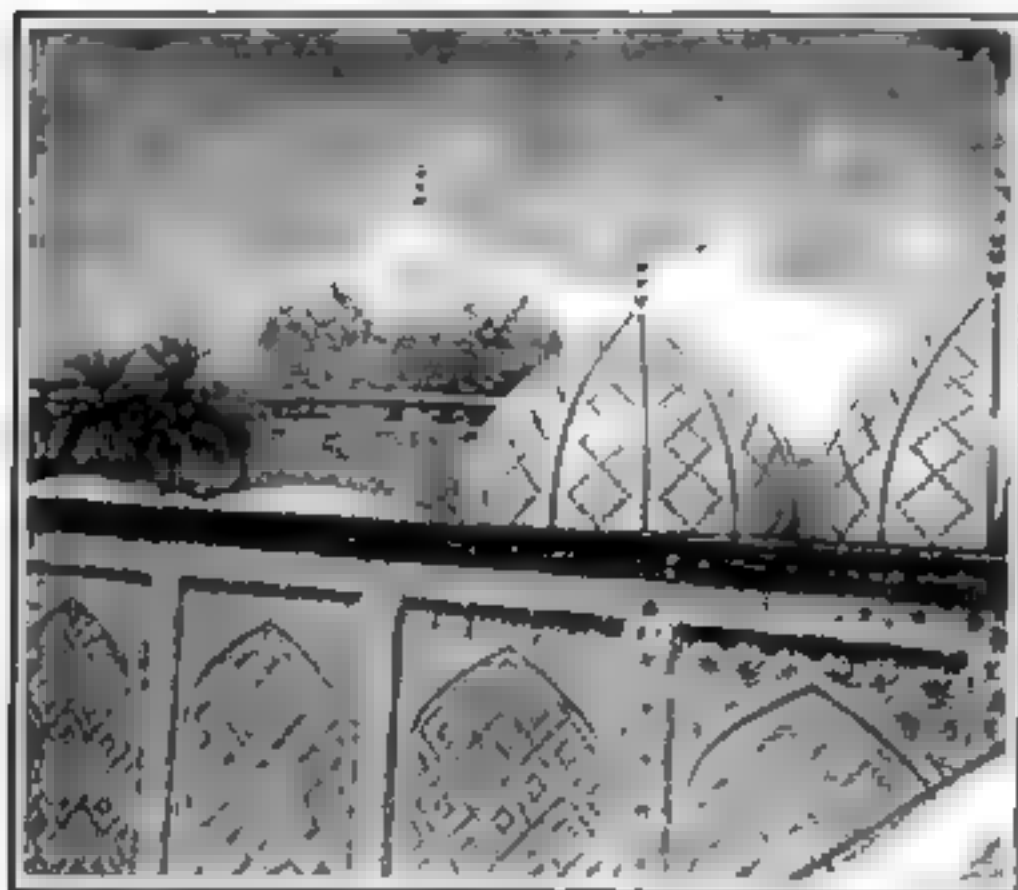
لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس گھرانے میں ایک جانب حضرت حافظ فیض سلطان کی وساطت

سے سلسلہ طریقت کے حوالے سے بارگاہِ قومیت کا فیضان مل رہا ہے تو دوسری جانب آپ کے

خالو امیر سلطان انصاریہ کا لڑ ہونے کی بنا پر حضرت سلطان باہر کی بارگاہ عالی کا خصوصی

فیضان بھی مل رہا ہے۔

حضرت قاضی صاحبؒ کے سب سے پھر نے اپنے قاضی رئیس احمد کو حضرت حافظ محمد فیض سلطانؒ نے 4- اپریل 1983ء کو بیت میں لیا اور پہلی ہی نشست میں خلافت بھی عطا فرمادی۔ شہزادہ غوث اعظم حضرت سید محمد نور شاہ گیلانی قادری نے 14 ستمبر 2003ء کو آپ کو قادریہ رزقیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سموریہ، منصورہ اور قلندریہ میں خلافت عطا فرمائی۔ بعد ازاں حافظ فیض سلطانؒ کے صاحبزادہ حضرت محمد نجیب سلطانؒ نے بھی 25- اکتوبر، 2003ء کو سلسلہ قادریہ میں خلافت عطا فرمادی۔ حضرت فیض سلطانؒ کا سلسلہ طریقت حضرت سیدنا محمد جمال الدینؒ کی وساطت سے حضرت غوث اعظمؒ تک پہنچتا ہے۔



مزار مبارک حضرت غوث اعظمؒ

حضرت قاضی محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

معلومات سابع الاولیت، عمر شریف اور سال وصال

سال ولادت 1906 (میسوی)

بہ الفاظ بحساب ابجد "زمن نور شید طریقت"

سال ولادت 1324 (ہجری)

بہ الفاظ بحساب ابجد "سلطنت فقر و عرفان نبی"

عمر شریف 77 سال (بحساب سن میسوی)

بہ الفاظ بحساب ابجد "یا نبی" "اللہ حق" "جہادین"

سال وصال 1404 (ہجری) سال وصال 1983 (میسوی)

بہ الفاظ بحساب ابجد

"مصحف شریف طریقت"

"حقیق خیر الہام"

"حسن و جمال روح صدق"

"صاحبِ بستانِ معرفت"

"درخشانِ کمالِ زندگی"

"قاضی محمد حسن ہمدانِ آمی"

بہ الفاظ بحساب ابجد

"بدرِ مدنی طریقت"

"پرفیض کائنات"

طریق سوطی پوری

قاضیان نامه

به ماسیت چاپ اثر دو کتاب منتخب از آراء و افکار قاضیان شرعی و فقهی

جام من پر لبه بنوش از لوفیان قاضیان	صفت و شایستگی در فریق اوصیان قاضیان
عشق حق در دل شده روشنگر نور خدا	قاضیان عرفان محمد رحمتی قاضیان
جلوه حق و عظمت در دانش و طهارت شده	آمده و گذشته‌ها صاحب و صفای قاضیان
کشف احوال و آنگار و تصویر من کند	قاضیان صالحین و رهبران اخلاقیان قاضیان
قاضیان احمد قاضیان را تلافی نور معرفت	چون که باشد محور پیک و صفای قاضیان
در انوارات هدایت پیغمبر عروج و با	این بود عطف معرفت از صفای قاضیان
محبوبین قاضیان لافان تصور کنان	شعور غایتی شد خاک پای قاضیان
بیک از دشت صحرای عارفان خلق آیت	سیره و آثار و نام و نامی قاضیان
کافران احمد جن قاضیان چشمتی عرفان حق	مسلک راه حقیقت دانشیان قاضیان
نقطه صبر و وفا از قاضیان مطبوع شد	و ایضا از عفا و هم جان قاضیان
قاضیان خضر عدل آمد محمد قاضیان	آن که مقام حسن شخص الامعان قاضیان
این رهبران احمد احمد قاضیان طبع ظهور	نوحه علم و کتاب بهر اندیشه قاضیان
هفتاد احمد که بهنگام حلقه نور آن حق	معدل ثبات رهبران احمد قاضیان
دیک دعوت قاضیان در پیون گشتن شده	چون روان از پندون آمد خاک جان قاضیان
یک دل و یکسان این جمله مرید قاضیان	نشر دعوت قاضیان رهبران قاضیان
بلبلان نقشه سرافند و گشتن خوش گوار	رهبران و ره قاضیان حیرت قاضیان
دانشا ایمن آستان عساکره سلطانیه	قاضیان از رهبران احمد قاضیان
کوشش این انتظار احمد شده سرعشق ما	نو که در صبر و صفا شد هدایت قاضیان

تسعة عشر خطا في التاريخ كونه نكاح	الخطا احمد زده نقش و نشان قاضيان
شهرت دعوى قاضيان شد محل شهر و سخن	هر گاهستان جلوه گاه دولتيان قاضيان
در حقوق ايجاد آمد جمله تاريخ كتاب	شمار طبرين سخن در دستان قاضيان
بهر عرقلان تاريخ و بحث آمد دلشاه	هم به تاريخ ديگر هجري دستان قاضيان
موسيقى گل قلاب تحفه تاريخ آمده	اين به هجري طبعي آمد از دستان قاضيان
بقراب خط ليرتد العر لامت بود	كسوف آسمان صفاة القضاة قاضيان
بقراب خطه آكل لنته مسموع شد	الخطا احمد كه حافظ رهنماي قاضيان
صبح روز اولي دعوى قاضيان تاريخ دهن	هجرت پاك محدثان شد دستان قاضيان
اوليان قاضيان دعوى گل ساز بود ليلت	مردم مدام همه در القضاة قاضيان
جلوه گاه قورر دعوى قاضيان اوليد	آزمايشگاه منطق حق دستان قاضيان
محقق مألوف اوليان دعوى قاضيان	ساقان تركه عرقلان بيت دستان قاضيان
الاضيان اوليان دعوى كتاب القصور	چشمه جوقان بستان هو آستان قاضيان
شرح حقوق اوليان قاضيان دعوى دار	رگه محكم شده در حق دستان قاضيان
من حق خولم دعا و توهين آمين بگو	لور حق فرآن حق نهان دستان قاضيان
و در و خطه حافظ مدحه سران عاقلان	كشتن فارص بفران باهوى و جان قاضيان



سروده:- ڈاکٹر محمد حسین تبسمی "رہا"

ڈاکٹر یکتا "حج غفران تبریزی"

مرکز تحقیق و ترویج "مداد" ہوا۔

(”منہاج فیض حضور“ 2003 عیسوی

”تذکرہ ابواب اولیائے خدا“ 2003 عیسوی

کتاب ایمان پر ہے جو ہے ملک
ریس احمد کا ہے یہ مستر کار
حقیقت آشنا ہے خود بھی، اس نے
حقیقت کا کیا ہے خوب اظہار
مشرّف فیض پاؤں سے وہ خوش بخت
تماسدہ اخبار کرم گار
معاونہ رفیق احمد ہے اس کا
نست خرم کہیں جس نے لگا تار
انہیں ہم داد دیں بھر پور طارق
وہ حسین و ستائش کے ہیں حق دار
کتاب خوب کا سال اشاعت
کہا ہے، ”دلوں اذکار ابرار“

1424

ارمغان نواز منجانب ”سبک بابہ پاک شہ بغداد“ (1424 ہجری)

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

”منظہر اخیار طیبہ“ 1983 (عیسوی)

قاضی محمد حسن قادری (قطعہ تاریخ سال وصال)

نہیں عزم لیجی الی حق سے
یہ مرض پاک یہ خوش بخت و حرقی
میاں غم و کور عشق سے ہے
ترب و آوار سے موجود اس میں
ایک ہے مرکب حق ”ہمیں دھوکہ“
فرشتوں کی طرح بھی زوج اس کی
محبت و عاشق محبوب خدا
خدا کی یاد اس کا مایہ نیست
عز و جاه و زور و نفعت اس کی
بہر حالت غل جیسے سکت
نکان صفت اسلاف لاہب
دکاء غم ہر خلق خدا کو
وجہ اس کا واسلے کی سعادت
سب لطف حق اس کی لہر ہے

جہاں آب و گل کا بولی گوش
خدا و صفی چنگے کا ہے عید
مرض اس دین کا ہوا ہوا
نکس مرد خدا کا آستان
جہاں قہ جوار مر وہ حق کا بندہ
میں و حق لیا تھا جس کا پیر
کلام پاک کا شیدا و والد
دلانے صفی چنگے اس کا ایو
یہی اس کا پند وہ و خلیفہ
اطاعت کیش سلطان عین
وہ نقش اختتام غم رات
صداقت ، رافت ، نیکی کا رست
خدا کا تھا وہ عہد و گزیرہ
حق صفی چنگے سے ہمیشہ

وصال قادری ”قاضی حسن“ کا

کہا منہ ”منظہر اخیار طیبہ“

1983

طارق سلطانپوری

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, is visible across the page. The text is written in a cursive style and is partially obscured by the circular stamp.



Handwritten text in Persian script, likely a letter or document. The text is dense and covers most of the page. There are several lines of text at the bottom, possibly a signature or a closing. The handwriting is cursive and characteristic of the 18th or 19th century.

کتاب اولیائے ذہوک قاضیاں پر مجاددہ نشین آسکنہ عالیہ قلندریہ کے تاثرات

درجہ کتاب ”ہوئے ذہوک قاضیاں کا ایک مختصر تذکرہ ہے۔ مرثیہ وراثت اہل
محبت و عقیدت کی یہ تراجمی کردار مرکز سے تعلق رکھنے والے برگزینہ پر تلمذ کیا جاتا ہے تاکہ
دیادہ سے دیادہ کو اس شخص قدسیہ کی زندگیوں اور ان کے مشن سے عوامی حاصل ہو
مستقبل میں آنے والی نسلیں بھی رہنمائی حاصل کر سکیں۔ میرے لئے یہ امر بہت مسرت ہے کہ
جناب حنفیہ انوار قادری سے یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے لکھے ”ذہوک قاضیاں“ کی حنفیہ
نمائندہ جہانگیر کا پانچ جلدی کتاب منظر ہوا۔

”ذہوک قاضیاں“ کے مرکزی موضوع کے حوالے سے یہ پہلی پیش ہے ہر شخص صحت اس
دست کا جواز کیا گیا ہے کہ یہ تذکرہ مشہور اور مسکراہ بات پر مشتمل ہو۔ ریادہ کو جس امر پر ضرور
کی گئی ہے کہ اگر سے کو الہامی رنگ۔ دیا جاسے بلکہ ہر گز کے اصل مقصد زندگی کو اہل کیا
جاسے تاکہ اور جد چ کے انہی تک یہ بات پہچانی جائے کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے ”مفتی
صوفیہ اس قسم کے وقت ہوتے ہیں اور یہ لوگ معاشرے کی قیہ میں ستا سم کردار ہوتے ہیں؟
مگر معاملہ صحت ہم سب کے بالخصوص اور انہیں برام لگا دیں غلطی کے خصوص
شکر یہ ہے مستحق ہیں کہ انہیں سے ایک اجنبی اور کام کی جود اہل دی ہے۔ اب ہم ان کے
ذہوک قاضیاں کے عقیدت مندوں کا فرض بناتے کہ میدان میں آئیں اور اس شے میں مزید کام
کریں تاکہ جاسے ہر گز کا ایک شخص نہ کر دہو جس سے سکے ہر آدہ آئے وہی انہوں کے
سامنے اس اکابر کی پوری تاریخ موجود ہو اور وہ ان قدسیہ صناعت شمسیات سے کام لے سکیں اور
سکیں اور ان سے فیضان بھی حاصل کر سکیں۔

ذہوک قاضیاں
قاضی رحمت محمد قادری

آسکنہ عالیہ قلندریہ ذہوک قاضیاں

حضرت قاضی غلام محی الدین کا شجرہ طریقت (قادیہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد علیہ السلام

سید حضرت فی

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت غلام محی الدین

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

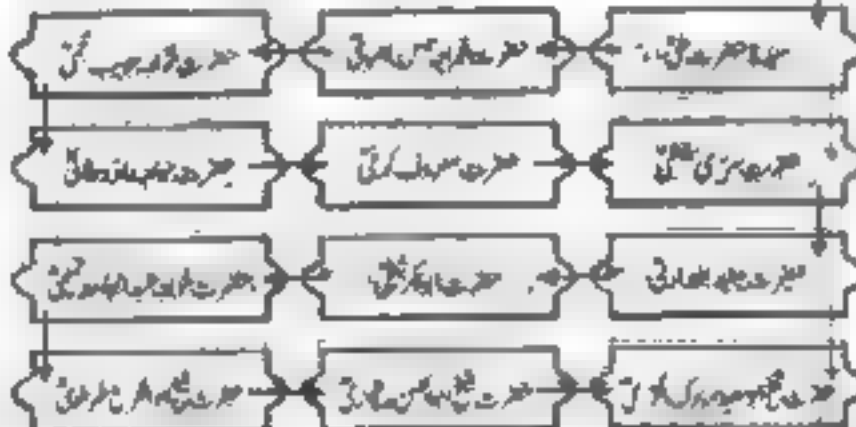
حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

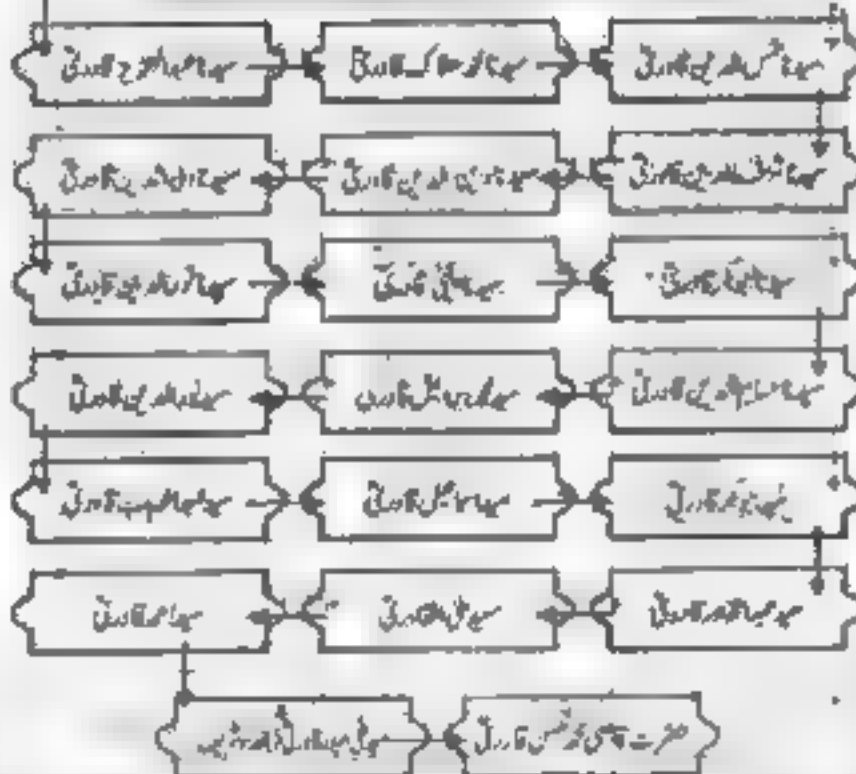
حضرت شیخ سیدنا محمد علیہ السلام

شجر طریقت جسارت قاضی محمد حسن قادری (قادریہ عزیزیہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد علی قادری

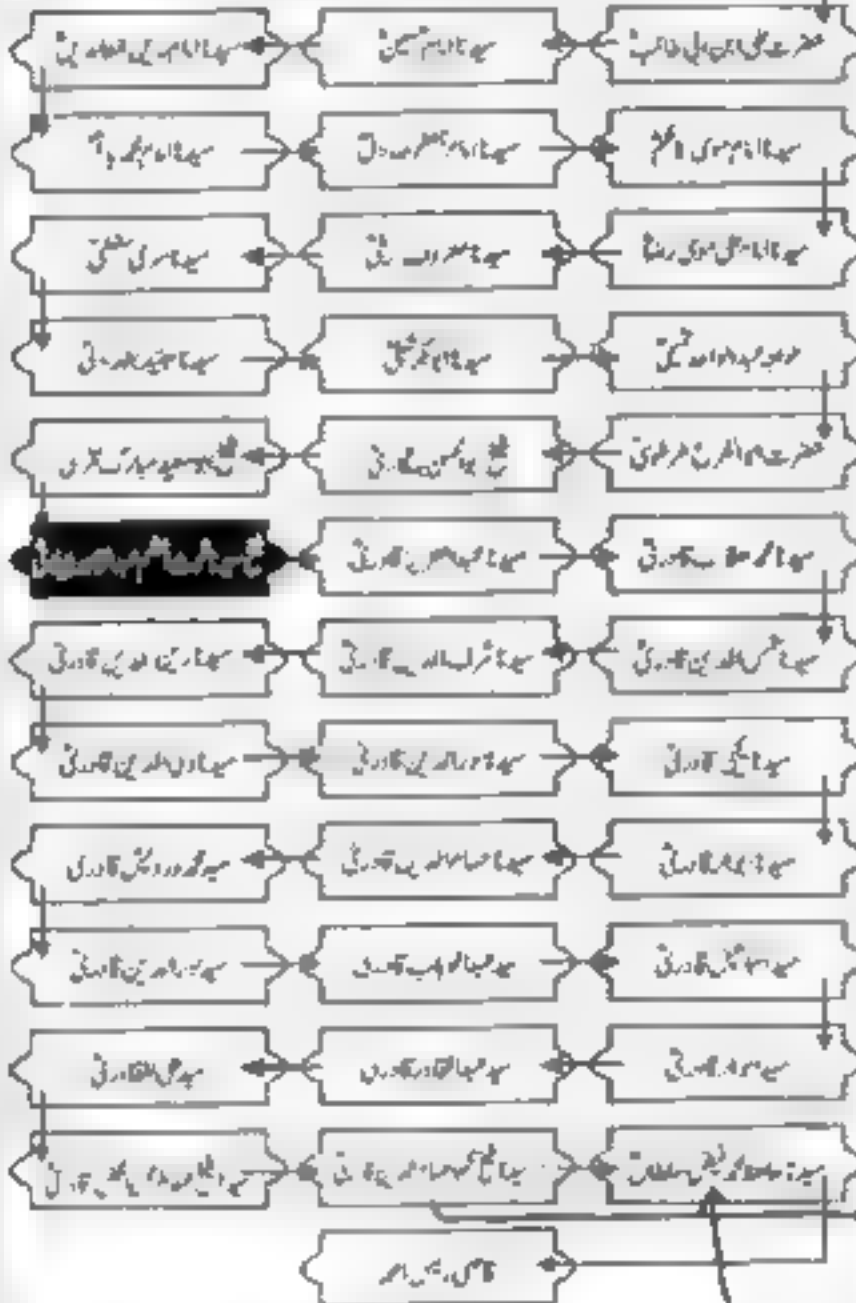


حضرت شیخ سیدنا و مولانا محمد علی قادری



قاضی رئیس احمد قادری کا شجرہ طریقت (قادریہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ



سیدنا جمال الدین

گیلانی

قاضی رئیس احمد کے مرشد
حضرت حافظ محمد فیض سلطان کا شجرہ نسب

حضرت بازید محمدؒ

حضرت سلطان الدارین
سلطان محمد باہوؒ

حضرت سلطان ولی محمدؒ

حضرت حافظ سلطان محمدؒ

حضرت سلطان محمد حسینؒ

حضرت سلطان غلام باہوؒ

حضرت حافظ صالح محمدؒ

حضرت حاجی محمد امیر سلطانؒ

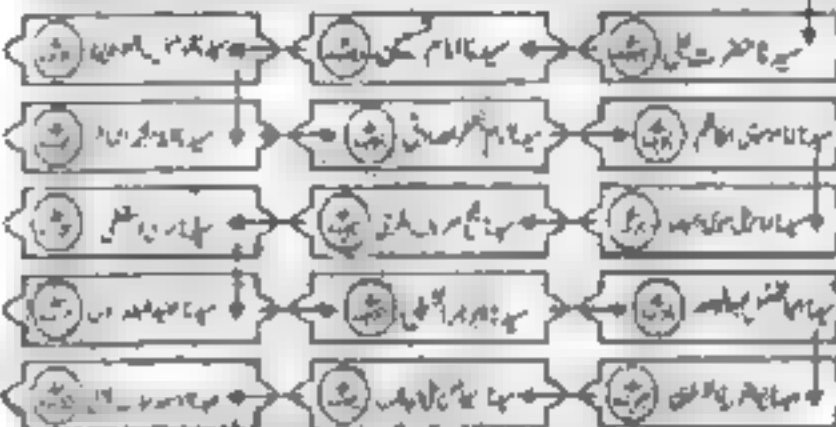
حضرت حاجی سلطان نور احمدؒ

حضرت حافظ محمد فیض سلطانؒ

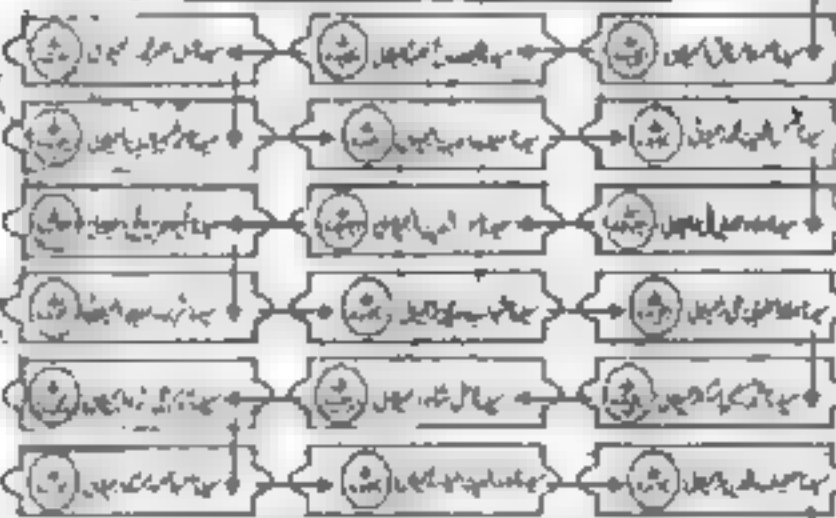
حضرت صاحب محمد نجیب سلطانؒ

شجره طریقت (مامله قاضیه)

سید الانس و المرسلین سیدنا محمد صلی الله علیه و آله وسلم



سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع)



سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع)

سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع)

سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع)

سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع) → سیدنا ابی طالب (ع)



آستانہ عالیہ قادریہ سلطانیہ ذہب و نیک قاضیان شریفین میں سالانہ محافل

- ☆ محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ☆ محفل حمد و نعت
- ☆ عرس سیدنا شیخ عبدالقادر اگیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ عرس حضرت قاسمی محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ محفل ایصالِ ثواب برائے والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا
(محفل ایصالِ ثواب برائے والدہ ماجدہ حضرت قاضی رئیس احمد)

ترتیب کتاب بذراختیار احمد حافظ قادری کی جلد اسلامیت کے آٹھ نمبر تک
(جہز مقدس / عرق / شام / ایران / افغانستان / ترکی / اردو / پاکستان)
میں مقامات مقدسہ پر آٹھ کتب کا تعارف

نام کتاب	تعداد صفحات	B/W تصاویر	تخمین تصاویر
زیارات مقدسہ	248	7	40
سفر ایران و افغانستان	294	28	41
دیار حبیب ﷺ	300	31	60
سرزمین انبیاء و اولیاء	112	--	212
زیارات اولیائے پاکستان	112	--	212
برکاتِ نبوت و عظمت	258	2	37
زیاراتِ شام	112	--	120
عمر رسوں ﷺ	112	60	61
میزان	1548	148	851

(نوٹ) - ہر کتاب کا پریس 250/- روپے ہے لیکن آٹھ کتب کا مکمل سیٹ
فصلی رعایت کے ساتھ
سے 1600/- روپے بذریعہ منی آرڈر سال کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

تفصیلات:-

افتخار احمد حافظ قادری

B99/A-8 گلی نمبر 9، انشائیہ کالونی، برہم پور، لاہور۔ فون: 5510454

ڈھوک قاضیان شریف



بازار قاضیان شریف



بازار قاضیان شریف



ڈھوک قاضی شریف



بنا ہوا ہے یہ عمارت
بروئے کمال میں جس کا نام



ذمہ داری کا شریک



حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ



گھوک قاضیان شریف



پیر محمد رفیع الدین صاحب



پیر محمد رفیع الدین صاحب

ڈھوک قاضیان شریف



مقامِ شریف، ڈھوک قاضیان شریف، ضلع راجہ پور، پاکستان



مقامِ شریف، ڈھوک قاضیان شریف، ضلع راجہ پور، پاکستان

گھوک فاضیل شریف

آئینہ تہذیب و تمدن (حصہ اول)



درختان و گیاهان و حیوانات



آداب و رسوم و عادات و آداب

ڈھوک فاطمیا شریف



بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین



گھوک قلعہ میں شریف



حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی



پیشکش: مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

حمد ہلاری تعالیٰ

ہے حد حد حیدر ٹوں آکھاں اوہ سب حراں دلی
مکن تھیں چورہ طلق بنائے، ہور ہر شے ہلار نالی
نہیں کھیلے کئی کوئی مثل نہ اوس دے اوہ پھون و جھکونی
ذات صلات لوس سہ تھیں ہلا ہے شہ تے ہے مونی
ہن نکل اوردے کرد عقیدہ جیوں آپ اُس نے فرمایا
دع قرآن کمال عویدا جیوں ظاہر کر سکھایا
نہ کھائیا نہ پینا ہر گز آتے نہ سوندا نہ بھدا
رہت شش جہتوں خالی ایہہ تے نہ تھراں دج رہدا
صفت اوس دی ہے انت نیاری سکھا وچ نہ آدے
اوہ ہر جیو تائین رزق دہندہ پکی خالی کوئی نہ جادے
بھیمان دج حوا دے دیندا تے بھیمان دج دریالوہاں
ہور کیڑے پھر اندر روزی دیندا ہر جیو تھالوہاں
کچھو کچھ سمندر اندر کھیں لکڑ کروڑاں
جیون کھانوں رزق خدا واسطی مکن ظہور تے ہوراس
اُس دار جن و بھوت پریتا رہت ہر ہر روزی دیندا
اوہ رزقوں کوئی نہ خالی چھوڑے جو لکھیا سو دیندا
ہکت مشرق طرف ملک مسیدا اللہ پاک بنایا
اڈ، طب دج خالص شعلی رہت ہر کج بندہ بنایا

مکتبہ القرآن

ایہ ایسا مرد قرارے والا پاک عمر جانو
رکھو صدق جو دین اسدے دل کر فکر سیانو
اول سرور قسم عثمان دج روز قیامت بہاری
کل امت لون طرف جنت دے پھوڑے جاسی ساری
باقی ہور پیغمبر کرن شفاعت بعد تہانہ
سہ غوث ولی ابدال شہید بھی کرن بعد انہانہ
ہور شفاعت ان بہیمان ہون من ساریان لکھان ناہین
کیونجے طول کتاب ہو جاندی بہاری لوکان تائین
صلی اللہ علیہ وسلم آکھن سرور عالم تائین
آل اے اصحابان یاران ساریان محمد تائین
جے من نکتہ سونہاندے ہونون ہیجان نکتہ کروڑیں
نعت نبی دی تم نبودے جے مسو درہان جوڑیں
رہ چودان طبق عمر خاطر استہال لون پائے
تان گم قیامت استہال رہے ہر شی بس نبودے
جان گذر قیامت چمکنے رہی تان مہین استہالی
ہر شے پیش قدمین کرے طواف دوالی
چار بار نبی دے پیارے چارے عالی شان
ابوکر تے عمر عثمان چوتھا علیؓ پہچان
من قربان چودان دے اکوں یراول یار صدیق
بعد عمرؓ دے بعد عثمانؓ فریختے علیؓ رفیق

باب در صفت غوث اعظم قدس سرہ

از نسل امام حسن دے و چون کہ ہوا مرد جو پیدا
 اتے عبدالقادر نام جو اوس درا وج بلداد ہویدا
 لوہ پیر پیراں پیر حضرت میران معاف کرے نصیرن
 اور تائین سوتر کرا اتے شاد کرے دلگیرن
 جام عرفانی حوض کوثر ہمیں دے اوسنے پانی
 دچہ وحدت بحر معنی غوطہ ماریا اوسنے جانی
 ہے لوہ ساقی دودان جہانان ہرک دچ نگہانی
 جنتی الفت بہت محبت ہمیں رکھا سز نہ قانی
 جہنذا اوسدا روز قیامت ہوی جان آفکاما
 کل میدان حشر دے اندر پوی جس چکاما
 ایہ جہنڈے نزد نمی دے ہوی جہنذا تدا جانان
 کیونچہ ایہ مقبول رسولی مقبل خاص پہچانان
 کرے شفاعت مریدان اوتے جہنڈے اہل اسلامی
 جو شرک بدعت دے نال آلودہ پرش درا نہ حامی
 کیون ہے شاہ جیلانی آپون فرمایا ایہ فرمان
 ہے کو ہر دین اسلامون فرقہ اور شیطان
 اچھون کھے پاک نمی دے کوئی جنت ہو نہ پانی
 اوتے دچ میدان قیامت لکھتے المومنان کہاں

اسان پکت یقین جہے تہ ڈاڈا جناب حاجی عہد اللہ
 کیونکہ وہ چہ حدیث نبی دے موت ناہین ولی اللہ
 آساقی ہن دیر نہ کرنی جان لہان پر آئی
 ہر طرف من رات سیاہی دیہ میون روشنائی
 اے ساقی تون وج زمینان دسدا میون آلالی
 ہر جا روشن آئینہ تیرا روشن ودہ مہتابی
 چمکے نور ستارا میرا تے شعلے نور لہوتی
 تون بٹایا اندر ملک توحیدی میون لڑیاں وج موتی
 مست شراب اجالا نورون دیہ گھٹ بھان جیوان
 جے مست کرے اورہ دل میرے تون وہ خاص حیاتی جیوان
 ﴿ ۱ ﴾ ﴿ ۲ ﴾ ﴿ ۳ ﴾ ﴿ ۴ ﴾ ﴿ ۵ ﴾

شجرہ نسب

از نسل جو شاہ عباس دے کو تون جناب حاجی عہد اللہ
 شاہ عباس جو شیر علی دا بیٹا ہے ولی اللہ
 یہ عالی زادہ اہل قریش جناب حاجی عہد اللہ
 لکھ لکھ برکت تے جس رحمت کو تون رحمت اللہ
 میں ایہ نعت دیوان صاحب دی کہتی دلون بجانو
 جی خاصان طمان مسلم ہر دے ظاہر راز بیانو

پہلے شیر خدا دا ظاہر باطن عالی راز حریف
 حضرت علی بہادر تھے صفت موصوف مصنف
 لکچہ شان انہما آکھان جس چوران فبق انہائی
 ہور مار کفار فہ جو کیس خاکو تال ملئی
 خیر مار فتح جس کجاستے دین اسلام ودعای
 چوران طبقات روح مشہور عالی امت چلا
 جتھے نظر علی دی پاندے شمشیر اوتہاہن جاوے
 ایسا جیز تجربہ قوت گہران مارو نہ جاوے
 کہ وڈا قد مرغا کافر شاہ علی جے آٹھا
 کہتی جیلے شاہ علی جو سر کافر دا لالہ
 یا علی بن مدو تیری کجہ میں دل کرنی پاری
 میں عاجز ماضی شہد فری ہو یا بہت لاچار
 نفس شیطان اسادی اوتھے آتون آٹھ قطار
 کجہ کرو طاج از جام شہادت ایہ پانون خلل ہزاران
 شاہ عباس گلہاس دیوانہ پٹیل گلہاس کھڑا
 وچہ بخش شہادت عالی بہت کدین قدم نہ ٹھہرا
 حضرت شاہ شہاب الدین موح مجنوں دیلے
 جدمر ہر کرم جہین کردا فیر نہ رہندا جائے
 شاہ محمد عالی رتبہ روشن ولہ آتہون
 ہے کو نام انہما سیدھے پاوے اجر جہانوں

تس چمے شیخ نجیب الدین جو ہوا شاہ ولایت
 پایا فیض عوامان تائین از جلوہ نور ہدایت
 مسلم شاہ از نور تجرید وچ نور لاہوت سلایا
 شیخ عرب جو بعد انہامے نورون نور سو پایا
 شیخ کاظم وچ بحر لاهوتی سر چمے غلّ الہی
 یواسحق شای تس بیچ پائی ہے پرونی
 قطب شاہ وچ سک طریقت صاحب عین صفائی
 جد ہر نظر کرم دی کرنا دوجے ذات ملائی
 شیخ ناسے جو رسم گرمی چاہی سنو سعید
 سیف زبان تے شطہ لوری عال قدر مجید
 فرحانی حید الدین جو ہوا جیہر چمن گلابی
 خشیوناک جہان تجرید روشن وڈہ آفتابی
 قاسم شاہ جو بعد انہان مہین جام عرفانی چا
 تس کل عوامان خاصان تائین مہین روشن جلوہ کیا
 ہر الدین وچ محو طریقت سک طریقت پائی
 حسام الدین جو بعد انہامے تار توحید بہائی
 اسماعیل وچ اللہ مہین جان کیتی قربانی
 اندر رہ جو ترک تجریدی فعل کھلا رحمانی
 شیخ ولی الدین فریدین نقارہ چٹ دو دستی لائی
 کل جہان جو روشن کھنکھس دلہے مال صفائی

عباد الدین فر بعد انہماکے روشن جلوہ پایا
 ست آسمان تے ست زمین خارج لکھ سالا
 نہال الدین جیون طبع لورانی تیز ہو یا چکارا
 ہر ہر چٹائی نور منور دج نور لاہوت ستارا
 جناب حاجی عبداللہ صاحب از نور منور ہو یا
 کچھ عقل تے فکر قیاس نہ ہوئے کت جا دج کھلویا
 فتح جو بحر توحید دے اندر ڈیرا اُسے لایا
 ذات با ذات آمیز مراتب عال صحت پایا
 صاحب فیض حضوری رتبہ منظوری کردی نہ دوری
 میل نظر بے نظر دے تائیں دیہے نظر معموری
 کمال اکمل دلی کمال دچہ فکر حضور ٹورانی
 جمل خاص جمل سخی دچہ فرحت عیش ربانی
 چرمی دام بندی لوستے جناب عبداللہ لوری
 چمکیا دانگ آداب سے ادون نور جناب حضوری
 کیا حاجت مہتاب آفتابی رکھے قدم آگیری
 جتنے نور توحید ربانی ہوئی تو بہتری
 سز اسراران اندر ولایا کچھ بھید نہ پایا جادے
 ہر دیکھان اودہرے حاضر عبداللہ اسم سادے
 تحت فوق سہ چار چوہرے دج نظر تجربہ آدے
 جناب حاجی عبداللہ سدا عمو جین من بہادے

ایک بار دیہاڑی روضہ وچھون لائے کہ نظری آئی
 روضہ نکلتے دیوان حاجی دا سب نور و نور ہوئی
 فرشتے ہزاران ہر جگہ لکھیاں لکھتے نورون
 زمین تے آسمان نہ خالی واہ واہ قرب حضورون
 کہ سخت محکمہ بیت وانا سر میرے رتے آوے
 چھتری دانگ کھلو شتابی آوے تے سڑ جاوے
 واہ واہ جہ نورانی شعلہ کچھ صلت نہ کیجی جاوے
 غیر پہچان پرت روئیدے اندر دینج سداوے
 کیا ہن نعت کرے یہ عاجز حقون مگر بھدی
 شان حاجی عبداللہ سدا عالی قدر بھدی
 جناب عبدالعزیز جو نامی صاحب فیض کمالی
 نظر اکبر تاثیر ہدایت صاحب خوب خصالی
 حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب ولی بہادر نامی
 بہتا فضل اللہ دا اُسے صاحب فیض گرامی
 شیخ ملا اولیاء صاحب عالی شان حضور
 محمد شفیع مبین مال النبی واصل با منظوری
 محمد نسیاء مہتاب دسے دانگ روشن جلوہ عالی
 محمد فضیل شیخ دسے دانگن ظاہر حال کمال
 محمد ناصر ہڈل دانگن جو مگر مین بھاری
 درہا جتھے دینج تازہ فیض دیوے بسیاری

محبوب خصال وچہ زہد ریاضت حضرت شاہ عباس
 روز تمام تدریس دے اندر رخصتا تھر قیاس
 فر اوسے رات تلقین توجہ وچہ خرچ مریدان کردا
 ہر بات نصف جو وجہ عبادت ورد ونگاہیں
 جس ہاچ تیلو کدے نہ کیتی نیندر ہر گز جانی
 ایسا ول کھل کامل مومن دلوں پہچانی
 از روز بلوغ تان وقت وفات صائم قائم رحیم
 ہکا وقت طعام مضن تے عالی دہجہ نصیام
 پر اوڑک کوئی نقصان سرستہ دہدا دیندے رات
 اس آوازے بیت کولون سہ کچہ ہوی مات
 الموت حق آنون ہاری پائی جس وفات
 اس دار فناء ہمیں وچہ ہا دے گیا عالی ذات
 سن ستونچہ (57) تاریخ جو بھری باہر مول نہ ذرا
 فالوڑ لانا لہو و لانا لہو رخصتہ تھو بار مقررہ
 بیٹا شاہ عباس دا حضرت شاہ شہاب الدین
 وچہ شریعت سالم قائم صاحب میں یقین
 ہو وجہ طریقت جیت ایہائی روشن بدر ہلال
 تقویٰ زہد ریاضت اندر وجہ قاطع نفس سہال
 جد وچہ ریاضت ہکا ہویا اوہ صاحب ارشاد
 غالب سکر بیہوش اوس تے آئے کج مراد
 استغراق تمام دے اندر ہویا استغراق
 صاحب میں صفائی والا میں مکی غناکی

موتوا قبل ان تموتوا کونون اگیرے لکھ کہوتا
 لکھ خیال نہ رہے ہستی جو نیت سک پروتا
 اکدن شیخ شہاب الدین طرف مسیح آیا
 مال امام نماز گزارن قدم مبارک پایا
 جان نیت امام کہوتا اولی کہ مجھیر
 شیخ صاحب جو وچ دعا رلیا سن تقریر
 جان اللہ اکبر وچ رکوعے گیا آکہ امام
 شیخ یعنی وچ رکوعے تالے ہوا تمام
 سہان فرسخ اللہ کہا پڑتے وچ ہود
 شیخ صاحب جو وچ رکوعے رہیا جیت ورود
 سمیت امام جان کل نمازی سنگ دعائیں پڑتے
 ایہ اولوین وچ رکوع کہوتا دتہ قدم نہ پڑتے
 ایسا سکر جو طاری ہویا اسدے اونٹے جانو
 راوی کہن کہ رات دیہازی اولوین رہیا بچانو
 وچ خیل خوارق آذان پگانہ طوقان جو لوح نبی اللہ
 دنیاں ہے ثبات دیوسے نظر جو اس ولی اللہ
 ہود گھسیر گھیران انت نہ کائی محل نہ رہی جانی
 تس ہکا محل بوسل وصالت دودھا عنبر نہ پائی
 ایہ لوسدا اود تدا بنیا ایہ اود دل بوسل خاصا
 دل تقریرا بخلوہ و اتم نکاما مت کر جانو ہاسا
 یعنی وچ قرآن مجیدے رب صاحب فرمایا
 نماز سہاف جو اس سول نبی لودے ڈیرا پایا

اسدی گل نماز جو ہوئی دہا خداوند نال
 واسل ہاشم اصحا منزل قہار فی اللہ من حال
 ایہ دنیاں خانی اوڑک جانی ہوئی سہ قہار
 رسی تاجیں ہر گز کوئی باہجوں ذات ہقاہ
 ہن ویا وقت وحلیا سارا غروب ہوئے آفتابی
 سنہ تاریخ الفجر ہجری واسل طرف جنابی
 بعد اس شاہ محمد ہوئے خلف الرشید شہاب الدین
 راجہ نماہ کل عالمیان دا صاحب اہل یقین
 بلند مقام تے حادی خاص نالے کل عوام
 اہل ارشاد ہدایت والا موصوف با لہ مقام
 تارک حرص و ہوا نفسانی دنیاں گلے دور
 محو دنیا ڈرف دے اندر اوہ عالی سرور
 احسن و کیمن ایہ رہائی کہدا عاشق زار
 من و مین ہمدی بولی اندر رہائی کران شہر
 ایہ دنیاں چاہ خوشیدی تاجین منہ عقلمی دل آن
 جے اوہ کسی ایہ خود تاجیں کروا احسان
 پر دنیاں خوشی جو عملان سکتی عمل تاجین برباد
 ہست و نش جو کل رہائی کھندا اہل ارشاد
 کیمن ہزاران طالب اسدے صاحب اہل ہدایت
 دریالواں مہیاں موبان وانگن پایا علم کفایت
 اوڑک یاد سموے آئی ورق درختوں ریزہ
 چایا فیر دیاکہ مہارک ہوئے فیر آمیزہ

اکتو دو جو جہری سنہ برابر کج جاری
 مذکورہ دی حدہ معین بخیر اے ولداری
 پوری کہو وہاں اندر سے باہر کچھ نہ ذرہ
 بھیجان تاہیں پہل چمن دا اوڑک ستر مڑہ
 فر بعد محمد شاہ دے ہویا کک عالی قدر ہلندہ
 نجب الدین جو ام تمندا ایہ لوسا فرزندہ
 اہل ریاضت تقویٰ زہدی صاحب اہل علوم
 آئے حاوی دج فروع اصول توکل ہے معلوم
 نشان جہان بلند مقام از دنیاں ہے نیاز
 دجہ مشائخ ذوالاحرام اوہ عالی ستار
 نجب الدین دج عمر ضعیفی ضعیف اہمال
 اوہیں بہن نہ طاقت ذرہ بخیر کریں مقال
 جوش کرے جان ام الہی تھا داہک عود
 ادھی رات لوہل سچی رہے کھلو حضور
 فر تہوڑی دیر تہہ پڑھدا اوہیں اللہ کھل دے
 وہ بعد تہہ ورد و خائف کردا رہے نہ سودے
 پھریں وقت طلوع دا ظاہر یعنی وقت صباح
 چھدی فجر نماز جو وقتی کردان اوہ فلاح
 دریا نواہیاں موہاں داہگن امد ہمت کاری
 وقت ہونے مشغل نہ راکل کرفا شن ولداری
 فر آخر حدہ معین تہری اوہ حدہ پوری ہوئی
 حدہ معین لقا نہ تہیدی دیکھ رہیا ہر کوئی

جتنے کہو (۱۴۷) ستالیہ ہجری سے کمال
 قرب قرب شتالی ہوا طرف ذوالجلال
 اوڑک جا آرام دی تاجیں ایہ دنیا گھر قانی
 نام نہ تھے قانی اوڑک سمجھو اے دلہانی
 زمانہ تھے آسمان نہ زمین نہ کچھ ہو مرشد
 آدم ذات نہ رسی کوئی ہو نہ کوئی جن فرشتہ
 چلوا لے دیا الیہ راجعون پاکی حس وقا
 مسلم شاہ جو بیٹا اُسدا رہیا عالی ذات
 ایہ دینِ خاندانے شاہ عباس بکھڑا دانگن پھولان
 خرمنا اوصاف جو اُسدا ظاہر ملکان اندر نکلان
 طالب خاص دستِ اعتقادے اے ہجری ساری
 اہل صفائی صاحبِ باطن دچہ درگاہِ پیاری
 صاحبِ علم طبعی والا مسلم شاہ حضوری
 دچہ زہد ریاضتِ عبادت سچی مسلم شاہ منظوری
 اس بیتی عمر زیارتِ ولایاں خرچِ کئی سن بہائی
 ہو خاص مقامِ ولایان اوتے جاوے نال صفائی
 روز تمام جو طالبِ علم سکھاوے جانی
 علم فقہ تفسیر حدیث چالِ ددِ دل مائی
 فر آکے رانی توڑین رہندا تلقینِ مریدانِ اندر
 دیوے جذبِ عشق دے طرفون جیگر ہانڈہ سندھ
 ہر روز جمعہ جو ہند نمازا تان جو وقتِ عصر دے
 دچہ اہر معروف تے دینا نصیحت لوکان فیض اثر دے

خلق کثیر جو اسدے طرفوں پایا بہمت نہائی
 ظاہر ہاٹن علمون روشن عالی مرد حقانی
 جو خصلت وج ملک عرب دے بہت ہویا آشکارا
 ہور سک طریقہ اندر حکم طرف جانب یار
 ایہ دنیاں باغ خزان دا بیسے ہاد خزان جلد آوے
 دہ نہ لاوے توڑ بھاوے خاک مال طاوے
 جتنے ستر شاہ مسلم والا ہویا اے دل جانی
 سن بھری جو دوی (۳۰) کہ لڑیا مرد حقانی
 بخت بلند جو مسلم شاہ دا کہ پتا اہل حضوری
 شیخ عرب جو تالوان اسدے پچھے ایہ منظوری
 صاحب زہد ریاضت والا بہت بلند ستارا
 ظاہر ہاٹن کل علم مہین روشن استون سارا
 صاحب اہل شریعت فاضل خاص طریقت سنی
 سکر جذب وج عشق محبت کہ حد شمار نہ اتنی
 قامت صبر توکل اندر نہ کوئی اوس زمانی
 حضرت شیخ عرب دے حملہ تھو یار یگانی
 خلق کثیر جو اسدے طرفوں پایا فیض کھنہرا
 کیونجی ہام بلندی اوتی ہویا اس دا ڈھرا
 ہر عمر تمام اوڑک لون پوہتی عتقان کرے وضع
 خاصان عالمان سہان تائین موافق علم نصیحت
 کم کرمان جو رب لون بھاوے بدی نہ ہرگز کرنی
 کرمان حکم قرآنی اوتی دل غیر کلام نہ دہرنی

کھینچے دج قیامت لیگا ہوی سہان اوتے
 اے دنیان قانی کوچ غارتے نہ رو غافل تھے
 ایہ غفلت پڑا مار کھڑا دج دہین جہان سیاہی
 من کان فی ہذہ اُمّی و ہو فی الاخرۃ اُمّی کجھ ایدل راہیں
 جو اس جہان مظلمات اندر پھانسا دج گمراہی
 اولین اُدھسی دج قیامت دے قرآن گواہی
 شیخ عرب جان کل فصاحت کیتی ہم تمام
 اچان دیند فروب دے اوتے بیہوشا عالی نام
 بھنے روح بکتی حلیمی پائی جس وقت
 دوسری تی بلونچہ (۲۵۹) جبری نہ عالی ذات صفات
 رہا شیخ عرب ما پہنچے شیخ کاظم ولی مکمل
 نہایت سخی سعادت اندر عالی خاص جہل
 مسافر تے مسکین جو عاجز دج مسیح آدمے
 یا دج مسافر خانے کوئی ہر کہ نان پوچھاوے
 ہر دیند رات طعام کشادہ دیوے خبران رکھنے
 ہاتھ مہمان نہ عادت اوسدے دج طعام نہ چکھنے
 بیٹھے ہال زمان دیوے ہر کہ تائین روٹی
 تقسیم ہمار فرق نہ ذرہ کیا بکھنے کیا سوٹی
 یا کوئی ساک قدرون رائد خواہش کرے بیاری
 ان مکین دجھا اوسدے تائیں رزہ گروا عاری
 سخی تائین دج ہر دو عالم رتبہ عالی آیا
 کیونچے حاتم سخی سعادت عزت حرمت پایا

توشے وج عبادت اللہ دم راسخ قدم ثبوتی
 پرکل ریاضت پیش مقدم خوشحال دل مضبوطی
 جیوگر سحری شیخ شیرازیؒ کردا ہے فرمان
 دل تارہ افضل الف رکعتوں ہر قاضی منزل جان
 سبحی حبیب اللہ ولو کان قاسقا پاک نبیؐ فرمایا
 غنی حبیب خدا دا جانے توڑی قاسق پایا
 وائیل خدا اللہ ولو کان زابدا سرورؑ دا فرمان
 بخیل ہمیشان دشمن رب دا توڑی زہد بیان
 کہ ایہ دنیاں کوئی چار دیہانہ اکثر خاک سمان
 کجی کاعلم دی ہوئی تیاری اوڑک لہذا سدھان
 تریو کہ جو بھری سناہ ۳۰ پائی تہی دقات
 یواسحاق شامی تہی چکھنے پیتا عالی ذات
 کھڑے عمر جو شوق خدا دا اسدے قلب سلیم
 تہی علم تصوف بہتا پیوڑا تے علم عرضیہ پایا
 خاص شرات پائی کرامت ولی بہارہ داعی
 ولایت مورثی رکھدا ہمت یواسحاق جو شامی
 زہد ورع تے تقویٰ اعدا تہی ساری عمر گزیری
 قیام پذیر وج شام ملک دے ہو یا اودہ دلداری
 کھین ہزاران فیض جو پایا اسدے کولون جانو
 لفظ شامی وجہ اسم معلق ایہ ہن فکر سیانو
 قیام پذیر جان شام دے اعدا ہو یا عالی نام
 اٹ سہون شامی لفظ سجھا لوکان عام

اول عمر سفر دے امد رہیا میل کرچدا
 ہائی عمر جو شام ولایت تم تمام ہوچا
 راوی کہے ایہ غزل بھیٹان کہدا بھاسحاق
 بھیاں لوکان کجا امد آئے باعلاق
 ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

غزل

یا اے دل دے از مستی خود ترک دوا کن
 سنگن چشم بر صورت نظر دہ میں مستی کن
 گندی چون نظر دہ میں مستی بعد از ان ایدل
 جو عطا از سر عزت ہتاف نظر دہ کن
 زہاک سینہ ہر دم صد نوائے درد دل بشنو
 بدین قانون محبت ترک بزم اہل دنیا کن
 چن زین درد نا قصد سفر سوئے دگر داری
 چرا غافل نشینی اے دل اسہایش مہیا کن
 ہمد خون جگر در زیر زان کش توسن نفس است
 بدینا زاد راحل گیر و قصد راو عقبی کن
 میں آنگہ بر سر کوئے نا نہ پائے استلذا
 دجوش خویش را گم در شہود نور موئی کن

موت نقار دھماکا ہر دم مر تمام آ ہوئی
 ہوا ساق شای دی جانی دلہے احمد سوئی
 کلمہ کہہ رہاں شریفوں من دے لوک کھیرے
 جان بحق تسلیم جو ہوئی جا اہل حق دیرے
 تریسہ ہاتھ سنہ ۳۶۲ جو بھری پائی حق وقت
 قلب شاہ جو بیتا اوسا رہیا یک صفات
 ابو عالی صفت طاعت احمد و حق رہا ریاضت جانی
 صاحب عین صفائی ولا طریقت حال بیکانی
 حق بزرگ ذاتی ام خدا دے دلہے و حق سہلے
 اتنے کار ہوا لسانی بھری ستیا بار دہلے
 و حق ملک طریقت قائم آما صاحب فیض حضوری
 بھیمان پایا فیض جو اسمیں و حق دنگا حکوری
 اہر موت ہمیشہ سرستہ ظاہر گج مریدی
 لڑہ کسان آسمان زمین پالہ اہل عابدی
 غروب آفتاب اہ دے احمد قلب شاہ دا ہوتا
 صد چار جو بھری ۳۰۰ ہوا وچ تم تمام کھوتا
 لکھ درہان بے عمر کیدی تان مکین ہوی فوت
 توڑے درہان چار ہزار تان مکی ایسی موت
 عزرائیل ہا حکم الہی قبض کرچا جان
 عیون عیون اہر الہی ہوا حکم عیون درہان

کل ظہیر مرسل خلیفے از دنیاں لذہ مدحائے
 کون کوئی ہوو دنیاں اندر محکم کلیہ لائے
 قلب شاہ دا پتا چکے نامی عالی ذات
 محمد سعید جو قاضی لقب صاحب نیک صفات
 شہنشاہ ذکر الہی اندر ہر دینہ راتین رہتا
 ایسا شوق تجربہ استون نہ سوتا نہ بہتا
 ہر مہر صبری اندر قائم صاحب فیض حضوری
 بھیمان لکان فیض جو استہین پایا وہ دل لوری
 ہرہ مکی عظمت والا جس خلتان مہذبایا
 اتی آپن کو وجہ بحر توحیدی عزت حرمت پایا
 صاحب صین با صین دے تائین دل ل بکا گیا
 وجہ علم شریعت علم تصرف رہیا گیا
 بھیمان قاضیان شکل مسئلہ استہین روشن پایا
 محمد سعید تھے قاضی لقب تائین راز پایا
 جس روشن خاص شریعت کیتی عبادت مکی کرہا
 حق والے لون حق سیرۂ تے باطل رتہ دہرہا
 جبروت لاہوت مہین لگہ سدایا حاجت نہ ملوئی
 تا فی اللہ وجہ ذات الہی کیا حاجت جبروتی
 کہ لاہوت تے دم لاہوتی سیم لاہوت لوتاہان
 محمد سعید آخر جذب تے باقی ہوو بچاہان

نظر افلاک جہانمندی سوتی تہاں قرب سولہ
 رختے لوتھے دوہین جہانی عالی ملودہ پلا
 جل عاشق بن دگیری چلی فر پ ہوہ مان
 کل قس ذاکو الموت جیوکر دج قران
 تم تمام بن لوڑک دیک موت کرچی موت
 محمد سعید جو آخر دیک ہوا جانے فوت
 چار سو ہجری ۳۵۵ اکونچہ رحلت ہوئے کتن
 نور با نور بیستہ ہوا جذب ارواۃ نئی
 ارادہ پاک جناب الہی سر پر ہوتا اولوین
 کیونچہ علم جو قالب بہتے کیون فطرت دچہ سولین
 غلام نک جتے سولی جاگے واہ واہ جب تماشا
 کیون نہ دج فطرت کج فقیرا لک قمرہ ماشا
 محمد سعید کا بیٹا چچے محمد کیف بکا لو
 غور سال دج زہد ریاضت کوشش کرا چلو
 عاشق شہ واصل ہاں شہ فاء فی اللہ دج قانی
 کڑی عمر ظلم تصور سکھیا اسے جانی
 عزت کیم جان مددہ بلوخت بیٹا بالغ ہو یاہ
 صفائی قلب از زہد ریاضت دج کشف قلوب کھلایا
 بیعت نہانی کیم لگا تانجو تحت شہ
 بیان دلائلہ ظاہر ہونوں اوسے پیش جواب

وچ ریاضت پکا ہوا صاحب سلب طریق
 مشاہدہ الہی مجاہدہ احمد وچ سخت قیام رشتی
 آئینہ روشن ہمن خاص محکمہ نور لاہوتی
 صاحب فیض تی اہل حضوری وچ لاہوت شہوتی
 ہوا تیز ادجالا نوردن جیون کر نور درخشان
 کیونہی اتھی اسم خدا را دل وچ وانگن نقشان
 صاحب عین عین عین عین عین ذلت وقت دوری
 جیوگر جان آسمانی احمد دیوے جلوہ نوری
 قاف تان قاف جہان قمری خالی جاہ نہ کوئی
 تنوین جلوہ اس دل وا وچ شہر نہ ہوئی
 لہجہ اوڑک غروب جو ہوا تدا ہم آفتاب
 کتنی سالان بچے رخصت صاحب فیض جناب
 سطر آخرتہ واڈ خزان دے پہنچی تداے نامہ
 تعمیر دو ٹیچہ سہ ۶۰۳ جو ہجری آہے وچ رضاء
 قاسم شاہ جو بیٹا تدا بچے رویا جان
 صاحب علم طبعی احمد جلوہ نور جہان
 علمون روشن فتوا تدا مشکان احمد جاری
 ہمن علمون اہل ارشاد ہوا اے ولداری
 احکام ارشاد وکائف کئی محکمہ عہد شہوتی
 ہر کدے نہ داخل نفس تدا طرف خطا مضبوطی

کتنے وچہ غلطی ہر گز داخل کدے نہ ہويا
 ہو بہت کراہت جو کچھ کہدا ہوندا جانی سوتا
 اہ خاص مشائخ عظاما ظاہر عالی جلوہ نوری
 حصہ دافر لوکان پالا آستہین با مکتوری
 چلن عاشق ہن چلن لوزک دین اسپ تے پالی
 ہو ہوار اس وار ذہا تہین نگہ حق لالی
 بھیسو ہو پونچھ ۶۵۴ ہیری ہوئی خاص تپاری
 قاسم شاہ دی سنو حقیقت ہم تمام اہ ساری
 اے داغ کیا کریں تماشا احمد اس چمن دے
 اہ باغ قانی کیا خرما کردا ہو دق حال اس دے
 قاسم شاہ دا پٹا رہیا ہمدردین جو روشن
 دق دین تہین دے عالی ہمت صاحب عین جو گلشن
 ہو محو جو ذات توحید دے احمد عالی ذات سلوکی
 نظر الاک تی خاص تجربہ دق فرحت حال ملوکی
 ہمت اہم جو سمجھا احمد باہر کچھ نہ ذرا
 کشف قلوب از نور منور نور و نور سزا
 حصہ دافر لوکان تائین کا لے جانو
 پالا لیں جو بھجان لوکان سمجھیں خوب سنانو
 کہندی لولاک جو وقت تماشاں نہت نماز کہیا
 فر وچہ بھوے روح کدا بچن تسلیمی ہو با

ست سو ۷۰۰ بھری نہ ملاحظہ راوی کرن روایت
 چلپا چوڑ جہان قاتی لون عالیشان ہدایت
 بچے لوک محیز ہوئے رخصت اسدے دلوں
 ایہ کیا لہن چیت آسانھے پہا میر دون سلون
 فر کلن لوہان گور جتازہ کیتی خوب تیاری
 حزل کمر پوہایا لوکان مہن میلا آخر واری
 جیہالہین جو ہمد انہان دے پتا جس دا رہیا
 دج خاص شریعت اہل طریقت عالی درجہ رہیا
 شہباز بلبل پرواز حقیقت معرفت دج شہودے
 از وقت مقال مان یوم وصال ریاضت طرف معبودے
 مجاہد اہل مشاہدہ کولون گذریا فکھ آگیرے
 نظرہ دج سمندر لیا کون ہن کوئی کھیڑے
 اکثر شب دج قبرستانی رات اس عمر گذاری
 بہت عبادت دج مشقت ایسا حال جو طاری
 صوم افطار جو بچے دہنیں دانہ کب شعیرون
 کردا اینویں دج نوشتہ حال پایا تقریرون
 راوی واقف کرن جہان انکھنیں دتھا
 دو قمیون دزدہ طعام نہ کھادا عمر قیام اس چھا
 ہن مہتی عمر با عہد موافق جو ہے عہد حقیقی
 ست سو تے بجاہ ۷۵۰ نہ بھری کتہ ایہ تحقیقی

حسام الدین مہن چٹا اُسدا بیچے رہیا مصوم
 یاران باہران عمر انہاندی رلوی کہے معلوم
 ایہ نال رلیخان ہم عمر جو رہندا من پرچاوے
 لے مہراہیان ہاہیان بازان کرن فکاراں جاوے
 کوئی بہتی مت ایوں گذری نال رلیخاں رہتاں
 فکار اندر ہور قسن کھیڈن نال مہراہیا بہتاں
 اک دینہ نیت فکار کرن لون زین پائی شہدیاں
 پان جدائی وچ حیوان کرسان ریزاں ریزاں
 نال مہراہی بہتی چلی جگل طرف پہاڑاں
 ہر ہر طرف ہر کہ کڑی موجان وانگ بہاران
 مہن چیت حسام الدین فقیر کہ نظری آلا
 صاحب حسن مئے جلوہ لوری عالی بہت پالا
 آ مہن جن بدہ وا چھیا آبان نھن عیدیاں
 حسام الدین مہن کول جو اوسدے آلا نال تاکیداں
 کہیا فقیر حسام الدین جلدی آپ پلاؤ
 باہمن پانی دھان آسانوں ہور نہ بات پلاؤ
 حسام الدین ہا چست چڈکی ہور شتاب دوڑا
 کوزہ بہر کے پانی سنا نال شتاب رلیا
 اچر پانی بہت دوڑاوا اوچوں آلا جانی
 اس قوت نال جو سب ترکھا جلدی آغا پانی

کول فقیر کہ محبِ حیا کڈین پالا پانی
 نہ جان اکبر اعظم سے بڑا معجز مددگار
 ہوس قدر موافق پانی پیتا کہ ایک پانی رہا
 دق حیا کی ہے پانی حسام الدین نون کہا
 حسام الدین وہ جوہا لوسا پانی ساہر چتا
 مکی کدورت دلدی اوتون صاف ہوا دل بیتا
 دیکھو قدرت لا یزال آن نصیبان دلیا
 گیا آہا غار کرن نون آپ غار ہو چلیا
 توبہ استغفار جو کتنی حسام الدین شتالی
 عیش فقیر غار دے طرفون ہن رساں حال چالی
 چاہ مراد سلوک دے اندر دق سک طریقت والی
 یہ جہان نظر اللاک معین وہ وہ قرب کمالی
 اور چہ دہشت خاص صحت کتنی اوس فقیر
 ایہ وہ دلوین راز مرکز کیا حاجت تقریر
 چل عاشق ہن آگیرے چلے کر نون راز خدوہ
 جہنم پہنچ جو فاماں لوکان آدے کجہ مقدر
 وہ پانی لہل نظر وا جوہا ملایان دیمہ کرنا
 دانگن آب شراب طہرا دق حال سیرابی دہرا
 حسام الدین اکبر اعظم جہنم بسم ہوا تر جہان
 فقیرون رخصت لیے مڑا سوار لوتی شہدیان

کہ جب رہائی دُر زبانون کہدا رہیا ہمیشہ
 صفت اوصاف توحید رہائی حال پایا مدیثان
 کہدا ہر دم دیکھان آدے نظر اندر لادہائی
 اوسے ہاجون کوئی نہ دیکھان عاشق راز سہلی
 اس حد توڑین وجہ اسدا عقلون فکرون ماہر
 بن عہد برابر پورا ہویا ہر کوئی آسمین ماہر
 اے سو بیخ ۸۰۵ نہ جو بھری اسدے ہوئی تھاری
 کلا اے اللہ د اے الیہ راجعون بن میلا آخر واری
 ہر تھان کہ چٹا رہیا محمد اسماعیل
 بہت عبادت بہت ریاضت صاف ضمیر ہے لیل
 کو طریقت کو حقیقت وجہ کو شریعت خاصا
 مارے شطہ جلوہ لوری از دنیان مال بی روبا
 دما نگاہ بر دم دینارین ہر گز کدی نہ رکے
 پہلے لگے تان نگر مدکھان قوت برابر چکے
 وجہ قبرستان تے جو ہے پہلے رہنا سر گردانی
 اوس کدی امداد طرف آبادی رکھتا نہ دل جانی
 جیکدی آدم نظری آدے نس پران ویدا
 دق پہاڑین صرف کہلا رہان یار کریدا
 جان عہد موافق بیڑے دھکا کیس دلوں دھارے
 شہابی طرف کھیدی آقا اودہ عالی خودے

فر چند صحت بیے تائیں کھن دلوں بجانو
 ولی الدین جو بیٹا اوسدا عزت حرمت شانو
 کہے عزیزا رکھ دے آئے جو کچھ تینون دشان
 ہال حضور دے دے تین بے ہڈل داگن دسان
 جوہر خریہ جو رب تعالیٰ عطاء آدم لے کیا
 برائے اوس کیفیت رحہ حقیقت شے دل بیاہ
 جیوکر ہے جس پالوین چھدی امدہ حال وجودے
 جسمانی خلعت روح انسانی وجہ کار حکم مجبورے
 ایہ کہا جوہر جو کھون آیا وہ فر کتہر جاسی
 عدم با عدم آمیز شتائی وہ خو غیر نہ آسی
 یعنی کچھ گلن روانہ باہر کوئی نہ رمسی
 نوزی حقیقت کار حلالمان معلّم حال نہ ہسی
 لہر عقل لکر جھنک جانے متامون لوڑ مڑا
 غرض آلوں از عدم سیانن آدہ کلام نہ آدہ
 لیہ کل اصحاء جے آدم تائیں دے رب تعالیٰ
 برائی عبادت راز عدم دا کار موقوف سہالا
 لہر نحمدہ رست دے تائیں وجہ حاصل ہاں سعادت
 دغل تمام جے اثر عظمیٰ با کرم کریم عبادت
 مخلصہ اوقات معروف تحصیل جو امور ضروری
 عبادہ ملی کولون عمل لوڑ کریں سرورے

نفل بازی دے مر نہ جاوے ہوش لوڑیدا آجے
 مت اختیار آخر کے آوے کلم رہائی دے
 آج کیا کل کاری آوے نہ کیا جان غالی
 پہلے چنگ اول جانی جو مغلون کار سہالی
 اہل روئے بہت نصیحت کہتے بی بی تائیں
 فر چہرمان کے بوسہ دے تال رضا تین
 وہ فر افواج سہ کولون ہوئی جان تیاری
 اٹھ سو چونتہ ۸۶۵ جو بھری دتیس جان پیاری
 ولی الدین جو پٹا تھا رہا بزرگوار
 دامن عاشق جو نہ کوہ کہتے جان غار
 نصیحت باپ دی حکم کھڑی اسنے تال یقین
 دنیا ترک پہاں کہتے عالی صاحب دین
 تازہ داغ داغ ما ہوا تال مہدت لگی
 دستان و ہم اندیشہ دوری داد رحمت دی چلتے
 لگا چند و نصیحت ستانوں خاص حوٹان تائیں
 حضرت ولی الدین بہادر ہادی اہل صفائیں
 حواس نفس تاثیر جسم دے دے شنید جو ہائی
 قالب سادہ غیر جو قالب اربع عناصر کافی
 اس صہین دکتہ ہر چیز علیحدہ پائش قالب آئی
 گردن اگے حواس جو غصہ کامل زہر ایہائی

گذر انہاں مہین ہر بہت طبعی کار جو دلیا
 دور قصہ بیون آپ حیات کڈہ پراہان کھڑا
 ہر یک تائیں تار زلف دے دتھے کری نہ اولیٰ
 حضرت ولی الدین بہادر نور نورانی فعلا
 حاضر اندر قالب ایسی تے قالب امد ہستی
 قالب قدرت حرکت دارد جاری خاک جان مستی
 تسنیں قطرہ الہیہ آراستہ جسم با حال جدائی
 کیونچہ خوش خرم واکن باطل جہت نہ پائی
 راست کذب ہی اختلائی کار ہے خبر خبر تہائی
 چکا آراستہ آئین بہتان گذرن نیک انجائی
 دنیا فانی کونج دیکھو ہے اندر کھ تہائی
 من خود بزرگ ہر آسافل کہدا مظلہ فسادے
 دوا مہر کتر تہین اے فرق تافیر جسم دے
 باطل ہے ہیواد تہائی چاہنجان غریبی عہدے
 چاہنجان آہن آپ نہ جانو کتر اندر پھائی
 تانان باطل وہم تہادا قید خلاص نہ آئی
 جد فارغ تہا ہوئی خلاص نہ تان حال جہولی
 کیونچہ حرص ہوا دے امد آئی میل خیالی
 تمام جہان با خواہش دلے دی خواہش دلے مہین پیدا
 جیون سورج آدے دریادلوان باہر نالون نال ہویدا

يا ميمون آتس باد فرونی ظلموں باد تجربہ
 فوق نظیر جہا نہ ہودے بعد مغین قلبہ
 ای قافل مستزین سخن مساڈے عمل تساڈا آدے
 تان گل خلاصی قید حرم تہین جلوہ نور ساڈے
 اتے روزگار دھر سلوکی صریحا دلی الدین
 دہلے لوکان تائین جانو ہوئی صاف یقین
 اکثر چستان چلن ہارے ایہ سہہ دنیاہ قانی
 کوس رحیل جو دلی الدین بجا اے دل جانی
 منہ تاریخ جو لون سے (۹۰۰) بھری ہوئی خاص تھاری
 کالوا د لکھ د لکھ راجھون دھس جان پیاری
 ایہ دنیاں ہارے غزانمے ایسے ہر کوئی چلیا جاما
 جودہما سہہ جاسی چلیا اوزک طرف ساما
 دلی الدین دا پٹا بچے طوادالدین بلندی
 جس اول عمر سپاہی پیشہ دل ہتھیاران ہندی
 غزنی اندر حاکم جو سا ایہ لوکر ہودے اگے
 طواد الدین جو ہا ہتھیاران حب دے تے دنگے
 جد ہر حکم کرے جس حاکم جاوے کم سواری
 حسب الحکم کھلوتا خدمت اوس حاکم دہداری
 سبنا کم درست کریجا غزنی حاکم سندا
 تک حلال انجام پوچھاوے حاکم پس پندا

تقدیم الہی مدد و فتح غزنی کیا ۱۰۱۰
 حاکم غزنی آئے ہرات شور ملک بیدار
 حاکم غزنی دو درویش آتش شور چھائی
 آپس اندر جنگ لڑائی ڈھلے دھم دھائی
 اسی موجب طلاق الدین نکلا آہا جانے
 سمیت قبیلے غزنی دھون والی ہمت شانے
 لڑیا خاص ہماری کر کے ہندوستان ولایت
 بد پڑھتا اندر جا پھینٹتے مالیشان ہدایت
 اس راہ ملتانوں آلوڑیا نہیں سکوت اوچے کیتی
 سمیت قبیلے لٹا اونچے خاص ولیدے نعتی
 ظاہر ہوئے کھن دے اونٹے جو ایہ راز سنالوں
 مت کچھ فضل اسان سے ہووے اجر حضورون پالوں
 شاہ عباس تان گریبان ست (۷) محمد کاظم لوڑین
 اندر نجف اشرف تہا رطت داگ نہ موڑین
 جتنے نجف اشرف دے اندر تھنیت شاہ علی دی
 مہارٹن دے مھنوں ہوئی موت موس شاہ ولی دی
 شہید ہوا نہ چال (۴۰) بھری کونے اندر جانی
 فر روضہ پاک جو نجف اشرف اندر اے دلجانی
 ابراہیم تان پیمان بیچ محمد حمید دی توڑین
 گدڑیان اندر شام ملک دے پکتے حسان لوڑین

بر قاسم شاه جان ولی الدین کریان چہ پچالو
 غزنی اندر شک نہ ذرہ ٹوریاں دل قصی مالو
 جان علاؤالدین جو وجہ پیوست آیا آہ جانی
 خاص سکونت پکڑی اوخے مویان خوشیاں مانی
 کہ دید شہر مہینا دہر آیا شہید لوٹے سوار
 چراغ پایہ شہید جو ہوا بہت جہا لاچار
 اوڑک پور زمین تے ڈھلے پچا علاؤالدین
 پر خوف ہلاکت گھوڑے راؤن پائی اہل یقین
 مویا گھوڑا خوف مرگ دا دل اسدے وجہ دھایا
 بر بونہب ویلے دیہ مسکیناں مکن اسباب لوہا
 آپن جنگل وجہ پھاڑاں گیا علاؤ الدین
 کردا یاد خدا لون دم دم ہادی اہل یقین
 دھتے گھر وجہ پتا اوس دا جناب نہال الدین
 چودان ورہن عمر انہادی آپے کج آمین
 ایہ یحییٰ ترک از دنیاں کولون رہیا بہتا دور
 اندر فعل جو ہا اللہ دے غرق ہوا سرور
 صاحب یمن بائیں مطمئن عالی جلوہ پایا
 روشن جن ہر دے واگن نور و نور سولایا
 سبحان اللہ کیا عالی رتبہ جو یاد خداون کدے
 دریائو اندیاں مویان واگن کدین قدم نہ ہلدے

ربّ تعالیٰ دے نان کہدا دور ہو تھا پاسون
 بھڑے یاد اللہ لون کردے مہتان قرب اکاسون
 سن دیک وقت دہایا سارا اوتون آئی رات
 نوسو ہجری سنہ ۹۵۰ (ملاؤ الدین وقت
 نہال الدین جو چہ اسدا آبا عالی شان
 کلن لوہان کہہ جنازہ کیجی اس سامان
 خانہ جناب ملاؤ الدین صغ چنولے ہوئی
 زیارت گاہ لو عالیان دی آوے سن ہر کوئی
 فر کتے روز نہال الدین رہیا لو تھامین پار
 ۶ لوزک ڈہیا چاکیں اڈھ پھتا آہ پھوہار
 اعدر لو تھان نان دے آبا شیخ کہکا اولیاء
 وچہ شہر تحت پڑی رہنوں والا مالکات مضاء
 حضرت نہال الدین صدق تمہین آیا اسدے پاس
 بیعت کارن بیعت ہويا کم ہوئے سب راس
 انہان مکین اوس شہرے اعدر سکونت پکڑی جائے
 ۷۔ لے کیتی شادی اتھوں دلہے نال رضائے
 ہور ترکہ دولت بہتی آہے پاس انہامے جان
 جتے ترکہ باپ دا آبا کسی پہچان
 اوس ترکہ موجب گذر کردا اعدر اوتی جائے
 نہال الدین کمال جو ہويا از بیعت فرحت پائے

سادات اچھے عیسیٰ بہتی بھکیمان دیوے مان
 پیش موجود طعام کو بوجھے دیوے اوسو جان
 آپون بھکیمان رہندا اولوین دیوے رنج کریدا
 اور مسجد دیوے مسافر جڑی اظہان خبر رکھیدا
 اور کپڑا ڈا بہت دیوے نچر حکیمان تائین
 صاحب عین صفائی والا دلہے مال رضائین
 با فضل الہی گھر اُسدے وچہ بیٹا پیدا ہويا
 عالی اور تجربہ لوتی ہر گز کدی نہ رويا
 راوی کرن روایت ظاہر اوس تائین ماہ رمضان
 شہ ییا وچہ دیکھن لوکان جان نہ ڈٹھا جانی
 {نامہ حرایت} کہ قاضی صاحب اوس شہرے دیوے اودھکی آما اولیا
 {الذکر} واصل ہاٹھ عارف ہاٹھ صاحب عین صفاء
 کہیا بول زبانوں ظاہر اوسنے لوکان تائین
 عمل کرد عین آکھن اوتے ہونون دور ہائین
 گھر نہال الدین قریشی عینا جو لڑو
 اودہ مادر زاد دلی ہے کال شیخ میری چہ
 جاؤ خبر لیاؤ چھیدی مادر اُسدے پاسون
 لڑکے چچا دودھ پا تائین جسا قرب اکاسون
 کھیا لوکان مائی کہیا تائین چچا رہیا
 جان سرگی ہوئی وہ نہ عیش عین تک لوسھیا

در بیان دیگر اوصاف جناب حاجی عبداللہ

دیوان حضور فی قریب سترہ

اکدینہ نو بنی بچہ مقدم غلق ^{بکلیغی} کیتی

مل دہانوں کاران تھی صاف دلے دی نیتی

لینے لیتربے نام تیرا ملک اندر پڑھو ہار

کلیغے ہر کے مل دہانوں غلق ^{بکلیغی} الہیہ بسیار

جان روئی آئی ہالیان کارن فقیر کک ظاہر ہویا

صافی ضمیر فقیر اوہ آہ کرے سوال کھلویا

مقدم کہا اوسدے تائین آہ اڈل کھاتون نان

چچے ہال کھان سارے جھڑے مل دہان

فر اوہ فقیر جو صاحب برکت بیضا کھان طعام

کھاندیان کھاندیان کک نہ چھوڑی روئی اوس مقام

لے فقیر اوہ لہرے مارے عین ٹھکا بہت اگلا

رجیا تائین دیو روئی اوٹھن آواز سٹالا

اوہ سٹھا لوک قعجب ہوئے تی ہوئی بہت حیرانی

پ روئی ہور لیائے چھیتی وگے سکھ جانی

اجران کول عہد اللہ صاحب دھتے آہ چراما

ایہ دیکھ تماشا طرف انہادے قدم مبارک پام

مت دتی لوکان تائین پاک عہد اللہ نورے

پڑ بسم اللہ روئی کتی دھرا اوس حضورے

رچیا اوہ فقیر دیکھا جان اوہ روٹی کھائی
 ہر نہ منگی ہر گز اُس نے شیخ موسیٰ بھائی
 امیر پاک عہد اللہ صاحب از وطن راز معلومے
 کیا اُس فقیر صاحب کا آگے الی منہوے
 امیر منزل وچ حقیقت اوہ آہ فقیر چکیرا
 جان تھ عہد اللہ روٹی کھادی چوتھے منزل ڈیرا
 فر چڑیا امد قدم الہامے اوہ فقیر دیکھا
 پاک عہد اللہ صاحب اوسون دتا پیسہ دیا
 یقین ہو یا کھن لوکان تائین بسایہ کرامت دھے
 کمال اکمل ولی مکمل واہ واہ اسدے چھے
 باور زار ولی کھن آکھن جھڑے لوگ خبر دے
 بے خبران لون حال نہ معلوم رہندے امد پڑے
 فر انھیں بھہ نہال الدین اُس شہرون ڈیرا چلا
 چکڑال وچ بد حالان والی تنبو پکا لایا
 منی تہاک لوجے آہ عالی مرد حضوری
 سکوت محکم بکڑی لوجے چاہ ہوئی حقوری
 مسلمان اتے ہندو سارے جو اُس جائی رہندے
 شیخ مبایین پیش عہد اللہ حاضر مجلس رہندے
 ادب قواعد بہت تھانما لوک کرینون سارے
 جو کچھ کہے عہد اللہ تھان پالون پیسہ دیارے

کہیں وارین عہد اللہ صاحب نس پران وچرا

کھینچے کھڑا آدمیان جہین دور دورا ہڈے سے

قبرستان اندر جا کے خوف دے وچ پاوے

ہر دم دم اللہ اللہ کروا ہور نہ کچھ آلاوے

کتنی وارین لوڑ لیاوے پاک نہال الدین

جناب حاجی عہد اللہ تائینا کھو اہل یقین

تان پکنا گھر وچ تمہیرے تائین نس پران جاوے

جتنے گرش جاوے ہکے رب تا ام دعاوے

جنتان عاشق رہے کھنلا زونی لذت پاوے

ات ستون عاشق تائین غیر نہ دل دے پاوے

﴿ - ﴾ ﴿ - ﴾ ﴿ - ﴾ ﴿ - ﴾

حضرت دیوان حضوری کا سفر حج

جناب حاجی عہد اللہ صاحب کتنی جان جاری

طرف کعبہ دے جگ کمرن لون دل تھیں ہوشیاری

ماؤ بیچو دے جازا پہنوں فریا بزرگوار

نال رفاقت شاہ سرمست لو مالی بہت کار

شاہ سرمست سند شیرازی وڈا عالی شان

موضع کیسوال جو روضہ اوسدا کھو راز بیان

جد پوہتا کول سمندر حضرت پاک عہد اللہ جانی

ہویا سواہ مجاز دے اوتے صاحب فیض رسائی

لکھا جہاز روانہ ہوا پر تھوڑا دور جان گیا
 کہ اوپر کنارے کچھ برقی چمکا شور جو عیا
 جاری ہوئے تاجین ہرگز لائے جیتے دور
 جہاز روانہ ہوئے تاجین لوگ ہوئے کزور
 اوزک ناخدا یان کہیا کوئی اس جہاز دے اوتے
 شاہ ما بیج زعمے تہے لاہور بھاگ دگوتے
 رہنوں کے جہاز دے اوتوں کہ کہ بندہ جانی
 اچان پاک عہدائے صاحب بلایا آپ زبانی
 میرے ما بیج زعمے پچھے تے من ان پچھیا آیا
 من کے ناخدا یان تسنوں باہر غرت کھڈایا
 سف گئے پاک عہدائے تاجین اولین وج برقی
 طامان مھیا کوئی وجہ جہانی ہوتا نہ بدلتی
 کیونجے جسدے پاس نہ ذرہ پا اُسدا لاہورے
 یا اولین وجہ برقی سف کے غم جہالت راہورے
 پہاویں کوئی مرے دھپارا پچھے دیکھن تاجین
 کہ دھڑی کارن طہ کریدی سٹن اولین راجین
 حضرت پاک عہدائے لوتھے رہیا کہ کہتا
 نہ کو راہ عبادی ہرگز باہمن ذات جو اللہ
 حضرت پاک جناب اٹھی جان فسلان تے آدے
 اول دو کہ احمد پوچھا کے پچھے تخت بہادے

اٹ جا بہت روایت ایسی پڑی ہے کہیں اٹلا
 حضرت پاک عبداللہ اوسے کچھ راز سوکھلا
 اوس جا مکان نکل دے اندر حضرت پاک عبداللہ
 مرض کبھی درگاہ میراندی ہوئیں بخت سولہ
 یا فوٹ الاظم مدت تیری من دل میں چاہان پاری
 مہر کرو یا میر میران جیو وچہ اس تھی بہاری
 ایہ زاری پاک عبداللہ والی ہوئی ثروت قبولان
 وچہ دربار جو فوٹ الاظم کچھ اے مقبولان
 وقت نماشان پاس عبداللہ آیا ہے جو ہی
 مدت کارن دیر نہ لائی صاحب فیض گرای
 از غیب طعام لذیذ جو ظاہر پیش میراں دے آیا
 کھادا کچھ آپ کھانا کچھ باقی رہنا عبداللہ جہ پڑیا
 کھانا طعام جو پاک عبداللہ آغا شکر بہائی
 بہین فر حضرت فوٹ الاظم ایہ گل سی فرمائی
 ج حیرا از ہامن طرفون وچہ درگاہ منجوری
 پر جون ظاہر باقی حاجت رب کریمی پوری
 من خود تینون دہان مدت اکھیں ٹوٹ شتائی
 جہ اٹلان اکھیں کھول تون اکھیں آکھیا جہ جنائی
 جان اکھیں بٹ ڈھان من ظاہر شک زمین پر آیا
 جتے آلودیاں اوندھان لوکان جہازون باہر کھڈایا

کیا دیکھن جو فوٹو المم کدھرے نظر نہ آوے
 اوکی منزل کھڈ کے مسالوں خود تشریف لیاوے
 فرکتے روز رہیا میں اوجھ آئے جہازانوالے
 دیکھ مینوں اود بہت حیرت انگیز بہت نرالے
 تون بہت سبب اس خشکی اوتے آیا اے دل جانی
 عہداتہ کہے میں پھبت نہ ظاہر رکھیا پھبت تہانی
 ہر بیٹے لوگ جو گھٹے سیتی انگھن گے مینوں
 آکھ دیکھن تون پردے سیتی کس آغا تینوں
 میں بہت فہوش دلے وج ہویا اندر سخت سکوتی
 ۲ دیکھ اندر پردے محکم تار رموز ثبوتی
 فرزل بل حاجیان ہال مضمین فریا ا اتفاق
 کیا دلچ کے حج بیت اللہ گل دور ہوئی غناکی
 قارغ تھن دواع ہو کے حاجی گئے کداجن
 اتے پاک عہداتہ طرف حسپے فریا واپس واپس
 پچا روئے پاک نمی دے تھوڑیان روزان اند
 صاحب عین حنائی والا جیگر ٹھاتھ سمندر
 اضواء اسلام طیک یا رسول اللہ کہے جناب عہداتہ
 جان فدا کر پاک نمی تے سلام کرے دل اللہ
 کوئی چند دیہاڑے رخصت سچ پاک نمی نمی ہویا
 بغداد دے طرف تیاری کلاس پوچھان فکڑ کھلایا

واہ واہ خاص تیاری ہوئی طرفہ غوث جیلانی
 ہر یک قدموں وہ وہ قدم چائنا مرد حسانی
 دس دس قدموں دس دس کوہاں گڑا زمین کشتی
 منزل دا ایہ قدم اندازہ وقع جذب سلوک سبیلی
 دس دس میل تے دس دس اوتے تے مار زمیںوں کھڑا
 بخن چیت جو مال شتایی بقدر اندر جا وڑا
 ایہ باطن وہ باطن اٹھون باطن راز جو ملے
 اوہ نور معلا طرف صافی دے وانگ سیماپ دے زلیا
 کلید لاہوتی غوث جیلانی دل لوینوں پائی
 یک یکن جدا نہ ہودے ہر گز رہنما حاضر چائی
 جادوب کشتی تے دیوار روشن ہر دینہ رانی کردا
 اوتے روضہ غوث الاعظم صفت مدائین پیوڑا
 ہور رنگون رنگ طعام موجودی حاجت وڈہ نہ کھاندا
 تے ہر دینہ راتین خدمت روضہ کر کر نمن پرچاندا
 وانگ شکار دے نظری اندر نظر نہ ڈڑا پڑا دے
 توڑی حاجت باہر شہون اونوں نگر نکا دے
 کیونجے جلوہ ہر جہل تے پھلین نظرے ڈنڈا
 حضرت پاک جو غوث اعظم دا شہد شکر جہین مشا
 اوہ جلوہ حسن جو صورت کامل جہل جہل کردی
 چار چہنیر جو پاک عہد اللہ گل لا لا کے ملدی

تالے پاک آئے طرفوں مدت نمی دے ہندی
 دل خوش حال عیون بھل گلابی تازہ رحمت پوری
 کاف تا کاف تجربہ اونیان عبداللہ طرف سائون
 آپ ہر دید محو تجربے سستی ہوئے سن پر چانون
 مہاگل نل دج بچہ کھچا ماری تار زلف دے
 خاص تجربہ حال سیاہی آ چان آ دزدے
 لوکان حال آ زردے آستے پایا فکر تجربہ
 آستے خاصان حال سیاہی سستی زر دے حال آ سہا
 بھل الہی بخش فقیرا مقصد کھول ضروری
 کیوں دیر کیتی دج صفت عبداللہ آ ہے مرد حضوری
 جان کردے موسم ج دا آدے جاہا مال بھابی
 حضرت پاک عبداللہ صاحب جیون دریا مرلابی
 ج کرے آہ مال بھابی لر تویچے آدے
 اسی روکھا ہدان (۱۲) ج کیچے لرحف پاوے
 ہدان ورہن زہد عہدت آہ معین ہوی
 حضرت پاک عبداللہ آستے ہائی سب ہر کوئی
 ہضمان عمر آ سی ورہادی زہد ریاضت کیچا
 جان دیکھن جان وچ غزائی لکر لاہوت آ لیتا
 راہوہہ گلیالے والا حذہ معین کردا
 عمرے وچ دوان حضوری لکھ کے ظاہر وپردا

عمر نہیں ایہ کہہ اوس کچھ گلے تھے حد معین
 حرام الناس ہو مال عبداللہ کردا حال مؤمن
 شاید سب وہ نچا ہوئی میرا فکر درویش
 میں آچے آپ دی عمر ہو دینا حجتا ہے المرویش
 ایہ حد معین مال نصیب ہو وڈے نصیب والا
 ہر یک ہوتے حدہ ہے پائی ہووا سب والا
 احق ہو خاص دولت ظہر میں ہو لکھہ دیکھانوان
 اکالیہ (۳۱) ورہان حدہ معین دل میرے لی لانون
 جان اودہ فضل کچھہ مالک فعلون فضل کہدا
 چاہے تم ہو صاحب اور درجہ فوٹ بنیدا
 آکھہ جھکن دی ٹہلن ہے ہووے چاہے درجہ دے
 مئی چاہے تان کھٹ خاص دیون پلا دیج دیک سلیوے
 حضرت پاک عبداللہ لے گذرے سال جان ہاران (۱۲)
 الہام از فی حرم وچون ہوا آن آفکاران
 اے عبداللہ ریاضت میری وجہ درگاہ مہوری
 ہوئی لکھت ازل دی جی تون دیوان مہوری
 حرک تھون میری طرفون ایہ کچھ ہوا جانی
 ہن مسئلہ اودا عاصا لے وچ نہیں رسائی
 پھوپھ ملک دے اور عمر اسیدا ہو نام ایہائی
 ڈیرا میرا اوس دیج ہوئی ککو سکوت جانی

ہور کر تحقیق زہانوں کہانیاں اولاد آہنی دے تائین
 ہ اس مسئلے کس بکری ہسی آکھ تائین
 تھاکون نوشی اجناب کرما دلون تاکہدے
 ہے ہسی تائین مرض برص دی ہودے کس ہودے
 کئے ہل دج کولہڑا ہوسی یا ہال مسئلہ تھیبسی
 اس دچ ہک تائین کچہ ذرہ کیتا آپنان لیبسی
 یا علی ہلکا اوسدے تائین ہارے سٹک دیوانہ
 فر اوڑک دلچے چھو تاسی حال ہوسی پریشانہ
 ہور غیبت ہارے کوڑ زہانوں ہلن نول ہ آہ
 ہ ہ اوس مسئلہ ہسی لیوے ہان چھپا
 ہلے ہتا یاد خدا تون کرما دلون زہانوں
 لعل خدا دا ہتا مال رحمت ہوگ تسانوں
 دچ حین حیاتی غوث الامم کیتا ایہ فرمان
 خلیفے آپنے تائین ظاہر دسدا ایہ جان
 ہ سہ فلانے سال دے ادر ہک ہوسی مرد حقانی
 از منہ ولایت اتھے ہسی عبداللہ نام چھپلی
 ہ خدمتِ روحہ میرے سہے ہارن (۱۲) سال ہ کرسی
 خاص دلیل حضور دے دے ہال تھیلن دہری
 فلان مقلد کھرے ہڑا ہور دوجا ہاما ہلے
 دے اوسون ہلے تاکہد کر لکرون لکر مہالے

اسو وصیت پختہ با جی آئے نیتہ قدسی
 خلیفہ ہ ہ مسہ اوتے تہسے ہوش لہی
 جس دپے حکم ہ روئے دہن ہوا پاک عبد اللہ
 ہوش خلیفہ ظاہر کھس سوال کرے ولی اللہ
 دہم خیرک سانوں تھوا خوب اعظم فرمایا
 ہل زبانوں کہے خلیفہ کرے بہان ہولایا
 اوہ خیرک لہامت تھوی انہوں واہ ڈوراہدے
 جانوسن لیوسن مال شہلی اپ نصیحت آساڈے
 واہ محمد ہندگی بھاری وج دہلی شہر سوحایا
 صاحب عین صفائی دلا اوس رحمہ عالی پایا
 خیرک اوسدے پاس اپنی پہتا لے دہانی
 جانوسن پانوسن دیر تھوی سن تون مرد ایہلی
 اوہ خیرک خاطر جیری پہتا لوس ولایت
 خوش ہوئی عبد اللہ صاحب عالیخان بدلت
 فر حسب انکم جناب عبد اللہ اللہ او شریانون گریا
 اس تون کرن رولمت راوی وج پکت رولمت شہا
 مصلہ عسا دوہان کارن وحلی طرف سہاری
 رکش قدم ہ حول دلا دور ہوئی دشواری
 ہک قدمون دو قدم زیادہ حول حال اپلا
 فردہ مقابلہ وہ وہ (۱۰) زامہ حول قدم سہلا

ہولین ہولین چوچ اوتڑے صاحب مین صدائی
 اندر ہم ہ سول والی پاک عبداللہ سائی
 ہن آ فرسنگ اہازہ کچیس ہولین ہولین آوے
 ہک ہک میل ہ س فرسنگ وٹا لکھندا جاوے
 ہن چیت ہ وچ جھانڈے پھٹا مال چٹکی
 عیشان سوہان خوشیاں سچی دور ہوئی غمناکی
 فر قبر سستی دے ہوتے آیا جناب حاجی عبداللہ
 کہدا جیون عافق صلاق دیہ دیدار اٹلے
 خورا قبر دکان سستی دی ہوئی جلدی مال
 اصل حکمہ جیوکر اوسدے صورت جی سہال
 کہدی اے عبداللہ کون کھر سوار ہو گیا
 فرمادو ہ ارشاد معین بہت محاصل ہا
 اونوسن لیر قبر وچہ داخل مال ٹٹاپی ہوئی
 آکھ سلام عبداللہ صاحب رخصت ہو گھوی
 پ رہوی کہدا قبر سستی دی ہوئی بہر مہوتے
 جیوکر اول آو اونوسن حال اندر مضہوتے
 مشہور حکمت جان عبداللہ مجلس اندر بہدا
 عافق صلاق دائم زبیدی سستی لوکان کہدا
 ہر گو جان مردا کدھن دل زہد طرف خدائے
 بہت مہوت ہمیشاں جالی تین ہ عہد ہقاہ

دو قدم زیادہ وہ وہ (۱۰) غائب جنت جانی صہ اللہ
 پہنچا ہر دھلی دسے ادر زور ہادی ولی اللہ
 ڈھین شاہ محمد صاحب آن سلام
 ملک اسلام ہر کہیں انون آپے کول
 پگھیں حال احوال ہر سارا پاک صہ اللہ ہاسون
 دھدا کڈھ مصلہ خاصا جسدا قرب آگاسون
 لہر پاک صہ اللہ صاحب جنت کیتی ہر ہوا
 جان دھیں شاہ محمد صاحب رکھتے زمین کھلویا
 جنت جنت شاہ محمد ہرگی بھاری کچا جلدی مال
 حضرت پاک صہ اللہ تائین مومن جانے سال
 کونجے ہانچون مرہد کسے پکت ارہاد ہر ہوی
 نکھا وچ قرار معین ہائی ہور ہر ہوی
 جان مرہد ہویا صورت ہوئی وچ صورت حال تصور
 پکو تصور ہے ہر خانج کر حال ہا حال تصور
 جہون تصور دتا جہوہ پاک صہ اللہ تائین
 لکھ گیا کل ہار سلوکون پایان موج ہوائیں
 اور اصلی ہار سلوکون اگے ہر حکم قرآن درودے
 داعیوا الہ الوسیلۃ جانی فرمایا پاک معبودے
 ہور روئی جاو وچ قرآنے جنت حکم ہر آیا
 یہ اللہ فوق ایہ ہم رب صاحب فرمایا

یا محمد ﷺ ہمت قدرت دا ہمت میرے ہے آیا
 جان توں جنت کرین مژدہ باطن ہمت سما
 ہن تو زمین اوہ جنت حکم درج ہرے آئی
 تاثیر ہدایت رب دے ہارون دے غرت لکھائی
 جیکو منکر جنت کولون نس کیا دل وچ آئی
 حایہ ہامر ہی دے خرمون دے قرآن کوای
 ات سمون پاک عبداللہ مرحد ہمت ۲۶
 ۲۷ باطن اہر مرحد تہدا فوٹ الا عظم آیا
 لہر مرحد ظاہر کولون کم ۲۸ میری جوتی
 ہر معروف ہے ہور تصور نظر ۲۹ پکت مضبوطی
 باطن صرف الہام کریتدا ۳۰ کہین نظر ۳۱ آدے
 دیکھن پھون کامل طالب جنت دل چاہے ہرے ۳۲
 ہور دیکھ مرحد ظاہر والا باطن طرفون مانہیں
 کوڑی باطن دیکھ دے جھوڑے عمل اٹھائیں
 حضرت پاک دیوان حضوری جناب حاجی عبداللہ
 نکیہ ظاہر مرحد ہوتے لایا ولی اللہ
 ﴿ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ﴾

مرشد نامہ

مرشد پاک عبداللہ سدا داد محمد جانی
 بیگم بخاری لقب امین دا صاحب فیض رسائی
 شیخ محمود و مرشد ایہ عالم محمد سدا
 کامل اکمل ولی مکمل ہر یک فیض دہندا
 دا سدا مرشد شیخ عبداللہ صاحب جلوہ عالی
 اے شیخ عبداللہ عبدالواحد بابا فیض سرکاری
 عبدالواحد بابا رحمہ از شیخ محمد قاسم
 بحین عبدالواسطہ مرشد سدا عین العظم دا عالم
 عبدالواسطہ عالی رحمہ بابا فیض تاجک
 شیخ شہاب الدین دے پاسون جدا قدر مجید
 شیخ شہاب دا مرشد جانی شیخ و پیرالدین
 اے پیر الدین دا مرشد ایہ حضرت قمس الدین
 شیخ قمس دا مرشد ظاہر حضرت شرف الدین
 چونکہ پیر ہلال محکمہ روشن حق مبین
 شیخ شرف دا مرشد ہوا شہاب الدین و جانی
 اے سدا شیخ عبداللہ فیض عالی صحت جانی
 شیخ مراد دا مرشد جانا حضرت عبدالرزاق
 ایہ خود صحت غوث جمالی ہوا با احوال

فوٹ جیلالی اوسعدون ہائی روز ہائی
 اے سید شیخ الحسن مہین ہویا لامکانی
 فر اے الحسن شیخ ادا طرح ہویا تمدا دالی
 ادا طرح شیخ ادا فصل مرحد خاص سہالی
 ادا فصل شیخ عدا عروج مرحد جان عروج
 عدا عروج از شیخ جیدون پایا فقر عیڑا
 شیخ جید لاکر ہو فیل ہویا مرحد ہای
 مہین تمدا شیخ مردف ہو کرٹی صاحب فیض انقاس
 شیخ مردف داکوہ طائی مہین پایا جان خواہان
 شیخ داکوہ صوب عجی مہین پایا فیض مہچان
 صوب عجی از حسن بیری مہین عالی صوب ہائی
 حسن بیری تے عدا طائی نے رحمت ہوا دسائی
 عدا طائی تے ہڈل رحمت عی رسول دسایا
 ہم محمد مصطفیٰ ختم رسولان خان لولاکی پایا
 پاک عی از رب سمائی پایا قرب حضوری
 پودان (۱۴) طبقات ابد روشن پاک محمد مصطفیٰ نوری
 بنکر پاک محمد مصطفیٰ صاحب ہوا داکن ہائی
 تان پودان (۱۴) طبقات ہر شے طے رہا صوب نہائی
 ﴿ ﴾

جناب حاجی عبداللہ کی وطن واپسی

جان ہاہ محمد مرشد کولون فرما پاک عبداللہ
 کون دے دیے ہاہ محمد مرشد کہے ولی اللہ
 طرفون ہاہ محمدی الدین ہارن (۳) ام ایہائی
 مالی خان جے قلب و حیرا دیوان محمد سائی
 حاجی الحرمین الشریفین تون حاجی عبداللہ
 سلطان الموحدین دوجا ام تون حاجی عبداللہ
 برہان العاقبین رحمہا ام تون حاجی عبداللہ
 محمد الموحدین رحمہا ام تون حاجی عبداللہ
 شہوت المستبین مہجوان ام تون حاجی عبداللہ
 قلب الامامین مہجوان ام تون حاجی عبداللہ
 امام النجباء ستوان ام تون حاجی عبداللہ
 مہدی الاولیاء المہجوان ام تون حاجی عبداللہ
 مفتی القراء تون ام تون حاجی عبداللہ
 مقدم المہدلاء دیوان ام تون حاجی عبداللہ
 ہادی الکثیرین یاروان ام تون حاجی عبداللہ
 حضرت دیوان حضوری ہارن ام تون حاجی عبداللہ
 ایہ ہارن ام و ہاہ محمد مرشد آکھ سنایا
 حضرت پاک عبداللہ تائین بخود جین من بہا

مَن رخصت خاص ہماری ہوئی حضرت پاک ﷺ
 صلا علیہ وسلم لے کرک سام کہے ولی اللہ
 وعلیکم سلام ہو وہ محمد دے جواب فرمے
 خود دل سیتی رخصت کہیں ٹھہرے دلدارے
 آئیں چاہل حب وطن دے پاک دیوان خوری
 لڑیا حزل قدم کریمہ سالم چہرہ نوری
 ہک جہین زائد وہ از وہ (۱۰) قدم بولین بولین آوے
 ہر وہ (۱۰) زائد میل اندازہ سماعت داخل لادے
 چہا ہوش روم دیان ظہران پاک دیوان خوری
 واک چنگ قمع دے اوتے آیا پوٹا دوری
 آہو پوٹوہار دے اور کوئی دانت اٹون علیا
 صر پٹی ماہاپ دی اوسچین دے جواب او اڑیا
 باپ حیرا ہو سرگوار محمد نہال الدین
 وہ سو مجری سہ ہو پلوپ (۱۲۵) رطلت کس زمین
 اور مائی جری لڈی ایکی لہر گرہ زہری
 فراق جیرے جہین نور اکسین دا نظر گئی کس ساری
 ایہ گل شن کے پاک ﷺ دعا ہنالی کیتی
 اور حق ہو باپ آپنے دی حب دے دے جی
 فر مال ہنالی وہ چکوالی آیا پاک ﷺ
 نصہا اوتے قدم ماگو دے عار دے ولی اللہ

ہنسا مائی کون توں کیا کچھ نام ہے میرا
 اٹھوں حضرت کے عہد اللہ نام عہد اللہ میرا
 سن کے نام عہد اللہ والا مائی سید لالا
 ہر کھے کھے سر چمن ہے دھن سوز ہلالا
 یہ اپنے روم اکھڑے جانی کچھ نہ جانے کوئی
 جان حق تسلیم مانو دی لوتی دلے ہوئی
 ملے ساتھ ہو روح تیرا قابض ہوا جانو
 اس دار فناء زمین طرف ہا دی رخصت ہوئے سب کو
 کچھ مجھے تلاش محرم تمہارا ہوا اور ہو کاری
 مارے قلعے سوز فراغ اور ہر داری
 جان ملنا چا داک برف دے سرد ہوا چلو پالی
 دیکھی آتش درد سوزا ہے کالے عمر و حال
 رچا کدے نہ دیکھن دھوڑا ما پوڑے لرزہ ان
 اب سخت فراغی ہو ہو قبر و در دیکھن نہ دلہن ان
 دلہن پیارے دل دے گلوے جگر ہون ہدائی
 مانو باج دا جگر گھیا کڈہ کھویندے پہلائی
 لرزہ کسے دا غائب ہووے یا جے موت لیجاوے
 ہو جہاں تم دوپہارا آتش داکھن آوے
 دیکھ اسدی تمہیں تمہیری سر جہان دے درتی
 اپنی باب دھوڑے والی داخل اور دہرتی

فر کفن چہری گور جنازہ کچا کفن سامان
 آپے مائی پاک مہد اللہ نکھر یار جان
 وہ مال عیبی پاک مہد اللہ وزیا آء بشہ دور
 موجب حکم ہو غوث جلالی دوشہ آیا لی اللور
 مسئلہ خاص حرک جہوا کٹس جان کفادہ
 کر کے وضو یاد خدا خون لگا کرن آمادہ
 آمادہ نام کہلا جالے کہلا مرد پادہ
 ذات الکی مرد ایسی ہو مرد سو جادہ

سولان (۱۶) درہان بچے آیا پاک دیوان حضوری
 ملک ادر پھوہد ستر چین آس ہوئی گل پوری

﴿.....﴾ ﴿.....﴾ ﴿.....﴾ ﴿.....﴾

گرامات حضرت دیوان حضوری قلمی سرہ

جان پاک مہد اللہ مذت بچے آیا دیق وطن دے
 بہ وطن چارا داگ گلستان نکھویا داگ متن دے
 جوکر پیور گلان بہ راضی یا جن بلبل جال
 تیوسن پاک دیوان حضوری راضی وطن ٹکھائی
 دیکھ جب حراہا ہوا قدرت کھیل رہی
 لیکن ظہر پاک مہد اللہ ہوا سر پہائی
 بشہ دور شہرے دے لوک بہ حال خاص سکومت داری
 سلطان اکبر قلیان گلنر دے مال ہمراہ ہماری

نصیب خان و قانون ظاہر فتح خان و دوجا آجا
 ابھر کاب سلطان اکبر دے کر دے آئے رہا
 کدھر الہی ملک کامل دج ہوا دور لوال
 سلطان اکبر و ہل الغابان دتا دور چالی
 نصیب خان دے پھلے ہوئے سگی جتی پائی
 آکھن کھن عمر اونہادی آساون پو پئی آئی
 اوڑک لکھتا کادہ انہان طرف انہادے جالی
 پر کھوئے والا کوئی نہ دسی ہوئی جت حیرانی
 کر کے فکر تیز انہان لے سڈیا پاک عہد اللہ
 پر عمر نہ اونہان خان انہاد کیو کر ہے ولی اللہ
 مسافر کر کے جاتا اونہان پاک عہد اللہ تائین
 لورن لے طرف کامل دے جیتی عمر لائین
 اوڑک رقتہ دتا جہان مال سپرد تاکیدے
 نصیب خالی دے جتہ دج دستان کھن بدہل بدہدے
 دور و عمر اونہادی جڑی رقتہ پرت لیاونین
 و کچھ لکھت انہادے ہوسی آساون جتہ پڑاونین
 لے خط پاک عہد اللہ صاحب ہولین ہولین لیا
 نیشیں حکم و سر چرمان لے قدم و پھلے نوزا
 جان نظر پوہید بدھلان کون ہوا پاک عہد اللہ
 کیا دیکھے ہن کوئی و یوے وں جتا ولی اللہ

ذاتی اسم جناب الٰہی رکھیں وٹس مقابل
 الٰہ اسم دا اچھائی تے لام دوہکا وٹج کابل
 بھلی داگن ہال لائے دی ہکساعت وٹج پوجا
 دیکھس خط نصیب خانی نون حاضر وٹج کھلوتا
 جان پڑیا خط حیرانی اور ہوئی سرگردانی
 تاریخ دہپڑا کرن حیران کیا ایہ پیسہ پہلی
 اوڑک ہوہان تلمہ عراب دتا پاک مہد اللہ
 لوجا فیر تاریخ معین کرپا لے دی اللہ
 جان اوپے فکر اہیان تمین ہوپا ذاتی جو پوجانی
 ہال جیوے بھلی داگن اوتے الٰہ پوجانی
 ایہ مال ہرم دے زمین لکھن ہج کھن اوڈہ جاوے
 جہنم رہی غولی ملپا ساعت ڈالیں ع لادے
 محبت عربی ذکر اہلہا الفون الٰہ پکارن
 ذاتی لام جو ہائی اسمون وٹج لامکان موکانون
 ہائی جو اسم معلق طرف نودل اوتہ جانی
 جھون الٰہ لولھایا لول اوجھے آن مکانی
 ایہ ساعت اور چاہیں شہین لکرون سلی کسری
 ع چاہن جان ہال دھوے ہلار لار دھری
 حکم ع کرا رہتہ جہین لارفا صحت کھٹ حکم لپاے
 حکم آ لے ع کار تھوے مفت ایمان لپاے

کہنے رب فرمائیا ظاہر لدی ایہ فرمان

الانسان سزی دلا سزد وچ لھوان حق جان

حضرت پاک دوان حضوری ذرہ دیر مہ لائی

ذاتی ام ہر مدار ہوتے ات موکائی

ہاں صیدے جیگر اول کیا لام اولہائی

تھوین بہت بچاپان سزا تھوین من بھائی

ہ سزی ہوے کھوے سزان سزدن سز ہو جاوے

سز ہوا جان ہائی، اسجے ذرہ فرق مہ لاوے

حضرت پاک دوان حضوری آ لھیا آپے جانی

تے کاند ہر کو دیا تھن رکھس پھیت بھپائی

فردوئے دیہاڑے کیا اور دیکھن آیا نظر ابھارے

آکھن کھن مہ کیا تھسا کہہ حقیقت داہے

تیک ہوئی عبد اللہ ہوتے ہاہر حدہ اہازی

تھم کر کے کاند کلاہیا پاک دوان فہاڑی

دھرا اور مہ ابھارے پھوے پھول شہابی

تھت حیران پے دچ ہو کے لازم تے چٹائی

ڈھپے اور قدم عبد اللہ توہ توہ پھکارن

تھش کھن عرضن کردے پھیل گئے سہ کھن

جان متھ زہری ہر حدہ پھتی عکسا پاک عبد اللہ

جانو رب دا فعل تھن تے تھن کہے دلی اللہ

اے دعا دہان حق دہا ہو بیٹی
 من توڑ من وہ مجلس عاجز، ملکن صبر ہو گئی
 اول اولین اے کرامت احسن ظہر ہوئی
 پامان عمران لوگ مہالے ڈرپا آہا سہ کوئی
 خلق خدا دی آئی بیتی پوش حاجی عبد اللہ
 آون نظر نکانون ظاہر مقصد دے ولی اللہ
 جمع خاص توجہ ظاہر لگا کرن حضوری
 جگو آوے ہمت پڑا دے لے مرادان ہوری

☆☆☆

یک طالب محض ہو اس حضرت داعی خاص مرید
 من اے حقیقت سو ملاہ دل تے جان تاکید
 اوس ہو آپنے عاصا اہر پامان کج دستار ان
 دل دج کہے دسویں مین حضرت پوش دیوان گزاران
 سہ اے ہل سلامت پوئین مین کڈہ کے اول حق
 دیوان پوش دیوان حضوری نام جناب ہیئت
 فرما ہو کھمیر دے دیون ہال تاکید ضروری
 فر رہا دج حیف لساہ دلیلون ہجا ئے مقدوری
 مین استین تھہر زمانا ے کرساں دو روپے دیوان
 ہالی مہراں پنے آپنے حکم عہد رکیساں

ویاں خیف ہ دل ہوسدے دج پایا خلل ہزاران
 دسواس درونی داخل سینے ہے حذو ہزاران
 جان لردا لردا لب دریا تے آیا کشی چو صبا
 اینجی بیت ہ عاصا مہون دج دریا دے تھریا
 فر گرچ زہری ہتی کتس عاصا مہو ہ آیا
 اوہ عاصا پاک جب الٹی دج دریا کھلایا
 ابران ہار ہوتا ہو یا خلی چلایا آیا
 توش دوان خوری آ کے ادب بچا لے آیا
 پنڈا قدم دوان صاحب دل تمین بیت لوداسی
 پنڈا پاک دوان خوری کین تون دل دواسی
 اوس راز تمام حقیقت جزی گذری آکھ سہلی
 فر سن کے گل دوان خوری تہم کر فرمایا
 ہ کچھ ہول ہدر فقیر دی بندہ معین کیتی
 ہے اوہ اونوسن کرین لائی کرسان کہے دل مٹی
 ہو حضرت لرمایا اوس تون دیو ہ کر تون ذرہ
 دج تلانے جسے ہوتے مصد پائین مڑہ
 فعل خدا دا ہوسی بندہ پر مدۃ حیر جانی
 لیس عاصا حیرے تائین ہوسی دور چٹانی
 طالب ہوش عینی سچی جسے ہے دج پوصا
 دیکھن لگا پانی اور ماہو منہ کھلوتا

کہا دیکھے سر پانی اندر عاصا ظاہر ہوا
 لے کے عاصا طرف حضرت دی پل وچہ آن کھلوا
 اوہ ہدر عین کڈہ عیانی ہتھ حضرت دے دیندا
 ہائی ہور ہ کار کر ضروری آپنے شریع کریندا
 واہ واہ پاک دیوان حضور آس کریندا پوری
 ذرہ دیر بے لاوے ہر گو وچ درگاہ منظوری
 مال نظر دے چمکت لیا عاصا ہوسدا ہائی
 صاحب عین صفائی دلا وحدت موبہا مائی
 ذاتی تھو اسم الہی تس نظرے ہوش نکالا
 ہوش اسم دا لگا چھے عاصا جلدی آیا
 عاصا دانگ نشانی کھس جے اسم الہی گولی
 وبقہ مار نظر دا چھون ٹرت لے آیا آ گولی
 من توڑین اوہ چشمہ قائم جس تھین عاصا ظاہر
 عمران ملک بھانے اور ہر کو ہوا ماسر
 جان اساک ہاران دی ہوہی نوک اس گرد کدورت
 کڈہے پانی جاری ہوا قائم ہوسدے صورت
 صورت معنی کیا کچھ ایمن عاصی کھول ستوے
 بدل ہوش بھا ہوا ذرہ دیر بے لاوے
 ایہ کیا حکمت بدل ہوا اس چھے دی صائی
 بے بھر اسم دا ہوچھے من تک آدے کائی

بخاری معنی کیا کچھ ایسا مقصد آکھان سارا
 بخار تاثیر ہو لاگ اسم دے کچھ اسے جگ سارا
 تاثیر دے معنی کیا کچھ ایسا ظاہر کریں نہ ہو
 تاثیر معجون اکسیر تون کہندے لعلون لعل ہو
 فعل خدا دا ہے مدد جہان، کچھ ہسان ہمار نہ اسے
 یہ ہو کچھ عاصی کجما اہر آیا آکھ سداوے
 جگر بارش ہودے فالن ہوس جسے دی صائی
 تان جانو غیر کسدا ہتھ لگا ہوسون لائی
 غیر دے معنی کیا کچھ ایسا جمیتی آکھ سداوے
 بے ہزار تے پھل غیبت کذب لالی دراء
 کہنے رب تعالیٰ کہا وجہ قرآن مجیدے
 د اقموا الصلوٰۃ کج ہارے ایہ آیت ہا تاکیدے
 ہتھ لگے جیتے بے ہزاری لندا یمن پیرے
 جاگو اسے ہدکار غافل کچھ کرے فکر سویرے
 جگو ہارے ہوس جسے تے سو نصیحت میری
 جان صاف مصل ہو کر جانو من غیر ہودے سہ جری
 اوہ آب زلال معجون روحانی یا ہے تاب ایہالی
 بے قدر ہارون کچھ نہ آوے آکھن پالی پالی
 سو فہال عین ظاہر کر کے تھن پہنچ دکھالان
 غلبہ والا پندرا حیرا ہار کلاہ سہالان

نظر ہاں دیوان حضوری لاگ اسم دی آئی
 ہنسن ہنسن دج زمین می اوچھون ظاہر ہائی
 اے غافل کچھ کرین ۛ چھوڑ آسڈے ہاں مراخان
 جے چھوڑ کر داس راز دے ادر تان من بدھر آکھان
 بدھر کھڑا دس فقیرا کر تون پھیت آفکارا
 جس رب رسول تھن ہنن، سُن تون اے دل دنا
 تھن دی ہن دس ھیت، کس نون کہن تھن
 قربان ہ رب رسول دے ہوتے ہووے ہان تھن
 تالے ہور کرامت دلپان حق کج جانے ظاہر
 سب جماعت لوے کولون مول ۛ ہووین باہر
 ہ باہر نوہ لوڈا چاوے نول تھن ۛ لاگو
 جے دیکو نکو سزاوی آتھو پٹھ دہانو
 حضرت پاک دیوان حضوری جناب عالی مہد اللہ
 دج سلک طریقت کو طریقت جناب عالی ولی اللہ
 سلک طریقت کما کچھ معنے ظاہر کر دکھانوان
 دج اصل شریعت کو ہ ہوان دل تیریخ لانوان
 وچ کو شریعت کو طریقت ہستی کرنی دوری
 رکھنان قدم ۛ ہستی ادر ہانوسن پھرا نوری

☆☆☆

ہک خاص مرید اس عمر لاہوتی پئے پاک عبد اللہ
 صاحب خاص پئے والا مدت تس دلی اللہ
 موقع کھدیان فال کنارے پھاتا وچ اجاڑی
 پئے ایہ مرید حضرت دا بھو خلقت ساری
 ہک شیر خونخودی سخت مرطا قش مقابل آیا
 رکھا ڈب اوس پشت آپے تے غاے مے کھنڈا ہما
 اچران ٹوک اوس مدی ڈاڈی کر کے عجز ہماڑے
 طرف جناب دیوان حضوری پوچھ میں شہاڑے
 من مدد و ملا وقت کوٹا کر ہو کچھ مدد باری
 بہر ٹساڈی شیر اسڈی، کچھس گرچہ زاری
 فر اونی وقت امداد ہو اوس نوں کیتی پاک عبد اللہ
 از راز کشف جہین کچھ حقیقت نظر پئی دلی اللہ
 چلا ونو کردا آہا پاک دیوان حضوری
 صاحب من بچل والا کامل اکمل نوری
 اوپر دیوار دے کوزہ ساریس نمرہ کر کے لکھی
 حال جلالت سرشی چرا حذ و حذ بھلی
 کوزہ ٹوٹے ٹوٹے ہویا تیون شیر خونخواری
 ٹوٹے ہویا وچ اجاڑی بھو اسے دلداری
 خادم مگی سلامت رہیا تے ہویا شیر مرطا
 واہ واہ پاک دیوان حضوری وچ آدے کم کوٹا
 اوس خادم حال حال ہو آپنان قش دیوان حضوری
 گداریا ہو کچھ آکھ سنائیں فال تاکید ضروری

☆☆☆

بہار من پاک دوان حضوری مہمان اندر کیا
 مشغول نماز ہو دیج مستی اوسین راوی کیا
 اوسین فغنون زیر زمین سے تھوڑا قدر ہو
 یہ مثبت ثبوت لوکاہے نظر سے دیج نماز کھلوا
 کیا دیکھو دو رنگہ برابر کیا گرمی ہو
 بہتین پیٹ اپ حال ہو طاری فال پایدے گویا
 ہتھو لوکان ایہ کیا حضرت حالت تین پر درتی
 کیا تر ہو ہند ہوتے ڈھٹا مول سے دہرتی
 ہر غلے پانی کول تھلے وسدا ذرا سے جالی
 تر کیا ایہ کھن ہو دنو پتہ نعلی
 یک خادم وچہ جہاز سمندر میرا آجا دیکھائی
 اوس مدد چاہی فرق جہازوں نے لایا جالی
 داد داد پاک عبداللہ صاحب عالی جلوہ پایا
 نمازون فضل جہاز فریقون امن امن پہچایا
 کوئی حدت ہند وہ آجا خادم ہیبت کل سائی
 ہو کچھ درتی سر اوس دے جے ظہر کر دکھائی
 مانے شرنی حضرت تائین دیکھیں ہ تاکیدی
 منجہا قدم دوان صاحب دے داد ہو خاص خریدی

☆☆☆

دہرا شکوہ ہو گاوری یہ چلا شاہ جہان
 جامع اوصاف بلند اقبال عالی ہمت شان
 شمس جامہ فکر خلافت پائی شاہ دے ہاسون
 فر حاضر میانا میر دے خدمت پائیس کرب آکاسون
 دج فکر تعالیٰ عالی رحمہ ہمت بلندی پایا
 دہرا شکوہ ہو گاوری خیر عین دل پہایا
 ہم جہان مع فرزدان چارے ہو دلہرے
 نصارت بخش کابل دے اور ہا طرح حال پسے
 طریق گاوریہ اور حکم دارا شکوہ دیکھی
 یہ ملک اور پوٹوہار دی ایہ ایہ اے دیکھی
 ایہ سن کے صف عطاء مہد اللہ ملنے کارن آیا
 دڑیا آہ بشہ دور دے اور عالی ہمت پایا
 کھٹی جہان ہو اشرفیان جے مانے کھڑا تازی
 رکھتے حاضر مجلس اور طر دیوان شہبازی
 یہ راجین حضرت پاک مہد اللہ کھڑا ذبح کراہیا
 وظ دینا قرائون تائین عالی ہمت پایا
 وہ وہ کوہ چرب کل فقیران کہدا
 یہ فخری دینے عرم حانون ہویا اوہ شاہ زارا
 کچھ غیرت والی نیل ہو گاوری شاہزادے دے تائین
 یہ غصہ اسدا پاک مہد اللہ پایا صیغہ سناٹن

اسٹوان حمام پہنچے کروائے جلدی مال
 پودا سے کریدا جانی ثروت دعا لی الحال
 ہوئی دعا منظور شہابی کھڑا زمرہ ہوا
 مغل مجلس لوک مخیر اور نگران دج کھلوا
 پھر شہزاد ڈیرا آہا ہزاروں دا جانی
 ترے لنگھن کھڑا کچھ دتو لی مین جہون لو نغالی
 چوٹھا لنگ نہ ثابت ہوا ایہ کیا حکمت آہی
 ہزاروں ایک غالب دے دتے حب دے دے خواہی
 .. مارا چاہدا اوسدے تاکین آہون غالب بردا
 مدد خواہش عہدائے داؤن ضرر ہاتھان دہردا
 جان کھڑا دتھا آپ ہزاروں سے مخیر ہوا
 مغل دج بلا پاء کرین حاضر آن کھلوا
 طر خواہی نہتی کتس قش دیوان مہوری
 ہور موضع حبہ لکھ پردا دتھا ایک ضروری
 اوس دم جہین تان آخر وقت حکومت لکھوان دلی
 دا گلاری موضع مذکور دی اولاد دیوان سہلی
 ہزاروں کہدا یا دلی اللہ ایہ کیا حکمت ہوئی
 ترے لنگھن کھڑا جنت کتب چوٹھا لنگ نہ کوئی
 فر حضرت کہا خواہش و جری ہوسی جان ہدائین
 چوٹھا لنگ تون آہون لانوسن نہ تان لنگھن

ہے حالت ہووے لکت کھوڑے دا حیرے مٹھوں جانی
 تان توں فتح غالب اوتے پاسین اسے دلجانی
 یہ لکت ۛ ہويا ٹامہ اوس تمبن چوہا مار نگارے
 غالب اوتے فتح کارن ضرر جی جگ سارے
 پوچھن ساتھ، شہیدی پائی تے ہويا جان قہید
 ہرا قول دوان حضوری مٹھو یہ تاکہ
 کونجے پاک عبداللہ صاحب مع کیا اوس تائین
 یہ مع ۛ ہويا چلا گیا کٹس جان آٹائین
 ☆☆☆

بیٹھان ہک ملہر ۛ حاج عرض کرے درماہرا
 گوش دوان حضوری ہر دم کھلا کھلتا رہدا
 ابہ خالی روکھہ حیاتی دلا یا حضرت رہدا میرا
 میں کچھ نہ مہوے دا دیکھان فعل ہووے جان میرا
 یہ فعل فقیران فعل الہی فعلون فعل امید
 جان جان فعل ۛ موی طرفون فعل فقیر ۛ امید
 جتنے اود نومید و پچارا گوش دوان حضوری
 سمیت رکان دے حاضر ہويا یا خاص امید ضروری
 آ من فعل الہی کھلا تے فعل فقیران دلا
 جلالیہ دیق پاک عبداللہ دلا حال اودلا

مان مال ٹوش مہالہ ٹکی کرن سوالان
 لڑ مال مہالہ کہا اکون صاحب یک نصالان
 اہارۃ عورت کوزے دہون ہے ٹون چوسن پانی
 اس حری کا فعل اچھی ماری ہوئی جانی
 لڑاہل عہلی پانی پتا اوس عورت کا اہدی
 چون ساتھ ہوا تس حل ہے ٹکی حوس اہدی
 جان مارے نو (۹) مہینے ہوئے چا ہوئیں عدا
 طرہن تے طرہنے دھڑیس بہت ہوا دل عدا
 لڑ مان تے اوہ مال دوکون حاضر دج درہد
 ٹوش دوان حضوری صاحب تے پتا دل عدا
 حکماء ٹوش دوان حضوری رکھیا ہ دل عتی
 مہد بڑھا ہ عہ معین جرنی ادا ہ کتی
 لڑ پاک مہالہ آپے آہن لڑملا ہے لڑمان
 ور ٹکس ہ نام اس دا رکھتان لائق جان
 کیونے ٹکس ور صاحب دی ہوا ہے لڑمہ
 مہو جازہ جولی جری ملایا ہے دل مہ

☆☆☆

یک زید لاجہری لکراں ادر عمر گزار ساری
 عورت فوت ہوئی تس دفتر نکھے رہے دسجہری

وہ اوس زید نکاح فر کیا صورت ہو رہے آیا
 مدت گذری سیدہ وہ صورت حمل قرار نہ پایا
 فر آیا فحش دیوان حضوری لگا کرن پہل
 اگلے کچھل گن حقیقت کہیں آتا صہلی
 یا حضرت جی اس صورت کہیں دوسے رب فرزند
 تان ہاتھ پچھلے دست مری وہ خالی تان کہہ
 دیسان نام خدا دے تان وجہ کہیزان رہی
 ہو راجو سہ ایہ حصہ دائر طرف تانوں لہی
 دعا فقیران رحم خدا دا پاک صہ اللہ کہیا
 لڑیا ہوٹھ صہلی سن کے یہ سہیا
 کوئی مدت پچھے رک اوس وی تون چا ہویا جانی
 دعاء جناب دیوان صاحب دے قدرت کھیل رہی
 فر ہاں صہلی دے آنجنوں لے آیا خوشحال
 فحش جناب دیوان حضوری تھو ایہ مقال
 فر حضرت دیر نہ لائی ہر گو جلدی عقد پڑھایا
 آپنے ہاں با حکم شریعت تھو نے دل پہایا
 مہین فر دو لرزد ہویدا کمر صہ اللہ جانی
 ذکر اسہا اٹھے ہوسی کچو اے دل جانی

☆☆☆

ہک ہندو چوہا قمر تھ کادن گمر تین باہر گیا
 کوئی بچی مدت گداری اسون پچھے فکر نہ چا
 گمر دے لوکان عمر نہ کوئی کدھر گیا دیکھارا
 بہ خرین اہل خیال ہ اوسدا پکھا جانی سارا
 اوڑک ہک دن صورت اوسدی لاش مہالک آئی
 اوس ہول آثر قصہ سارا ہیئت کھول سنائی
 دیوان صاحب تعویذ ہک دتا اوس صورت دے تائین
 کھیس چڑھ کلن والا ایہ ہل اوسدے لکائین
 بہ صورت حاضر کر کے نہیں فصل الٹی ہوی
 کوئی چہ دیارے پچھے تینون عمر خوشی دی ہوی
 گمر دج کے اوس اتون کچھ عمر خوشی دی پائی
 کوئی جوڑیان روزان لہر خیم آ پھٹا اوسا جانی
 لکل ہیئت آپے آپن اوس نے آکھ سنائی
 مین عمر بارس قمر تھ چوہا کردا دلون بھائی
 انجن چیت ہ حب وطن دی ہل محاب لیلی
 جیوگر جیو دانو دی سستی اوڈدی دج ہوئی
 ہور ہ ہائی سونس اوتھے وئی عمر نہ کائی
 ہور کے ہل بھائی لکھا حب وطن دے راہی
 عقل نہ جانی ہوش نہ جانی شرت نکالے ہاتھن
 ہوش آیا جان گمر دج پھٹا باہر سڈو نہ پاتھن

☆☆☆

یک دامن لعل باران دا ہوا بارش ذرا ہے ہوئی
 میلا ورق آسمان دسجے ہڈل نام ہے کوئی
 فتح خان نصیب دلاور حوائی خوش صہ اللہ آئی
 بارش کارن دل مل حویان حال احوال سنائی
 کچھ جواب ہے دتا حضرت ہے کچھ بات آلائی
 ادو نگو کے لیر گمراہ دے اور ٹٹھے آہنی جالی
 دقا دوئی دیہاڑی حاضر ہوئی خوش صہ اللہ جالی
 عرض ہے کیتی رہے غموش چامل در دل عالی
 بد کھٹون معلم راز ہیئت کجیا پاک صہ اللہ
 بارش کارن مال کھالی دعا کیتی ولی اللہ
 یک ساعت اور بارش فازل اوسی دیئے ہوئی
 نس بد حال دڑے دق قمرے بدل دھ ہے کوئی
 لر حضرت کہا جوں صین پٹھا صحن میدان سیاہ
 ہے تسین بھدے ہے نہ بارش ہو دی مول ہے جانو
 دقا لر عرض گدہری اونہاں دعا کیتی ولی اللہ
 اتے ادو پکین ٹٹھے کول اٹھائین حضرت پاک صہ اللہ
 دقا لر بارش فازل ہونوسن دیر ہے لگی زورہ
 جہان پائی دیکھن نہراں سہ خلق آسود مقررہ
 اوس بارش دق سمیت بد حالان جناب عالی صہ اللہ
 باہر قمریون اٹھا رہیاہ جناب عالی ولی اللہ

فر اولہ کے پاک عہد اللہ صاحب قرے داخل ہوا
 یسین فر دیر نہ لگی ہرگز ہڈل یہ کہنا
 تس ذاتی اسم جب الہی دچ آسمان پہوا
 رکتہ تصور ہر میران دا ہڈل خوب بکراہا
 حکت دچ از طرف الہی ہڈل ہوا پالی
 اتے ظاہر ہر طرف پاک عہد اللہ ہڈل لاگ دچالی
 ☆☆☆

دچ ہوا بہتہ شیر مرغا ہر ہر راتین آدے
 نہ کچہ لیپنے، پھوڑے ہاتھ، حملہ کر لیا
 حوان ہوئے خواہ آدم زبور تدا ہرگز ہاتھ
 شیر خوشوارے عت مرغا پانوں تس کہانین
 لوکان اوسدے مارن کارن کیج جن گہرے
 بہ شیر مرغا ہوا نہ آدے رکھے دور ہیرے
 اوڑک کش دیوان خوری دل مل آئے سارے
 سہ مذکور اظہار کیتے پانوان عت پھنکارے
 حریت پاک دیوان عہد اللہ ہت کاقد لکھ کے دچ
 یہ کہ اوس کاقد دسدے کہیں ہیبت چھا
 پہلین سطر اسود دے آچے تے دوسے دچ اسم اللہ
 ہور حیحی سطر می الدین نام مالی لتاہ لی اللہ

فر کاغذ دیکھے پاک مہد اللہ کیا ہے فرمان
 روید اوس شیر دے کرمان ہوس دور پہچان
 مہین فر لوکان عرض کدہری ہے کم ہودے مالین
 پا حضرت اود شیر خوشوارے کردا مار اٹھائین
 ایڈی طاقہ کیمڑی حضرت روید اوس دے ہودے
 رکھ کے جان تھی تے صبر اے شیر کھلودے
 فر حضرت دیکھ لاچار لوکان نون خادم اپنے تائین
 کیا ہر تے فاکون خادم دا بچہ واد ستائین
 فرما اود داد و پھرا وچ ہتھی آتا
 شیر آتا جد وچ گرانوسن کاغذ اوس دیکھایا
 دیکھ کاغذ نون شیر و پھرا یون سرون کردا
 سجدہ کر کے کاغذ اٹھے فر پہچان خودا
 واللہ اعلم کدہر کیا مہین فر وک م آتا
 حضرت پاک دیوان ضوری دیکھو لوک پھرایا
 وہ وہ بہت عالی بہت جس کاغذ آتا دیکھایا
 روید اوس شیر دے ہوئے وہ وہ قرب سوا
 جس ہتھون اود لکھن ہویا وہ ہتھ اکسیر عظیمی
 نظر اکسیر زبان اکسیری بہن فکر اکسیر نصی
 ہے چار اکسیر وچ داخل ہوئے اوس عر اکسیر عظیمین
 چار تے یک ہے چ اکسیر ان مائل کرد لہمان

☆☆☆

جس ویلے پاک عبداللہ صاحب بشہ دور ہیر وچ آیا
 اوس ویلے محمود بہ حال صحیح سلامت پایا
 پتا ایہ نجف خان خاص سکونت دارے
 نجف بن عباس دا جہل اے ولد ارے
 وچہ طرحے تھکندے دے محمود مسکن جہلی
 دیوان صاحب تھادریہ اندر محکم خاص پہچانی
 ہک جٹے اوتے پاک عبداللہ حسین وقتے چاہا
 کر دا یاد خدا نون اوتھے بہہ کے من بہ چاہا
 دو درخت اوس جٹے اوتے آپے بہت غراب
 دل وچ بہت پسند عبداللہ وہ وہاں بھانوں عجائب
 بہ کھین وارمن عبداللہ کہیا کش بدھان جہلی
 جھڑے ایہ مذکورہ اسموں بے مالک مالہلی
 دو درخت ہ جٹے اوتے مت کوکری آٹا کین
 مال تاکہ سپرد مہمان نون کینس دلون رضائین
 بہ جان پاک جٹب الہی قہر غضب جے آوے
 او بہ کسے دے دور کریدا یگانہ جین مرداوی
 جٹے دامن یگانہ اندر جٹ اوس دے نو پلہا
 مال بہلے قہر غضب جین اوسدے جٹ پلہا
 لراک دن پاک عبداللہ صاحب اوس جٹے جے آیا
 بہت حیران تھیر ہویا لراکے رہیا سالا

درخت دو کے مذکور پہاڑان چکے مہڈون جاتی
 فتح چہرہ نہ پھوڑے ہر گز ہوا دیکھ حیرانی
 آہ نہیں قبر خدا دا نازل چومیا غضب عہد اللہ
 ہوتے اوس محمود خان دے پاک دلی ولی اللہ
 کہہا دل تہاں عہد اللہ میں تھو جٹی جیری
 جیونکر بڑا درختن چا کر کے شور دلیری
 مثل مشہور محمود خانے دی عجمو کیا کچھ ہوا
 ظہور ہوا ٹس پل دیج غمہ غصہون غضب کھوٹا
 آہن انہی بخش گھبرا چلتاں قدم آگہرے
 غضب ولی دا ہونے جی کون کوئی دے پھیرے
 غضب ولی دا قبر خدا دا نازل ہوا جاتی
 ولی راضی رب راضی تھیرا نہ تان دور پہچانی
 کہیں ہزار مرید عہد اللہ یک تون یک سولیا
 یہ سہناں دیون صاحب کامل نہیں ہر وہاں پایا
 یک عہد الہائی ہول اور عالی صفت جاتی
 روحہ اوسدا اوچھے جاتی ہور نہ کوئی جاتی
 واکن آب جاتی چشمہ صاحب عہد الہائی
 کیونجے نہیں درختان نوری غم سوز دلیل فراتی
 اوس مکا سوز ہر وحدت والا دیج راز تے راز مومن
 نظر افلاک لاہوت دے اور حکم جہت مقنن

کیا جان اودہ در بلالی یا فہم آسانی
 مدد کرو یا عہد الہی مین ہان در درمچانی
 مین خون ولی مکمل رہت دا مدد جیری خاصی
 مدد کرو یا عہد الہی مین عاچو وسواسی
 وسواس مراد مین درد درمچانی آچہتا در تیرے
 مدد کرو یا عہد الہی مشکل حل ہو میرے
 دو یا مرید عہد اللہ سدا عہد اللہور جانی
 خاص سکونت وچ تھلپاری صاحب فیض درمچانی
 خلف انہارے محمد عارف صاحب تھلپاری
 عالی شان تے بہت دلا لہر سز اسراری
 یہ انہار دوکان مریدان تائین حضرت سید نصیر
 دلی کدھیس انہار وچان ہار کل نصیر
 اے مرید از خواب بیداری رہیں نال بیداری
 نقش نگار اس دنیا والا آوے فائین کاری
 یہ پترے مول نہ جان ہر گوشتی کپڑا لاگو
 فائدہ ہوتاں وچہ راہ خدا دے سستی جاں ہٹاگو
 یہ دیں لالی کوچ کٹاہ۔ اوڑک استہن جان
 کم کرہیں جس کم دے لہر کم حول درمچان
 ہو دم کیا لیر نہ آوے تے دم دا کیا پیرداسا
 اوڑک ولہا اللہ دے سستی مس کر جانو ہسا

علم الہی ہاں علم دے سمجھو ہاں تاکہ وہاں
 حضور علم ہے یہاں عمن ہا خاص دلیل مفیدہاں
 یہاں علم ہے عمن جتنی ہے ہاں کہہ دے ہر دے
 تان اور ویلے شرف نثر دے ہمارے ہائیں رورے
 ہاں علم ہر کل دے ہوتے فخر و فخر سلاے
 جہاں فخر و فخر ہر دے ویلے عمل ریاست ہاں
 علم مراد عمل دے ایسی ہائیں عمل ہمارے
 سہ ہر دے کدورت دور دے ہمیں عملوں ہمارے
 خاص تعلق وحدت اور وحدت طرف سہاں
 کہہ دے ہاں حال ہاں زمین ہے آسمان
 ہر مجلس کرلی ہیکان سے ہی حفظ و ہدی آئے
 جہد تمام ہاں اور لائق نظر ہاں پائے
 عمن دے اور عمن تعلق خاص سرفہ آتا
 جہد موافق قدر اہل و قدر و قدر ہاں سہاں
 طاری جہد سکر دی اور ہار غریب و مجاہدے
 قدر موافق زہد غریبی حاصل حال دسلاے
 فرماتے ہندوہاں عرض گزاری حضرت کا فرمایا
 اپنی وعظ تماشا آب ہائی مول ہے ہاں ہاں
 ہاں ہائیں مول حری ہاں معلوم کیونکر ہاں ہاں
 شریعت طریقہ حقیقت ہائیں ہاں ہاں

۱۰ حضرت تشریح حرامی کہتی تھیں کہ
 ۱۱ فرمایا اول سہن کھد ورنہ
 اول مال بھی دے کرمان بھی حرام ورنہ
 دوما غیر لئاء فی الفح یک ورنہ ورنہ
 لئاء فی الرسول حرجا درجہ اور جسم رسولی
 لئاء فی اللہ ورنہ درجہ پوچھا پچھا اے مقبولی
 اول حال شریعت آئی وچہ درجا حال شریعت
 ورنہ حرجا حال ۱۰ حجت عہوتی مال عہوت حقیقت
 معرفت حال لاہوتی پچھا لئاء فی اللہ وچہ آما
 جسعین ہماضہ سندر واکن جلوہ لیوے پایا
 نیکی ہدی معلوم ۱۰ کرلی تے مالے جن حرام
 ایہ کل شریعت مال ۱۰ اسدے ہائی مور پیغام
 معلوم شریعت عمل نمودن خواہ نیکی عہوتی
 خواہ ترک حلال ہائے
 ایہ اسی رونما کل مضمون طریقت کار ایہائی
 من طریقت بعد حقیقت ہانو دل دے مال رضائی
 یک پاوے تان جو گواہان ہدیون ہدی لگاوے
 مال عقاب ہدی دے آما گچھا اور پاوے
 اتے حلوں برکت کے اور کرمان لوزی پایا
 رسولی مال حرام نکالی ہئیں حق حق آما

اے کل تعلق روزِ ہفت فن اے معرفتِ آئی
 اللہ بس ماسوائے ہوس پائی کل جدائی
 اللہ صاحبِ خلقت سازی درج بدرج پائی
 ہمالِ محفل انوارِ وصالی وجہِ دل اسہن چمکائی
 کہو یس طرفِ بلدی سہان ہال و علم الیقین
 عیشانِ موحان توہمان پایانِ مال حق الیقین
 اے درجہ مالِ محتاج دے وجہِ قبول می دے رہمان
 ہاجِ محتاج سرورِ عالم ﷺ جاہِ نہ کوئی بھجان
 دہا اطلبِ رضا گ یا محمد ﷺ اے پاک می دا خان
 روشنِ دوہان تہان اندر ہو یا بزمِ عیان
 محتاجِ پاکِ رسول اللہ دے پیر (۴) جسمان پر آئی
 یک افعالِ محمدی ﷺ ایسی تے دومِ خصالِ سنائی
 سومِ احوالِ محمدی ﷺ جانو مالِ قلوبِ خلاصہ
 دصالِ محمدی ﷺ چوتھے ایسی صفت کر جانو ہاسہ
 افعالِ محمدی ﷺ لیکن چاہے کھول کر فقیر جواب
 ہی منکر تے ہر معروف کر دکھو دکھو خطاب
 رخصتِ مالِ احکامِ شریعت رہبانِ عہدِ عہدائی
 یکِ مالِ مخالفِ ہونِ ہاتھ تارِ پاہِ مصلحتی
 منہجِ کارِ نہ کرنی ہر گو صفتِ پاہِ رسوائی
 ہر فعلِ خلدِ اراحدینِ آنوں دلوں بھائی

دج سلف اہل طاعت لولا ہاں عقیدت رہاں
 ہووے توہ طاعت مستکن دج عین شریعت بہاں
 نصال محمدی ﷺ کج کرد ہن ظاہر آکھہ دیکھاواں
 نہ نصلت باطن اخلاق ذمہ باہر آئون لاواں
 ہاں نصال ہو جسہ ظاہر کرو قضیت دوراں
 ہرادرہ محبت ہو ذات الہی کرمان طرف ضروراں
 اندرہ نفس جان بعد معین تر نفس لایہ قمیسی
 جان لوسمین رنج لکھ کھلوتا ملہم نام رکھسی
 جان تر ہلا لاش اکیرے تر مطہر ہویا
 ہن قدم نہادہ دج طریقت بہت عبادہ کھلویا
 احوال محمدی ﷺ کجہ پہچانو اس بعد دون سنیون مہن
 ظہر دسلاں ہو نفسانی عبادہ وحدۃ کھلی
 بہاری مہی اہلیت دی سینی کوزا دور کراو
 تصنیف قلب تزکیہ روح حاصل خوب بناو
 ہن جلوہ خاص حمال ظاہر ہاں شتابی ہوی
 جسم ہلاک تا فی اللہ دج تا رح دے پوی
 کل پریشانی طبعی جہوی ات جاہ باہر آئی
 ہاں حقیقت الوار حقیقت کشف بہار بٹائی
 وصال محمدی ﷺ ایہ ہن جانو سہ نہیں بالا پائی
 ترسمین مقاموں وداغ ہو کے نکجہ چرھا لائی

لگا نصیحت کرن دواں نوں صاحب فیض رسانی
 مال بہت عالی پایا صاحب فیض حقانی
 پے خدمت احمد بگڑا بیٹا رہیا بیٹا جانی
 اتے دوجا بیٹا بھین بکی دوج خدمت ہر دو نور نورانی
 اے پے باطن حب کھیری شاہ رحمۃ اللہ اوتے
 لگا چہ نصیحت دینوں جاگ بچے دل مٹیتے
 اول گور تے نصیحت کولون ہونان پے پے
 تہا کو لوشی کرو نہ ہر گز رکھان قدم نگہبیرے
 ہر دم یاد اللہ نوں کرنا دلے نال حضوری
 نیک اعمالون تے چھٹکارا دیون کدے نہ پوری
 حق مری سردی سر تے نال نقل رہاں
 دائم زیر ہواہ نفسانی کر نال دوستی بہاں
 اندیشہ مارن نیکن والا کدے نہ دلوج آلو
 ملاقات نیکاں دے احمد بہتان بٹناں کدی نہ جانو
 ہشیار ہونا وچ ذکر الہی دشمن ہونون دوری
 فکر توحید فانی والا کرناں با مشکوری
 ایہ حیاتی نت نہ دھسی تے نہ ایہ ساعت و ملا
 مئے حب دی دوج خواہش ہمیشاں کرناں فکر سولہ
 ملحدان دی مجلس احمد کدے نہ قدم لگاں
 کیونجے مال تاثر انہادی قلب سیاہ پریشاناں

شریعت اتے طریقت سگتا رہبان خوشدل ہوئی
 حقیقت طرف دوز شتابی وقت رہے نہ کوئی
 حقیقت مہین جان معرفت توڑیں پوچھ باتی
 جان جان معرفت پوچھ تاجیں مہندی تاجیں طاقی
 ملاقات مشائخ ترک نہ کرنی جیکر لینے کوئی
 پاؤ فیض شتابی اونچوں مطلب سارا ہوئی
 جس جس طرف کرن اشارۃ اوی راہ پر پڑتاں
 پاؤ فیض سلوک ہمیدان قدم نہ چکھنے حڑتاں
 ایہ عمر تہذیب لعل جواہر فضلت قدم نہ پاتاں
 جان عمر کھٹی کچھ نہ حاصل نیک کرو سیاتاں
 غصہ کینہ بگل روی کدے نہ دل دہج لاناں
 کشتی صبرے والی لوتے چڑھتا تے چڑھ جاتاں
 دیوا باغ عمل را جہڑا اود کاری دوجین جہاناں
 اوی دیوے باغ عمل دے دچن ہاہر کدی نہ آتاں
 ایہ زن فرزدان مال نہ جان جاں کھینی
 ہور دوجا ساتھی ہاجون عملاں رستے کوئی نہ بنی
 دولت دنیا جمع نہ کرنی، رستے مشکل بہاری
 سہ ماں اسواں دیو راہ سولا کرسی فضل قطاری
 ہر دم طرف ذات الہی ایہ دل تے جان نکاو
 ہور مہنیں دیہاں نام خدا دے بھکیاں زنج کھاو

کیونچے ملک الموت تسان ہے اوڑک کری پھیرا
 کڈہ کے روح بدن دے وچن خالی کری ڈیرا
 ہو فوج ملائک عزرائیل آپے تال لہی
 ہے حسنہ عمل تان روح نکاڈا نچے طرف پہوای
 ہے سیدہ عمل تان مٹنے۔ اوسدے ملک طریقت سختی
 عزرائیل دیوے جا انہاں پیش آوے کبھتی
 اسی رونشان بہت فصیحت کیتی پاک عبد اللہ
 دوہاں شریان آہنیاں تائین پر زائد شاہ رحمت اللہ
 کیونچے ائمہ خدمت حاضر ہو دن راتی رہتا
 تان رحلت تک رہیا دیق خدمت پاس پور دے بھدا
 ات سنبھون پاک عبد اللہ ابے اسدے راضی
 دتے شاہ رحمت اللہ آتے مت کر جالو بازی
 فر پہنچے اپنے اس دے تائین حکم کیا عبد اللہ
 منہ لکھیں مٹنے اوتے بیٹھو اسے ولی اللہ
 ایہ ہم تمام فصیحت ہوئی دہرین (۲۰) ماہ شوال
 روز آہا بیٹھو جانے وقت صبح سہاں
 اتے ساعت آہے دمل دے طرفوں ذوالجلد
 راحت موت جو عاشقان بچھو ایہ مثال
 ہو قدرہ قدرہ ہڈل نازل حکم ہما سبانی
 فر عزرائیل ہا حکم الہی رکھا تھ سنبانی

قبیل کھس ارواح عبداللہ ذرہ دیر نہ لائی

وہ سو بھری نہ کھڑ (1072) پوتا اپنی جائی

صاحب مین صفائی والا جناب حاجی عبداللہ

صاحب اکمل ولی اکمل پاک جناب عبداللہ

صاحب نظر اکسیر اعظم واک پاک ولی عبداللہ

صاحب جوش نظر دے والا جناب عالی عبداللہ

صاحب فیض رسائی والا عالی خاص تجمل

صاحب خاص ہدایت والا کامل سر کامل

ادب جنازے پاک عبداللہ اتلی خلقت آئی

جتنی وج حساب نہ آوے مہدی تاجین لوکائی

مخسینک مسطر سارا ہویا ادب میدان

خلقت پکت یقین ملنگ لٹھی آہ آسمان

لہا پکت روایت کیتی جہان ادب خوشبوئی

پہتی ملک حیلن لوکان چا مل ہویا سہ کوئی

ہن توڑین ایہ پکت عقیدہ لوکان سہنان ہمایا

پ ایہ دھر نہ کڈی کسے ڈانڈا فکر کھلویا

ادب خوشبو مسطر دے داگن جھری ہوئی ظاہر

دچ میدان مسطر کھس پھر کوئی نہ ہویا ماہر

ادب ذاتی ام دے اندر ہویا داگن مثالا

داگن مسطر جسم ام جھین یا بزر نرالا

عشقون غری و ق وجودے ضابطہ تک حیاتی
 روح ضابطہ سر پوش دے دانگن کھلا بعد موتی
 کہیں ہزاران موت ہانڈی دے پر کب تقدیر دن کہلا
 خوشبو ناک میدان اوہ سارا آوے ہر ہر مصل
 مجب نہ کرمان رب ہمیں ڈرمان جو ایہ بات آلائی
 میں ایہ حصہ پاس دل دیون پایا آویں جانی
 جاں فارغ ہوئے جنازے کولون گہر لون آئے سارے
 خاص الخاص سہ دل مل بیٹھے کب دوسے دے پیارے
 موارج خان بدہاں قہمی سخن ترانوہ کر کے
 بہاؤ مند شاہ رحمت اللہ تال دے دے بھر کے
 کہنے آپ دیوان حضوری فرمایا دہا فرمان
 اٹ سنبھل شاہ رحمت اللہ مصلے بیٹھا جان
 عبدالحرح ہمارا تہا خالی مصل رہا
 شور ہے غوغا ہے کیتس ہر ہر طرف سہا
 پر ہر ای کے نہ کہتی تے بہتی دشت پالی
 بہت لٹائی تے رسوائی پر چھن ہر نہ کالی
 اوڑک عاصا زور چنگانے شاہ جیلانی والا
 لے کے لڑیا باہر شہرون موندہ گہرات حوالا
 بشعور شہر ہمیں وداع ہوئے عالی بہت پایا
 موضع گوکی اندر آونے قدم مبارک لایا

پرگنہ دہج گجرات دے گوگی تال بہک جائے
 پکڑ سکونت بیٹھا لوچھے خاص دے دے رائے
 منن ہو دین لو لاد جو اسدے گوگی اندر جانی
 فضل خدا دا بہتا اونہاں صاحب فیض رسائی
 شاہ رحمت اللہ دہج شہر دے خاص سکونت ہويا
 صائم الدہر جے قائم اللیل دہج زہر جناب کھلوايا
 صاحب حال ظاہر باطن کرامت حال ضروری
 جیکو در انہامدے آدے آس کرچھا پوری
 جد قمر غبور انہاں قہیں ہويا ٹٹکیں خبریں مکیاں
 واہ واہ عالی صفت واہ کیہناں ٹٹکیں پھیاں
 نوراً دہجہ وڈا تسما کیجا دولت ربانی
 پر جو کچھ روز ازل دا لکھا دلوویں ہوئے جانی
 ﴿.....﴾ ﴿.....﴾ ﴿.....﴾ ﴿.....﴾ ﴿.....﴾

گرامات شاہ رحمت اللہ قدس سرہ

سلطان مرہو قلی خان گکھو ٹک اندر پٹھوہار
 حرکت شہت تال معین زور اندر بسیار
 اورنگ زیب شاہ دے سج لوکر اس نوں جانی
 اورنگ زیب دہج ٹک پنجاب آہا صفت شالی
 شاہ شجاع دہج ٹک پٹاوار ہمارد اسدا سا
 چڑھیا اورنگ زیب دے لوچے لگا دینوں دھکا

اُس آدم بہت بکھا کھا سو ہزاران تائیں
 نکل آیا دریا سندھ چین چل کہت کہائیں
 آئے گلبرہ تائیں حکم لڑائی دتا شاہ اورنگ زیب
 چڑھ توں شاہ شجاع دے اوتے کرناں دور فریب
 فر گلبرہ نال شہابی آیا شاہ رحمت اللہ پاس
 کہدا میںوں حکم لڑائی لے پر دلوں ہراس
 نالے ہور پہاں شہر دے شاہ رحمت اللہ کول
 رشتہ داری کرن سولوں چیموں بٹھا یول
 یا حضرت اس گلبرہ تائیں مدد جیری لوڑ
 چڑھا شاہ شجاع دے اوتے فوج تھوڑی کزور
 من کے حضرت گریہ داری بلکہ تھوڑی کک دتا
 چڑھا شاہ شجاع دے اوتے کڈہ توں اوسا پتا
 بنے نال ششیر اپنی دے پنجہ توں ایہ تھوڑ
 فتح ہوگ نصیب تہاں توں سوانی خوب تیز
 فر لے کے رخصت لیا گلبرہ اندک فوجاں نال
 اندر طلاق تھچ دے عیا نعرہ جہل جہل
 تھوڑی فوج گلبرہ دے آئی تے اوہر لاکھ سپاہی
 ہر ہر طرف نعرہ مارو خونی فوج بے راہی
 آغوش الاعظم مدد کیتی تے فتح پائی کتھر
 تک ہوئی سب فوج شجاع دی دیں دوہاں تھہر

کہنے اندر شور لڑائی ہم گلہروں کا پہلا
 ہوئی ہزیمت شد شجاع وی شور غضب کا پہلا
 بس کے دنچ پہاڑیاں دڑیا ٹھہرا لکڑا دھپا
 اے گلہروں کے شاہ رحمت اللہ نذر نیازاں دھپا
 دڑیا ہندو دے اندر گلہروں جو موصوفی
 قدم پوی کر حضرت والی بیٹھا حال دقوی
 دیکھو شاہ رحمت اللہ صاحب عالی رتبہ والا
 دنا فیض جناب عبداللہ بس لوں حال احوالا
 جو کچھ کہے زبانوں ہاں اولویں ہوندا جانی
 حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب عالی فیض رسائی
 ہرگز اک دن کوچ نکلا چلتاں سہتاں جانی
 ایہ موت سرے ہے ہر دم قائم بچو اے دلجانی
 پوہتا آن غروب دے نیرے دینہ حیاتی والا
 پائی رحلت شاہ رحمت اللہ دساں کھول حوالا
 وہ سو سن تریانوے (۱۰۹۳) ہجری پائی بس وفات
 چھوڑ تہہ ہے دار ہوا لڑیا عالی ذات
 چار فرزند انہان دے باقی انہان کراں کھارے
 حمایت اللہ ہے عبدالسلام صاحب تقوی دارے
 ترہا محمد امین ایہاں شیخ محمد نالے
 صاحب عین صفائی اندر خاص تجربہ والے

دیت شاہ رحمت اللہ سندے شیخ محمد تائیں
 بچے میرے منہ آتے بیٹا عمل کمائیں
 ایسے چٹا مین مقام دے اند صاحب فیض حضوری
 بیٹے طالب اسدے پاسوں پان مرادوں پوری
 کہ حضرت شاہ مراد حضوری مین ہا حال قلندر
 قلندر ذات بذات امیرہ روضہ خاندور اندر
 یہ کامل اکمل ولی مکمل صالح مقرر ذہر
 یاران سوتے چار دہان (۱۴) مہری سند رحلت شاہ مراد
 ہور کہ صاحب فیض پچالی سلطان صاحب محمد
 مظفر آباد دے اندر روضہ اسدا صحیح مقام
 انہاں دوہیں شیخ محمد مرشد کادیا جانی
 آواز کراست دوروں نیچے جھٹ ہوئی پچالی
 دل چٹائی فیض انہاں نوں شیخ محمد پاسوں
 فر ہوا لیس اونہاں ظاہر ہایا قرب اکاسوں
 حضرت شیخ محمد صاحب اندر حق دوہیں دے
 سلطان صاحب تے شاہ مراد از غزلوں خان ملاں دے
 ایذا عالی ہایہ ڈکھا شیخ محمد جانو
 انہاں دوہاں مریدیں تائیں دل کر گھر سہاؤ
 جتنے راز غزل دا تھیدا اونہاں دوہیں تائیں
 سلوک اندر محاذ دوہیں نوں رکھیں جا بھائییں

جتنے ہمارے ملوک دوہاں نوں چھوڑ اوتھے تُو آیا
 حضرت شیخ محمد صاحب دیکھو جیں من پہلا
 اتے شاہ مراد دے ہر عجب حقلوں فکر وں ہمار
 ہک چھوڑا چھیا آکھ سبلی تیں کر پئے ہمار
 دل دیاں دے سہ کو جانی پر نام سائیں دا ہے دم دم
 کوئی تافس کوئی سٹاں ملتی علا مر ہو خداے دم دم
 ﴿.....﴾

گرامت حضرت شیخ محمد قدس سرہ

اک دن حضرت شیخ محمد وچ قرے پڑھا آہ
 اوتھ بھلی خادم تائیں کہیں دلے خواہ
 بھارت خان نوں بھلی کھو ایہ بیلام پڑھا
 بھتی خاچوں ہمار آکھن ڈرہ دیے نہ لہ
 خادم پڑھا آکھ سٹا ہ کچھ حضرت کہا
 اوہ مال بھلی سن کے ہمار لڑ حال بکھیر رہا
 کہا دیکھے ہ انجن پیچ سٹ خائے دا چھوڑا
 لڑ کہدا شاید ادر ہوا مردا تے دل ڈرہا
 سر صدق اوس کل تے جس دجا اہا مسکینان
 ہور ہر ملکہ وچ حضرت دے دغس مال بھیمان
 اپ کل سن کے کل بھلان خاص بھین ہ ہوا
 حضرت شیخ محمد اوتے رہن حضور کہوایا

☆☆☆

ہک جمعہ ہاتھ دھو کر بیٹھ کر دیکھ لیا
 واسطے حضرت شیخ محمد ابو خضروں پادے
 پہ اک دیکھ ڈر دھو موضع لہوی لے گئے ماہ ہاتھ
 گاؤں میں حمای ہوں دا واک محول درجہ
 رات جی میں ماہ آہ ہاتھ ہوا اوداسی
 جلیہ ڈر دھو کچی دل ہوئیں دوسری
 فر گریہ زہری کردا آیا تے عرض خور پوچھائی
 یا حضرت گاؤں میں ہ میرا چور لے گیا کائی
 نہ میں ڈر دھو میں تیرے کارن آٹاں دلوں پوچھائی
 یا حضرت دھو مدد میں لوڑ مسانوں آئی
 دیکھ دھو پیاں حیدون میں پکیں جند لیاواں
 ہے اہ گاہن پٹھن لہن ڈر فرق نہ لاناں
 ادرن کوئی نہ جانے ہرگز اہل اللہ دے تائیں
 ڈاک آدے جان ڈرے ادر جان خاص سداکیں
 فر حضرت کہا گھر آچے دھو ٹوں دھو لٹیں ہار
 دیکھ ادرہ لاجالی حسی فصل غلہ
 فر ہاتھ دھو گھر دے ادر ہار مول نہ کیا
 لہریں دیکھو ہر چوریں دے کیا کچھ عورث چا
 ہاں اہ کول گھراں دے پوچھو چمنوں ہوئے دہنیے
 راہ نہ دیکھو عقل نہ رہا ہاں کماں دے ہینے

جان نو طرف ہندور دے دیکھن اونوں صبح سلامت
 جان نو طرف گھراں دے دیکھن اونوں صبح سلامت
 وہ وہ ڈاک ہ غنچے والی بر پوراں دے غنی
 ہونے مایینے پل وچ جاتو نو چشم دیا گھنٹی
 ہون ڈاک ہ جانے کوئی ڈاک ڈر جہ آوے
 تائیں کوہش اگھ پھٹا کردا لرحہ ہاوسے
 ہاوسے رلے سچ کیجے بہ پوراں دس ہ چلایا
 سخت عہدے ڈھنڈ وکھری نور اکھیں دا دلیا
 وہ نئے (۱۰۰) کوہن لئیں ڈاک بر پوراں دے ورتی
 نو مال ہاندہ راتو راتیں جھوڑ گئے لوس ورتی
 جنھون مال اٹھایا اونہاں آہا لوسے جانی
 مئے لیر گھراں نوں چلے نو چشم دی پانی
 لیر ہوتی جاں مال ہاندہ ہونوس کمر دل آیا
 ہک ڈوہ کچھ گھسان ہ ہویا امن آسین ہ پانا
 نو لے کے ڈوہ عٹلی سچی آیا طرف جانی
 پئے طرف شیخ محمد پوجا آہ لئیں پانی
 آکھ من الٹی عٹش ظہیرا پوراں دا احوال
 لیکن ظہر وچ بھائی ہویا بیٹھ دیکھال
 ورد ہوا جان کسے تائیں اوہ آہوں آکھ ستھرا
 بر ورتی دا گل اداڈہ ظہر کر دکھلاہا

ہونہاں آپ زبانی لوکاں اچھے کہا حال احوال
 لڑ رہے رشتہ ٹٹکاں اور عمر گئی در حال
 وہ وہ وہ ولی مکتل کامل حضرت شیخ محمد
 وہ وہ وہ سلک طریقت والا ہادی شیخ محمد
 الہود یا شیخ محمد ، سین درواں نہا اکا
 حاجو مجلس شہد فرسی حال فرسی ہا

☆☆☆

ہور یک خادم اس حضرت دا کالو اوسدا نام
 آپا صدق تے برکت والا فرعون خاص حجام
 اک دن قوش ہ شیخ محمد حاضر آن کہلویا
 کہدا یک دلیہ ہ میرا حضرت حاجو ہویا
 مرض چچک تھیں دونوں چشمن رنگ سفیدی ہا
 یک درہ لو اکھیں دی ماکں پاس ٹٹاں لے آیا
 توں دریاء کراست رحمت جے یک قطرہ پائی
 اس حاجو دی تھولی اور ہتی فرحت لائی
 فر حویا حضرت قوش تجربہ دیکھن والیں اُٹھا
 وہ وہ وہ بہاگ نصیب پائی دا بدل داگں وٹھا
 لب سنہیں دے حضرت اپنے اکھیں اوسدے پائے
 جی گرد کدورت چشمن کڈا کے دور دکائے
 روشن ہویاں مل دی اکھیں چچک پٹلا ہویا
 وہ وہ وہ شیخ محمد صاحب درد تھامی دہویا

اسی روش کرامت حضرت نبی وہم ہمارے
میں عاجز و دیہات نہ سہیں عقل و شہرت لہکانے

آء آفتاب غروب دے یزے ۱۲۴۵ ہمار سہال
حم حمہم حیاتی دہیں حضرت شیخ کمال
ہئے حضرت شیخ محمد رحلت جانو پائے
یاران سوئی نون (۱۰۹) محمد عمری خاص وصال لاکے

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

چار صاحبان معرفت کی کرامات

حضرت جناب علامہ اللہ صاحب عالی ہمت ہائی
صاحب علم حکمی و ملا حے صاحب لہیں رسال
چلیا محمد جہان نون صاحب تقوی داری
وہی نوبت کوچ دی ہجو اے ولداری
قلب دوران فرید کامل
سالی وصلوں بہ ہستم از ہامہ
کرد رحلت ز دایر ڈیما ڈود
جائے او روضہ (۱۳۶) مدد فرمود
چار بحر علامہ اللہ صاحب چار عالی ہمت
اول عارف دویا قائم رحمتا معصوم میان
ہوتا حضرت مراد پھپھی عالی ہمت و ملا
بہ قائم صاحب لاولد ہ رہا ہجو حال احوال

عارف صاحب دے پتر حرائے کجھو ایہ قریر
 فتح محمد دل محمد روشن ہر مہر
 حریجا مہدائشی ایہائی دانگن نعلن گوبی
 بن وکتو وکتو احوال ایہاوا کرسان جوں آکتابی
 بہ حضرت دل محمد صاحب لاولد ہے ۹ گیا
 اس وار فنا نہیں طرف ہا دے پکھے کوئی ۷ رہا
 حضرت فتح محمد صاحب دج سلک طریقت جانی
 دج زہد ریاضت سکوی سستی آجا لیں رسانی
 فوت ہوا حری پے پکھے تے نام اول ولی اللہ
 حلیہ اللہ دے دا فانوں ولی والی ولی اللہ
 غلام علی حریجے دا اسم ایہ حرائے عالیخان
 دانخور تے خاصہ اہر خرچا زور حران
 ولی اللہ دے گھر دے اہر تے دو فرزند
 واک پران اوہیں روشتی اوہ عالی دلہد
 ہک دا نام غلام محمد تے دو جا شیر ۵ ان
 خاص مہارت الٹی اہر دونوں ۴ پکھن
 غلام محمد دا چا ہک تے نام حسین علی
 علم عمل دج محکم آہا صاحب عین ولی
 حلیہ اللہ دے پے دونوں عالی میں صفا
 لادہ بخش تے ور بخش صاحب اہل عداہ

سوہلو میں (۱۶) ماہ رجب الاول ہوئی خاص بیماری
 شب پچھبہ وقت نمازیں جا مل حب دیداری
 یاران سوئے جٹھ (۱۶۵) عمری سنہ سترہ ہوا
 واللہ اہم روح قسدا کہ جا دج کہلویا
 دو پٹے نس چکے رہا عالی بزرگوار
 فقیر محمد تے محمد روہن زہد اور بیمار
 فقیر محمد دے گمر دے اور روہن دو چراغ
 سلطان علی تے محمد لطیف گل گلابی داغ
 سلطان علی لاولہ پہچائی گیا جھڑ جہان
 محمد لطیف دے ترے فرزند کہلویا باغ مہان
 احمد شاہ تے محمد شاہ رستم علی ایہائی
 حرائے وچہ شریعت حکم تار توحید پہچائی
 فر وارو دہری حرائے چلے اور دار شاہ
 کیا ہوا ہے بہت جاتی لوڑک جان لہا
 محمد شاہ دا پٹا چکے کرم شاہ ہوسدا نام
 تے احمد شاہ دے چارے پٹے صاحب فہم انجام
 محبوب شاہ تے فضل شاہ وچ سنک طریقت قائم
 بہار شاہ تے جیون شاہ رہے وچ شریعت دائم
 ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

حضرت محمد روشن کی اولاد کا بیان

حضرت محمد روشن گھر تک پہنچا ہوا پیدا
 قاسم علی ہے نام لکھا دج زہد عبادت پیدا
 سطر ہوا کس پہنچے حوائے خاص پہنچائی
 اور بخش تے الٹی بخش محمد علی بھی جہلی
 اور بخش تے الٹی بخش سبھان اولاد نہ کوئی
 محمد علی تے مہاس علی عمر جہانے ہوئی
 ﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾

حضرت مراد کی اولاد کا بیان

مراد صاحب دے دونوں پہنچے صاحب زہد ریاضت
 شرف دین تے محمد غلام دج حکم مال عبادت
 شرف دین لاولد ہو گیا طرف اوس دیر بھاد
 اتے محمد غلام دے پہنچے صاحب نہیں آیا
 نہیں بخش تے کرم بخش عالی جوئے دیر
 لر نہیں بخش دے دو فرزند دونوں بزرگوار
 کھدے الٹی دوئے لاولد پہنچے تھوڑ جہان
 صاحب عین صفائی دالے عالی ہمسازان

اسم اہماں دا ظاہر کر کے میوں لکھ دیکھاواں
 مردان علی تے سید علی دل میرے تے اتواں
 کرم بخش صاحب ولاد بچائی مگا چا جان
 انہی بخش ہ قانوناں اوس دا عالی حضرت خان
 فوت ہوا دو پٹے اسدے بچو بزرگوار
 فیض علی تے شرف علی بچو اے دلدار
 ہائی ہور تمام اہازہ اچھے حدے کوئی
 جس کوں چاہے ذراہائی مولہ جس کوں چاہے نہ ہوئی
 حضرت عبدالسلام کی ولاد کا بیان
 عبدالسلام دی کرہں حقیت بچو ایہ مضمون
 ایہ چاہا رحمت اللہ سدا وق سالم دین قانون
 ہور سلک طریقت حکم آہا عالی اہل حداء
 دلی دلی مکمل کامل صاحب بے ریاہ
 فر انجن چیت ہ کوس رحلت اس نے ہائی
 وجہ ہا کھدے الہی فر گیا طرف ہائی
 عبدالسلام دا مگا چا صاحب فیض باندی
 درج جیت طریقت جیت طریقت کوئی صفت نہ جہان سہی
 میر محمد قانوناں بوسدا ملود جیوں آکھائی
 عالی خان تے عالی صفت کیا حاجت سہائی

غروب آفتاب ہو گیا اسدا فرما عابدان
 جان محمد دین محمد دو بیٹے بعد عیان
 صاحب اہل صفائی وہاں دونوں کامل پہلی
 دج خاص شریعت عیسیٰ طریقت حکم دلوں پہلی
 آء دجی نوبت کوچ دی فر رحلت وہاں پہلی
 ایہ وہاں لائی چھوڑ کے جی طرف بھائی
 جان محمد دے بیٹے پچھے چارے بدگووار
 غلام دین جے باہر دین عالی جلوہ دار
 رحمتا فضل دین لہائی صاحب عین نصال
 پوچھا محمد چراغ الدین لاولد تم سہل
 دین محمد دے بیٹے حوائے اول ہا کر دین
 وہاں دین جے محمد علی لر تم مرام عین
 ﴿ ۱ ﴾ ﴿ ۲ ﴾ ﴿ ۳ ﴾ ﴿ ۴ ﴾ ﴿ ۵ ﴾

حضرت محمد آمین کی اولاد کا بیان

حضرت جناب محمد آمین ایہ دینا شاہ رحمۃ اللہ
 صاحب صدق صفائی والا پاک والی ولی اللہ
 دج کو شریعت کو حقیقت اور کو طریق لاہوتی
 فضل کمال ہجرت والا دج پیر دمر مضبوطی

بیان کرامت جناب محمد امینؑ

اکواریں خدا کرے لوگ بلا سخت کراہے
 پر پہنچے آدم چٹکے سے سکن سخت ہوئے درملاہے
 محمد امینؑ یہ دیکھ حراما جنوں چومیا جالی
 زردی حال دج حق مجرب ہوا سرخ پہچالی
 کس نعرہ ذال اسم الہی ہکا وار آکلاہ
 کر کے یاد اللہ دے تائیں دج حق خدا کرے پالا
 داکن سوئی چٹکے لے گیا کھر ہوتے جھٹ نکائی
 لوگ حیران حقیر اور بات نہ آدے کائی
 یہ ہر دن راتی یاد خدا نوں کردا رہدا جالی
 اور رمز توحید الہی داخل خاص پہچالی
 آہ دجی کومت کونج دی فر چلیا جھٹ جہان
 حضرت پاک جناب امینؑ صاحب لکھن رساں
 فر محمدؐ جگر جتا اسدا چکے رہیا ہکت
 صاحب مین صلائی والا پر کدی نہ ہویا دک
 ظاہر دج شریعت قائم تے اصلی راز طہقت
 نہہ ریاضت ملوی سستی اور تمام دج طریقت

بھی فر و صلت روز مژہ بے ڈھنگا جانی
 قالو انا لله وانا الیہ راجعون ہو یا سر مہجانی
 محمد صبر دے پئے مجھے چارے عالی نام
 محمد عظیم سلطان محمد ہا طرحہ پیش انجام
 دور حرمہا ویا اس دلی دا نام اس دا کھم اللہ
 صاحب راز حقیقت ویا پرتھا ہے عزیز اللہ
 ﴿ ۱ ﴾ ﴿ ۲ ﴾ ﴿ ۳ ﴾ ﴿ ۴ ﴾ ﴿ ۵ ﴾

حضرت محمد عظیمؑ کی اولاد کا بیان

فر محمد عظیم دے پئے دوئے دونوں عالی حین
 شرف خواہ تے جان محمد صاحب راز عیان
 کہتیاں لوکاں فیض ہو پایا انہاں دوہاں پاسوں
 لاولد کئے تے دوہاں سزا ظاہر قرب انکسوں
 ﴿ ۱ ﴾ ﴿ ۲ ﴾ ﴿ ۳ ﴾ ﴿ ۴ ﴾ ﴿ ۵ ﴾

حضرت سلطان محمدؑ کی اولاد کا بیان

دے پئے سلطان محمد رومن جیوں آلتاے
 محمد حیات تے محمد علی کیا حاجت مہاے
 شاہ دلی ایہ حرمہا ویا بھی عالی عورت نام
 دہر سلک طرحہ محکم حراے چا عشقوں ہام

محمد حیات لرزہ نے کوئی خالی انوس رہا
 محمد علی دے دونوس پے حق سچ راوی کہا
 قطب الدین پہلیں دا فانواں نے دویا چراغ الدین
 دونوس حضرت گذرے ہن ایہ صاحب صدق و یقین
 وہ ولی دے گہر دے اندر چھے لرزہاں پہچانی
 صاحب عین صغائی والے سارے نکساں جانی
 قادر بخش پہلیں دا اسم واکن نعل گلاب
 حیات بخش دوجے دا فانواں اندر ذیل حساب
 کریم بخش جے فعل بخش مغواں فعل الدین
 حسن علی جمعیس دا اسم سچو اہل یقین
 قادر بخش اونہون کر رخصت آئے وجہ اراضی
 اور اراضی روشن نورون چھتے دین قاضی
 فعل کرم عین اللہ دتے دو فرزند پیارے
 محمد وہ وڈیرے شہرے بے اولاد سدہارے
 محمود خاں جوکے پہلی آئے دوج کھاری
 ساری دینی عمر اونہاں نے اتھے آن کھاری
 دو فرزند اونہاں دے ہائی دتے مالک
 محمد ہاشم نور حسن دو کیجے اللہ خالق
 نور حسن دے پٹے دو فلام حسن تک جانو
 محمد لطیف دوجے دا فانواں دوج کھاری مانو

ہمیشاں روٹی رزق حلالی ثابت کر کے کہا
مل وا ہے جسے فکر سے سستی ذاتی اسم و پناہ
رہے ہمیشاں بہلو اور دھج مسیح جانی
علم عمل دھج پکا آبا صاحب فیض ربانی
ۛ واسطے روٹی رزق حلالے آہوں کم کریدا
پور کسے نون مول نے آپکے آہوں مل وحیدرا
و ہمتان چرائیں ملام کم نے مول کریدے
اوہ اپنے آہوں خوشی اور جانو دوزخ ٹھہدے
و لوکان کولوں کم کراوے جسے آہوں متحد نہ لاوے
اسی جہا دور گڑا نے کوئی ملت ایمان لغادے
بے مال مزدوری لوکان کولوں کم کراوے کوئی
و اپنے منہوں ہو نے سکے جانو جاو ہوئی
آمن الٰہی بخش فقیرا کردہر گیا خیال
جناب حیات بخش دے صفت کرتوں جلدی مال
وہ عالی ہست آب حیاتی صاحب فیض گرامی
صقل نظر جسے کشف قلبی دھج اصلی حال عدامی
وہ عاشق رہت رسول دا آبا سہ حک نموشی دوری
دھج کامل فوق خدا دے بر دم سالم چمرہ نوری

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

جنتاب حیات بخش کی کرامات کا ذکر

زراعت ریح و خرمن اور سٹی تس بکوری
 سوکانوں کارن حموز آفتوں نخلی آن شہری
 ایسی دانو غضب دی دئے کھیا کچھ نہ جلاے
 یہ جلدی چار پوئیر زراعت حضرت کھرا پادے
 لئے سہل زبانوں حضرت بکڑے کلام رہائی
 ہک ذرہ حملہ ہتا فائن زراعت اسن اسائی
 و لیر زراعت رعد آوازہ گرد شہارے جلاے
 بیکر ہودا ہور کوئی جی جلدی ہوش دیکھوے
 حیات بخش و ڈرہا فائن اوہیں رہیا کھلوا
 دین خرمن ہا فعل الٹی دور ے ہرگو ہوتا
 صاحب فینں اوہلا کوری واد واد ہتہ والا
 ہادی اہل ہدست والا نے نور لڑا
 آئے ہور لوکاہے خرمن اور حملہ رہیا ے کائی
 پہلے مئے ہل جہانی نے گئی داڈ اولائی
 جان دیکھیا لوکاں خرمن ہمد زراعت میج سلامت
 ہست حیران ظہر ہوئے تے آئے ہوش راست
 لہ او ہمد لوکان لب انہما حق ک ظہر جاتا
 مچیا ہوتا ظہر ہوتا تے لوکان میج مچتا
 ☆☆☆

فریاد راج سگھیاں دے ظہر ہور کرست ہوئی
 گھو دل نہیں کرو عقیدہ راوی کہے ہر کوئی
 ہک اچن لولا گاڑیاں لگے ہر چراواں
 دوج ذراعت اس حسرت دے مع کرن تان ماریاں
 یہ بھین لوکاں آکھ سٹایا گاڑیاں تائیں
 یہ صاحب زادہ کس ذراعت چاروں کرو پائیں
 ہے بزرگ زادہ منڈہ قہکی بولاد دوان مٹوری
 ست کوئی پے طولان کساں تے ہووے مٹوری
 ہر اہل ایمان ہر قدر بچاں بے ایمان ہر گز جاں
 جان دیکھو بیان داگ جیواں کھاون سوہاں مان
 لہر مع ہ ہوئے ہر گز سہ بلد ذراعت لٹایا
 بے ہوئی مد بلد مہمان ہک ذرہ لکھ نہ کہایا
 ذراعت حیات نقش صاحب دی ادویں امن اعلیٰ
 گالیاں اپ دیکھو حمالا ہوئے بہت حیرانے
 ہو مہمان قہماں تے ڈھلے ہو ہر قوم نکاسی
 اتے چار پیرے لوکاں سٹایا جی بستی ہاسی
 گاڑیاں ہوئے فرمودہ فلکیں دہان- پٹیاں
 تھیر الہی دیویں آہے ہر جام عمریاں کٹیاں
 < - > < - > < - > < - > < - >

حضرت حیات بخش کی وفات اور ان

کی کرامات بعد از وفات

جس ویلے آن ہماری تسون پہ مہج ہوتا دلی
صاحب زادیاں مرض گذاری ہوئے کش سواں
یا حضرت اسیں وطن مانوہ ہندور اندر لے چلے
جیسے بزرگ ہور حمای اوتھے خاکو رلیے
فر حضرت کہا انہاں تائیں دے جواب کرہے
میں لائق اسی جا کے وطن کرو دلدارے
واسے حفاظت مہلو اندر لوکاں کارن دیمان
اس جانی دے خاکو اندر لہا آپ دلیسان
کھوہ نہ ہندورے اوتھے دیمان خاک
اپو گل آکہ حق تسلیمان ہوا شعلی رات
عقلم ماہ بخودی الاول روز جمعہ دا خاصا
باران سے پھیر (۱۲۷۶) عری کرپا حک نہ مانا
فر صاحب زادیاں دوہاں زل کے کچی تہہ حیدری
من لے چلاں ہندور دے اندر آن ہوئی ہشیاری
مخدوہ الہی ہڈل قزل لوسی ویلے ہوا
فر ہر یک آہ آہنی جانی وچہ یمن کہلوانا
موضع مہلو نئی مسجد روضہ تہدا دہاں
سمان اللہ الحمد للہ فکر کرس توں جہاں

ایہ کراست ہارن والی مرنے پہچھے ہوئی
 نیچر سمجھ کر دھندلے اچھے ملک ۽ کوئی
 صاحب حیات بخش دے پہچھے جاتی دو فرزند
 صاحب عین صفائی دالے مالی قدر ہائے
 شمس علی پہلے دا مانوں لکھیا دیکھ ضروری
 نواب علی دوجیدا اسم دوج درگاہ مٹھوری
 ایہ دونوں دھن ہی دے ادر حکم لکھیا ہری
 سچے سلامت عین سوجان لعل ۽ ایرو پاری
 انہاں شرک بدعت والی ساری نیکی ہے ہندو
 ہر غصہ شہوت حرص ہوائے کینا دور فساد
 جس جاتی تے قدم انہاں دا روشن ہودے دھن
 دے ۽ گندی ہرگو ذرہ صفائی اصل یقین
 نواب علی دوج دار فنا دے دے دانگن ہلدا
 سلامت خاص شریعت سستی ذرہ قدم ۽ ہلدا
 شمس علی جیون ماہ آسمانی صاحب نہیں رسائی
 جت دل نظر کرم دی کردا سب مشکل حل پہچلی
 ایہ دونوں عقلوں گروں زمانہ دوج توجہ الہی
 نے درہان دا کمر کیوں نہیں بتانوں راہی
 ۽ بعد پندت اکے جہاں مل دوج موم ہو جودے
 مشکل اسم ۽ ذات الہی جلوہ دے چمکاوے

کیا حاجت ہے ہندو پنڈت گھر ۾ مارا جاوے
 قش جاب نواب علی دے پنچر میں من بہاوے

باب در بیان گرامت نواب علی صاحب

از زبان درفشان خود بخود ظہور کردہ اند

وہج مویع بن کرامت ظاہر نواب علی زمین ہوئی
 دسں کھول ہیچ سدی حک ۾ ذرہ کوئی
 امیر بخش نوکر انگریزاں لاناواں موس ۾ گیا
 ادر جاے بن پورہے پنچر ایہ سہیا
 نواب علی ۾ ۾ اوسدے پھر دا نیل کرے
 خواہش دے وچ لکوی کوئی لپے من پدچند
 آ ہن حک میای لکو ہک حکم چلا
 لپے موس ہان کہے نے ہر سر لکوی لایا
 ہان لچ موس ہک لکو محاب سوہنی نظری آئی
 دونوں بر کپڑ اوہ لکو لیک وکاف ۾ کالی
 صاحب نواب علی نے کہیا ایہ ہے لکوی میری
 اچراں کولوں لکوا کوئی کیا حاجت ہے میری
 ایہ لکوی میری حیرے تائیں دیساں ہر گو فالتا
 موڑی کر سین جن کہیرے خالی جانوس راکن
 فیر نواب علی نے کہیا میں سولان بخش دیساں
 ہیرے موجب حیرے تائیں جے لکوی خد کریساں

فیر اوہ ہاں غضب دے اٹھون ولایا آہا مٹوسی
 مین مرض ۛ چاری لکوی مری بہت نفع میں ہوسی
 صاحب نواب علی فر کہا میںا ہک راجہ دیواں
 ہاں رضوی میرے ہتھوں لکوی مٹنیں لیاں
 لیر ہوس گل ۛ مٹی ہر گو میں لکوی دیواں ہاں
 پر مٹوساں دی ۛ لی مہدی مول ۛ پونوں راہیں
 آہ مٹن الہی بخش فقیرا جھکوا مٹن موکاہے
 حق حق تے ہاٹل ہاٹل ہیبت کھول سٹاپے
 نواب علی فر پچپ ہو رہیا جھکوا مٹا سارا
 پر مٹہہ قدکی رسم فقیراں کرنا نہیں کھارا
 کہرا اوہ مٹوسی آہا نام پتا دس کوئی
 جس ہاں اولاد دیواں صاحب دی سخت معارض ہوئی
 خود اوس دا نام ۛ آہا تے غزلوں دوز تعلیمی
 نور اللہ اوس دا ہاپ پہچانی وچ رہندا مٹن بھٹی
 لیر لکوی وچ نصیب دے اسدے ہاں ہوئی
 نصیب ہوئی جس اوس دا مانواں کچھ لیوے ہر کوئی
 نواب خان ۛ کھرڑی والا نمر دار پہچانی
 اوہ لکوی قیے اوس دے اہر ہوئی اے دلہانی
 خودیا ہونوس خالی رہیا ہک شکوا مٹہہ ۛ آہا
 پر مٹوساں دیاں مٹدیاں چاہیں رکھیں حرم خدایا

اے ہر دین کی جگہ دے حکم جامہاں تک جاتی
 میٹھاں مویاں غویاں سچی پائی لیر مواتی
 اے سارے ہاں ولی دے پئے عالی ہر گواراں
 فعل الہی سہاں اوتے بے حد بے شماراں
 حضرت فیض بخش دے دونوں پئے ظہر آکھ سٹائی
 ہک فقیر جے دوجا فعل دل میرے جے لائی
 حسن علی دے دوئے پئے کچھو ہال قہاس
 قاسم جی جے محمد علی ایو کھو راس
 قاسم لا ولد ہے پئے جان بھٹ تسلیمیاں
 محمد علی جیوں گل گہاسی دچ فوکھ خان عظیمیاں
 ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

حضرت کلیم اللہ اور حضرت عزیز

اللہ کی اولاد کا بیان

ذکر اولاد حکیم اللہ دی سن توں کراں جان
 نور حسن جے رحم علی ایہ دو اس نہیں جان
 انہاں مہر سدی دچہ ذکر الہی طرح کیتی اے یار
 فر مغویں طرف ہا دے واصل ہوئے جان شمار
 نور حسن لا ولد ہی ایہاں جھوڑی دنیا فانی
 جے رحم علی ہا فعل الہی صاحب اولاد ہر پائی

صاحب کشف کرہست والا عالمشان حضور
 پیچے لوک مرید محمدیے ہاں مرادان ہادی
 فر ہوڑک کما وطن آپے نون قال ارادے ہادی
 دو پیٹے کس پیچھے جانی صاحب عزت کاری
 صالح محمد جیون نور درخشان نور پدے ہتھکڑے
 اتے دوست محمد اوتی دانکن جیوکر بھلن گلزارے
 ہر دو سب زبانی بھائی تے نفس اتارے دوری
 جو شریعت جو حقیقت دوج جو طریقت نوری
 مئے کتب خاص وصال والا دوج ہر دو کامل اکمل
 نظر اکسیر تے عالی رتبہ ملی خاص الکام قجیل
 مدے عشق محمد اہلکار جیوکر شہادہ محمد
 ظاہر دیا قال آمیزہ تے ہاٹن چال قلندر
 آکھ نہن الٹی بخش ظہیرا کس نوں کہن قلندر
 قلندر نصیریا نور الہی بٹنے حال قلندر
 قلندر مطیع نور خاص دا مقام بلند قلندر
 قلندر ہے ہر آشنائی قلندر موج قلندر
 قلندر موج بہمن لایزالی کدے ۷ دور قلندر
 قلندر نور جمع دے دانکن ہر دگی روضہ قلندر
 قلندر روضہ بازو الجھالی دیکھو حال قلندر
 قلندر قطرہ ۷ دریائی مستون جاں قلندر

قلندر ذرہ غمہ صحرائی مشنوں عشق قلندر
 قلندر بزم ہے خوشی آیا از بیرون جرم قلندر
 قلندر سایہ لایزال ہے زوال قلندر
 قلندر محض ہ ذات الہی ذات ہا ذات قلندر
 قلندر ہا تمثیل کہری جہر ہے عکس قلندر
 قلندر ہ ایمان ہے کفر واہ ہادی ذات قلندر
 قلندر کم روزگار ہ کوئی ہ اجزاء قلندر
 قلندر کل پیداری ہ اجزاء قلندر
 قلندر قرن بزم اسرارے وجہ دائم ذوق قلندر
 قلندر دائم فوق ہوئی قلندر فوق قلندر
 قلندر دائم ہے مصلحتی سایہ عشق قلندر
 قلندر رہی مکان بچانے ہے زبان قلندر
 قلندر رہی نغان لبائی ہے نغان قلندر
 قلندر ہے دریاء مرآت صحرای قنوت قلندر
 قلندر ہے دریاء معالی ہے لامکان قلندر
 قلندر قیوم جان توحیدی ہشمہ قرید قلندر
 قلندر کل مہذب نہیں ہاہر ہے کچھ ہ حال قلندر
 قلندر تائین دین ہ کوئی ہ کیمہ جرم قلندر
 قلندر کل پیرا خودی نہیں خود ہے خود قلندر
 قلندر فرق دریا مذکورہ ہے خود فرق قلندر

قلندر چاہے مشقوں سے ہور ۛ ہوش قلندر
 قلندر فرقہ دوہاں چھاپاں ساڑیا جان قلندر
 قلندر تائیں علم ۛ مشقوں پر قدم از صدق قلندر
 قلندر ہول آخر آتا ہے مثل حسیل قلندر
 ایہ سب اوصاف تے نعت پکھانے ہر دوہاں دے تائیں
 صالح محمد تے دوست محمد جلوہ روپ سائیں
 وہ صالح محمد دے دوئے پئے عالی صدق صفاء
 عبدالوہاب صاحب اللہ صاحب صین کھاء
 فر صاحب اللہ دا مٹا چا سعلی ۛ ایدا نام
 دج سلک طریقت پکا حکم صاحب نہیں انجام
 دوست محمد دے حوائے پئے کجھو اے ولی اللہ
 ہدایت اللہ تے حیات اللہ دونوں حسیا عظمیٰ اللہ
 ایہ حوائے صاحب زہد ریاضت جام عرفانی پکا
 دج خاص کمرچہ نور الہی روشن جلوہ کیا
 بعد دم آخر دے حوائے حکم دلوں زہانوں
 فریقت ہیبت کو طریقت ہوئے دلوں پکھانوں
 فر اوڑک چلیں سہناں تائیں وجہا کوس رحیل
 پئے کوچ تکرارہ داسل طرفوں دوا بچیل
 ہدایت اللہ دے دوئے پئے کران ہیبت قاصر
 نہیں غش تے بہاول غش از سلک طریقت مابر

حیات اللہ دے دو فرزند جیو کر ماہ آسمانی
 روشن ہندو دار لٹا دے صاحب فیض رسالی
 حیات بخش ہو اول پیا عالی عظمت والا
 فقیر محمد دو جا جانی صاحب فیض برالا
 حیات بخش لاولد ہو گیا ہا سدید الہی
 فقیر محمد تمہیں محمد بخش صاحب سز آگاہی
 ﴿...﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾

حضرت محمد شفیع کی اولاد کا بیان

شیخ محمد تمہیں محمد شفیع صاحب خوب نصیلاں
 سے نہیں مصلّا اوتے سوہا کچھ مٹلاں
 بکے مال پر دے اسوں ملی درامت نقلی
 آیا ماہ دیسا کہ جاری دانو رحمت دی چٹلی
 وڈا مغلّ عالی رحمہ صاحب فیض حضوری...
 ہو بکوا وڈا درج 4 درجہ پان مرادان پوری
 صائم الذہر جے قائم الکی کس ساری عمر گزاری
 خاص قلندر عالی جلوہ ع کچھ حد ہمداری
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾

کرامت حضرت محمد شفیع

سلطان ولادر خان دے قاضی ہک مسئلہ مغل ہویا
 راز ۛ کھیلے سمجھ ۛ آوے حقیر حال کہلویا
 زل بل عرض ۛ قاضیاں کیتی سلطان ولادر اگے
 اسانوں سمجھ ۛ ہر گو آوے جے مسئلہ جتھ ۛ لے
 اچ اٹ زمانے اندر فاضل کامل جے مکمل
 محمد شفیع ہے ظاہر ہاٹن اسدا خاص مجمل
 سب کچھ نظر کھت تھیں اوسوں معلم ہوسی جال
 کرسی حلقہ لپے مسئلہ سارا صاحب وڑ معال
 اوہ مسئلہ ہوتے ڈٹھا ہویا بشیر در شہر دا دلی
 کہیں ہزاراں پاں مرواں اوسدے خوش سوزلی
 اوہ خاص اولاد دیوان صاحب دی صاحب فیض رسال
 سن کے گھنکو خوش دل ہویا آیا غرت پہچال
 خوش جناب محمد شفیع دے مال عیانی پہچا
 اسلام علیکم کہیں اول جتھ جتھ خوش کہلوتا
 ۛ عرض گزاری کہیں ماتیں کئی حضرت شن کریدا
 آپے آہن کھت دے جہیں اولہاں نوں گھیردا
 ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ بڈل دل ہونہا دے لاہر
 صاحب دل صلیٰ والا مسئلہ وہ گھیاہر

مشکل مسئلہ میں دج حاصل ذرہ دیر نہ ہوئی
 پہچن نہیں مسئلہ حل نہیں ہر نہ کوئی
 ایسی اوس تشریح مسئلہ دی کیتی خوب بیان
 قاضی ملاں سنے والے حیران آتے پریشان
 ہے کر کہے دلاور خانے پوش ہم کوئی آوے
 لر ہال چھٹی پوش حضرت دے آوے مقصد پاوے
 پٹے چار محمد قطع دے حالی بزرگ مای
 محمد سی محمد ربیع محمد ضیاء شاہ نواز گرامی
 ایہ چارے صاحب لکھن لکھائی بہ یک سہناں اہلا
 محمد ضیاء محمد علم مصوف عابدین اوجا
 ہور خلعت پوری بہ زیادہ اسدے ہوتے آہے
 آتے پتہ نصیحت ہاپ دی کولوں شہا مافق رہے
 لال نصیحت ہدی نہ کرنی تے دوجا طمع رہائی
 آسمیں لکھ عہدوت بھر رہیں خوش دل لال
 ہدی کہدی نیکی خوش ظاہر کرنی جانی
 ہور غصہ کہدہ نقل کرہیں دودھ بچائی
 علم عمل دج پکا رہتا خلعت کرنی دوری
 گوہ غل عہدوت کارن تے کرنا صبر صوری
 ہور غیر وہدی محکم رکھیں کڑی چیز پسندی
 آتے کڑی چیز دودے بھر پاوے پتی گدڑی

پند مراد لگی دے چالے تے گزری ہے برہائی
 جان جانان جیوس لا ہووے کرو یک کہائی
 چوٹھ نہ کہیں ہر گو ذرہ کیونجے ویج قرآن
 مع کیج خود رب تعالیٰ رہوس امن امان
 ہور روزی طرف اللہ جہین جانی روزی دیون پارا
 اتے دیاں ترک ولے ویج نکوس کر کے ہمت سارا
 دوست دشمن کھو بھیا سہتاں دوست رکھیں
 ہل پڑاری ہور کسے نون غصوں غضب نہ چکھیں
 محمد قطیع دی ہوئی چاری دتیس جان چاری
 یاراں سے بھلائے (۱۳۶) بھری سے ملا آخر واری
 محمد ضیاء ہو مسد ہوتے آہا بٹھا جانی
 صاحب فیض ہادی والا صاحب دین ایمانی

﴿...﴾ ﴿...﴾ ﴿...﴾ ﴿...﴾ ﴿...﴾

ذکر اولاد حضرات محمد سہی،

محمد رفیع، شاہنواز

محمد سہی تے محمد رفیع دونوں کو طرف
 صاحب علم توافع سہی ہور غیر زبان طبع
 یہ ہو اولاد دیوان صاحب دی سنہا اہل علمی
 راج دم تے ثابت قدم ہور ہر کری

محمد سہی جے محمد رفیع دا بیٹے رہیا ۛ کوئی
 کہیجے ایہ لادلدی دونوں اولاد ۛ ہرگز ہوئی
 ہوا نواز اولاد معین لعل ہوا یزدانی
 نور احمد صاحب ۛ ہوا ظہر گہر اسدے دیج جانی
 دانگ آکھ دے جلوہ سدا لڈا بھد بہانی
 بے طمع جے بے ریا جے حارس ذرہ ۛ جانی
 جگر کچھ ٹکڑے کوئی لاش اہلے رکھے
 دھوا دھ فریہاں تانیں اوتھیں ذرہ ۛ چکھے
 ہوڑک فیر نور احمد صاحب گیا جھوڑ جہان
 صاحب عالی ہنس والا جلوہ نور میان
 دو چٹے تیس چکھے جانی دڈے عالی شان
 اکبر علی جے قاسم علی صاحب فیض رسان
 اکبر علی دیج سلک طریقت کامل زہر آحا
 نور ہنس کرست آتھیں ظہر جیتا لعل الٹا
 ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

گرامات حضرت اکبر علی

وزیر چند برہمن غروں سزہن چا والا ملن
 رہیا دیج بشعور ہیر دے نوکر سلہیں آجلن

ہوس کول گراووس مشرق طرفہ کھوہ کھلایا جہلی
 بہت عمیق ہے پانی ہاتھں قطرہ آب بچپانی
 وک ہويا فر آیا جلدی اکبر علی دے پاس
 کہدا حضرت پانی ہاتھں نہر کرد تاں اس
 پھیراں دل رنجی والا مہر دے ویج آئی
 مہر اولہا دعا ہ کھنس ہل دے دے رانی
 اوہ مستجاب الدعوات ہ آہا ہوئی قبول دعا
 دوسرے دن ہوس کھوہ دے اہر آب ہويا مہر
 قدم عیسیٰ ہوس حضرت والی کیتی دلوں بھانو
 طراں ہے طرانے دتیس دل ہمیں خوب سہانو
 مہن تودیس اوہ ادوس ایہ قائم کھوہ بچپانی
 سہیں لوکاں عمر ہ ہوسے کل حقیقت جہلی

☆☆☆

احمق ہکت دہ میں موقع ملن اکبر علی صاحب ہ گیا
 اے چا بکوا ہلو طے پیچ دعا عیا
 کیا دیکھن خروڑہ سوہلی نظری اہر آئے
 فر چا دیکھ ہیج دے اے مرض احوال سنائے
 خروڑیاں والا مالک حاضر ہوئے آہا جہلی
 وڈا دوس مرکا جٹ صورتہ دانک جہلی

اکبر علی فر اوسدے تائیں کہیا جلدی حال
 خروڑہ ہک اس پٹے میرے دیہ چٹلی مال
 کہدا جٹ مرٹا اٹوں خروڑہ دیاواں تالیں
 پانچ مزد دی کیکن دیاواں لیر ۷ سٹن تالیں
 ہک خادم مال انہادے آہا لیر اویسے آکھ ستا
 ایہ خاص اولاد دے ان صاحب دی کیوں توں پاس لیر آہا
 خوش فقیراں منکر ہونان جاو تالیں آہا
 لائق جیوں دیہ خروڑہ پانویں قرب سواہا
 لڑن کے ایہ لکن جٹ مرٹا کہدا نعرے مار
 مین انہاں جے فقیر ہزاران رتھے بے ہمد
 اسڈا مرحد کامل اکمل میں بکی مرحد دلا
 خروڑہ ہر گو دیاواں تالیں کرد زہان سہا
 اکبر علی فر مال غضب دے سرک دیا
 فر اوسے چٹلی دیہ مستی قدم مہارک پایا
 کر کے وضو کرے دعائیں یارب جہار تہارا
 میں بندہ حیرا دیہ رسوائی ہویا بیست لاجپارا
 ہک جٹ مرٹا جھگڑے کردا میں عاجو دے مال
 فصل کرم کچھ بسے ہوتے یا قنور ذرا کھال
 کیا دیکھن ہ دیہ آسمانے ہویا ایہ قہور
 دعام ولی دی ہوی دپے ہ مکتی مہور

ہارن ہڈن پیچ نازل جے کوئی پون ہوائیں
 یعنی ڈالہ نازل ہویا کیا شور کہیں
 لر غضب الٹی برق آسانی بھلی نال ہوئی
 مع فرزندہاں دن ۛ اسدی نال بھلی دی موئی
 ہور کھکھوہیاں فروزے اوس دے دتھن کڈے نالیں
 نال مٹی دے مٹی ہوئے بچو پار سٹالیں
 دعا فقیران میر خدا دی جے ہد دعا جہیں ڈرہاں
 ۛ رہن لہر حکم عہادے کمر در صدق کرہاں

☆☆☆

حکم چہ چا رام کھن دا درودہ پور خطاب
 رہدا موضع جڈ جے پہلو کچھو اے احباب
 خلی رولہ حیاتی والا میوہون خلی رہیا
 ۛ جسدے کمر اولاد ۛ ہودے جیون اوسدا کہیا
 ایہ ہر ہر جانی پاس فقیراں مکرودا رہیا ہمیش
 آرزو دے دی پوری نالیں ہوئی حاجت خویش
 ہوڑک پاس ۛ اکہر مل دے آہا دج دربار
 نال ہزاری زاری کھن جے کہدا نعرہ مار
 یا حضرت میں لرزد ۛ کوئی ہویا بہت لاچار
 فصل کرد یا حضرت میں ہودے دور خواری

فر مال جلاست اکبر علی لے کھیا اوسدے تانیں
 گھر حیرے دج چا ہوسی فصل کرہی آ سانیں
 ہور نام ہر دا کرم چند کہناں بندہ ضروری
 مدت بند ۵ نوں (۹) مہینے آس ہری مکن پوری
 فر چلایا بندہ مال خوشی دے گھر دے اندر پوجا
 دے مبارک دن آہنی نوں اونوس کھلا کھلوتا
 پٹھڑی دن مبارک سن کے داگ ٹھیریاں فانیں
 مہینے فالتن کپڑیاں اندر واہ واہ بھاگ سوناہیں
 ہر دن دن خوشی زیادہ پاوے جیو بچوں حکم وڈیرا
 واہ واہ دعا فقیر صاحب دی کھلا فصل کھیرا
 جان پورے نوں (۹) مہینے ہوئے تے چا ہتیا جانی
 کرم چند ۵ فانیں تہدا رکھیا دلوں بھائی
 جاں اوتھے دن اوس حد معین سمیت خمدے آئی
 تے چا گیکڑ اندر چایا ہور طے طر لہائی
 گوش بلب اکبر علی دے رکھیں ۵ کچھ آہدا
 فر اندر حق اوس پئے آپے بلب دعا کراہدا
 بند دعا دے دن تے ختم دونوس وداع ہوئے
 لکھے ہتھ مال خوشی دے گھر دج دج کھلوئے
 ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿

دربیان دیگر کرامت و اوصاف جناب

اکبر علی صاحب

اک دن فوت ہوا یہ حضرت با تقدیر رہائی
ہک پھر دی قدر سوچا رچھا عاشق دل جہیں جانی
فر حکم الہی زندہ ہوا ہے لگا کرن خواب
انہم دیہاڑے ہو رہا دئی دئی پاک جتب
صفت یہ زیارت کارن کیا نیرہوں کیا دور
اکبر علی جیوں ہر بلالی جگے پھرا نور
جد اشعواں روز آ پورا ہوا ہوئی میر جہری
ہران سوتے سے حریمشہ (۱۳۶۳) من میلا آخر واری
ہک پچھے اس دا چٹا رہیا فتح علی ہ اس دا نام
صاحب من صلائی والا صاحب فیض امجام
پھر یہ لاولدی گیا اولاد نہ ہوئی ظاہر
یہ پکت روائت ہکت نہ ذرہ سہ کوئی استہیں پھر
قام دا پکت پچا صاحب اہل ہیئت
فکر عشق ہ فاکواں جسدا اندر محو طریقت
﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

سجادہ نشین حضرت محمد ضیاء کی اولاد کا بیان

محمد ضیاء جو مسدود تھے صاحب راز
 موجب حکم محمد عفیج دے صاحب فیض راز
 محمد ضیاء وہ محمد محکم طاعت صادر اہل طاعت
 کہیں ہزاران طالب دستہیں پایا شوق ہدایت
 وہ شریعت کو طریقت صاحب فیض حوری
 ہر قلب عزیز ہے صقل نظر ہنکے چہرہ نوری
 سب زمیناں روشن ہستہیں تے روشن سب آسمان
 یعنی ہوئی رحب اوسدا اور دو جہان
 محمد ضیاء زہد الاولیاء کامل آہا جلی
 تہود الاصفاء محمد ضیاء مکمل خاص پچھلی
 من ہوئی چہاری کوچ تقارہ تے چا کن آواز
 یاران سو بوجہ (۱۵۲) عمری رحلت نس پر واز
 محمد ضیاء دے پئے حرائے عالی ہر گوارے
 محمد فضل تے محمد ناصر صاحب تقویدارے
 رحبہا جناب محمد خالق وچ محمد خاص شریعت
 صاحب خلق عظمی والا اور محمد طریقت
 پر خالی روزہ حیاتی والا عمرہ قائم پایا
 پر اڈک ہاؤ خواہے تسوں عظمی ساتھ دلا پایا

بیخون عمروں طرف چہ دے نکا ادبا جانی
 زیارت گاہ اودہ عالیہ دی صاحب لعل رسانی
 محمد فضل مہ دے مجتہد روز بچانی
 از کشوں راز معلم ہو وجہ پسندیدہ جانی
 محمد فضل با فضل الہی عالی مسہ پاک
 تے لکھا یاد الہی اور اودہ صاحب ادراک
 کہیں ہزاروں طالب اسدے صاحب جب حیان
 کرے نصیحت سہیں تائین دل دے فال حیان
 ہر کچھ ہر شریعت ظہر تہس سہیں آکھ سنا
 ہی ذہنی اسم جناب الہی قلب جمہلے لایا
 یہ اور زہد ریاضت پکا خانہ جاک حکم جانی
 دم پارے چہ ہو مئے پانی فیہ موائی
 یاران سوتے تھے (۱۹۰) ہجری پانی تہس دولت
 روز جمعہ دے بچہ توں لڑیا عالی ذات
 دو چلے تہس چکھے ہائی صاحب صدق صفا
 علی محمد نور محمد ہادی اہل انکھا
 نور محمد اولاد مہ کوئی خلی رحلت پانی
 اتے علی محمد تہو جفا کرم بخش نام ہ ایہائی
 محمد "بیل دا خورد برادر مسہ لکھا جان
 صاحب لعل ہدایت داتا سوجاں خوشیاں مان

حررت پاک محمد ناصر اسم گرامی جانی
 صاحب مجمل والا حالی بہت عالی
 نس ہاتھوں ذاتی اسم الہی خالی دم ۷ کیا
 اور نفس محاسب فکر تجربہ عہد عہداتی رہا
 آء من دنلا یزے آیا مٹی موت قرہی
 ہر ان سو تے پور (۱۳۷۳) سند کیا جا بہت گئی
 دو پٹے نس پچھے پائی صاحب اہل ہدایت
 احمد علی الہی بخش دج ثابت حال قنات
 لزمان وصہ پوری جانے الہی بخش دے تاجی
 احمد علی نون حکم نہ ہو یا سند پٹھا مانی
 الہی بخش مٹے دوتے پٹھا کرے صہوت
 صاحب صین صلائی والا اور زہد ریاضت
 دج راز حقیقت اور حکم عالی جلوے والا
 دج شوکت جان طریقت قائم عالی نور والا
 لاولہ رہا کوئی چا مانی اس نون دج اللہ
 فر ہد معین یزے ڈھنگا ملے مال اللہ
 ہر ان سو انالی (۱۳۳۹) بھری پائی تیس ولایت
 لالہ اللہ محمد رسول اللہ مکر لیا تک صلات
 فر دژا اور اسدا عہد سند پٹھا جانی
 احمد علی ہر قانون اسدا دینین خوب پہچانی

وڈا عالی رحمہ اسدا کچھ صفت نہ کیتی جاوے
مسترق اہر ذکر الہی دم دم خواہیں پاوے

﴿---﴾﴿---﴾﴿---﴾﴿---﴾﴿---﴾

حکایت احمد علی

ہکت داری حضرت احمد علی کریم کسے گراہوں
اپہ گھن ہیف قصہ سدا تھوں کھول سناکوں
روغن زرد دلی دج پا کے کرپا دے راہی
بیت آنوں ہر شور ہمدرد دے دی خواہی
کہا دیکھے ہک کھوہ دے دہوں کڈہن لوک ہ پانی
اپہ پانی جان ہوس کھوہے تے حاضر ہویا ہائی
دلی ہکت درنجہ سستی اسے چا لکھائی
لگا پانی چون اوچوں مال دے دی راہی
کہا دیکھن ہک گرد ہمدردے انجن پیٹ ہ آئی
دلی لچے رخصت ہوئی پر ہکت ہات آلائی
ہے توں دلی لوز ملزہ تین جام اہر گرہلا
پوچھیں لہسی اوچوں تھیں گنجیں حال احوالہ
فر پانی پکے کرپا اوچوں عالی ہست دلا
مال عتالی کرپا کرپا ہوتا آ گرہلا

کیا دیکھے بہت مال درختے ڈولی لٹکی ہوئی
 چمک لٹی اس مال چھپا ہے ترے آگے کوئی
 صحیح سلامت روغن زرد چھتا ہوا جالی
 بہ بہت انگلی اور روغن لٹی خوب پہچالی
 کون آیا جس روغن زرد بوھوں چمک لے آیا
 جن غصہ دہج کردو ہمارے جس آپ شور بنایا
 بہ اصلی ہوس ہمراہی کیتی احمد علی دے تائیں
 چمک کے پہار لے آیا آگہرے کچھو یار سائیں
 بہ آپے بہ لٹھا مسد ہوتے احمد علی پہچانو
 آپے قش کرست ہوسدے ظاہر ہوئی دلوں سمانو
 اک دن اس حضرت دے کولوں چھپا کسے یار
 کھڑا تھن ہ دیواراں کردا غلط قرار
 کہا حضرت دیواراں کردا آپ فرمان
 کہجے عارف کامل پاسوں دولت آپ جان
 دیواراں لائق اسکی کرن اہلان پندی
 دروغ گوئی ہمیں کچھ عویذا کج حضور پندی
 سلم طبع ہے رحم دلی ہوں ہر دم حال
 ہور موافق قدر کشاد پشنائیں مسکیناں کرن سہال
 اتے ہدی دہج جناب الٹی ہونون قدم ہوتی
 تان روز قیامت عیشان مویاں پانون ہمرے موتی

حضرت احمد علی کی وفات کا بیان

من ہوئی حیرانی احمد علی دی پوچھا وقت مرانی
 اس دایہ لہائی ہمیں کچھ عریزا ہوئی تم جانی
 اچھ صلی اولاد نہ ہوئی گھر اس دے دج جانی
 ہل لاچاری سے اچھے کہیں لکر پچانی
 ہانوں کچھ غلام شاہ نوں سے خاص پہلایا
 اچھ جی قلب الدین دا ایسے عالی صحت پایا
 اچھے قلب الدین از نسل پچانی صاحب محمد امین
 محمد امین نہ شاہ رحمت اللہ جی حق زمین
 اچھے شاہ رحمت اللہ جی جانی پاک دیوان حضوری
 جناب جانی صہ اللہ خانوں آس کریدا پوری
 ہاران سے پچھتر (۱۲۷۵) ہجری رحلت خاص ہوئی
 حضرت احمد علی صاحب دی خاک نہ برگر کوئی
 مری (۳۰) ماہ فہم دی روز پدھور پچانی
 مری الہدرا بدن ہودا خاک خاک نہ آلی جانی
 شاہ غلام مین سے اچھے صاحب صدق صفاء
 کردا یاد اللہ دے تائیں عالی اہل ہداء
 غلام شاہ نوں ہک نصیحت کرساں با دل جانی
 جس میں پاوے نہیں جیانی صاحب دُر معلی

ہول وچ شریعت قائم رہیں شہد عہدی
 ہو رہر ھیت پھیلپاں سستی رہیں توں مطہری
 کوئی ایسی کار ے کرنی تھان جس تھیں توبہ آوے
 ہو رہب لطافت گل دے ہوتے کرنی جیوں دل پہلوے
 عالم نون بہت کھد ہس ہے کون تھیں گھلے
 پر جیکو اس مسد تے ایسی آہن آپ سہلے
 مین قربان سہیں دے ہوتوں جان لہائی کردا
 کچھ نام خدا دے مدد کرو مین مت مداحیں پڑھدا
 ﴿...﴾ ﴿...﴾ ﴿...﴾ ﴿...﴾ ﴿...﴾

نواب علی صاحب مہلو والہ کا بیان اس کتاب کی تصنیف کے بارے میں

بہت دہری نواب علی نے آکھیا میرے تائیں
 ہک نو نعت دیوان طہوری جیری تھون ہوائیں
 مین اٹوں کھیا سے جی تھی حاضر کرو موجودی
 تان میں نعت کریں جلدی مدد مال معبودی
 دیساں سے مین تھی تیون نواب علی فرمایا
 میں فر کھیا اتھاہ اللہ کراں جان ہو لایا
 کوئی تھوڑی مدت گذرن چھتے سے میرے بعد پائی
 فر لے کے قلم دوات سیاہی میں دل تھیں قلم جلدی

لہر سدا اودہ قاری ادر ہندی آسان ہائی
 گجن کارن حلامان تائیں مشکل رہیا نہ کوئی
 نواب علی بھلل الٹی صاحب عین صفائی
 خاص اٹھائیں شریعت سنی تیر توحید بھائی
 نواب علی دا عالی رحمہ کچھ سمجھ وچہ نہ آوے
 صاحب شرم جے کھوٹی ادر صاحب اہل سہائی
 ہور علم تصوف سنی ادر روغن تہدا سیناں
 خاص اولاد دے ان خوری صاحب اہل بھیناں
 نواب علی دا دوم برادر عالی عظمت والا
 حسرت علی ہے نام تہدا عالی جلوے والا
 سیناں مٹا واری دیکھیا ہوسوں سمجھا ادر پانا
 فر دیتی (۲) واریں فہرے ادر اوسدا نام نہ آیا
 واہ واہ عالی رحمہ اوس دا صاحب اہل سہائی
 واکن ماہ بدر جھوں روغن دیاں ادر سہائی
 صاحب نہیں خوری رحمہ اوس دا خوب بچپاناں
 وچ سنک طریقت کو طریقت عالی قرب سیناں
 جا حضرت بہت مرض اسانوں سخت نہ طاری ہوئی
 کوئی دہڑو د رمل راس نہ آوے دیکھ رہیا سب کوئی
 تئیں دوئے برادر کرے جیلہ حق اساڈے ادر
 ہودے غیر جے کرہں دعائیں نیجے نہ سمدر

دوان حاجی محمد اللہ صاحب پوریاں پانوں والا
 دے آس ہے آساں تائیں صاحب فیض والا
 حضرت عبدالعزیز صاحب ہر فعل کچھ دالی
 حضرت غلام رحیم اللہ صاحب کردا سر سہالی
 صاحب اللہ ہے عبدالسلام کرسن سر گھیری
 محمد امین ہے شیخ محمد حیدر کریم میری
 عارف صاحب ہے قائم صاحب مالیشین بندی
 معصوم مراد حیدر محمد عالی ذات پسندی
 محمد حیدر ہے محمد با محمد فنیج ہر حال
 فتح محمد ہے دل محمد کرسن سر سہالی
 عبد می فقیر محمد روشن جلوہ عالی
 محمد فقیر محمد روشن صاحب خوب نصالی
 شرف الدین محمد غلام جان محمد جاناں
 دین محمد محمد عظیم کرسن فعل سیاناں
 حکیم اللہ سلطان محمد کرموں نظر کریمی
 عزیز اللہ ہے صالح محمد درواں دہک چلیسی
 دوست محمد عالی رحمہ صاحب فیض حضوری
 ولی اللہ حیدر اللہ صاحب آس کریمی پوری
 غلام علی ہے محمد وارث محمد لطف کمال
 سلطان علی قاسم علی ہر وحدت درج نبیل

نہیں بخش ہے کرم بخش غلام محمدی الدین
 ناصر دین ہے فعل الدین ہو پر داغ الدین
 خاکر دین بہاؤ الدین محمد علی آمین
 صاحب صحن حدی سہاۓ جلوہ حق زمین
 شرف شاہ اے جان محمد محمد حیات سعید
 محمد علی ہے شاہ ولی و عالی محمد مجید
 نور حسن رحم علی صاحب و محمد علی نون جان
 مہد ابواب صوب اللہ نون دل نہیں خوب پہچان
 ہدایت حیات اللہ صاحب طے عظمت اللہ
 طفیل انہادے میں عاجز ہے کرسی فعل و اللہ
 غلام محمد خیر صاحب و قادر بخش سہاں
 و بخش ہے ہام علی و صاحب یک نصلاں
 حسین علی مدد علی عی حضرت خیر قبولاں
 خدا بخش فعل الی درج درگاہ مقبولاں
 محمد شاہ اے احمد شاہ رستم علی دلیر
 و بخش ہے الہی بخش فعل جناب و لیر
 محمد علی مردان علی و سید علی ہر اسی
 الہی بخش اے قلب الدین کرسی دو سہاں
 پر داغ الدین ہے قادر بخش یا رب انہاں طفیل
 حیات بخش اے کرم بخش و کلاہو دل دے مل

نہیں بخش ہے فعل الدین حسن علی بجا
 الہی بخش ہے مصطفیٰ صاحب واک و بخش آفتاب
 نہیں بخش ہے یہاں بخش مالی صدق صلا
 حیات بخش ہے فقیر محمد کامل اکمل اکیلا
 حسین علی بافضل الہی میر کبرہ والی
 اب جا خاص غلام محمد بچنے دیکھ سہالی
 کرم خواہ محبوب خواہ طے ہمارہ خواہ امیر
 جوں خواہ امیر علی و مہاس علی ہاتھ
 نہیں علی ہے شرف علی ہی محمد خواہ دلدار
 محمود خواہ ہے شمس علی و صاحب نہیں قرار
 لوہ علی ہے فقیر صاحب نون دل دے دج بچاں
 فضل صاحب ہے قاسم علی کون ہاں عقیدت جہاں
 محمد علی محبوب خواہ طے صاحب قلب زمان
 محمد ضیاء ہے محمد سی و مالی تمت خان
 محمد رفیع ہے خواہ نواز روشن ہر طال
 محمد فضل ہے ماسر محمد صاحب عین کمال
 خالق محمد نور احمد علی محمد جہاں
 نور محمد احمد علی نون دلیر خوب بچاں
 الہی بخش ہے اکبر علی و صاحب نہیں ہدایت
 فتح علی ہے قاسم علی بھن صاحب اہل کلام

فقیر بخش یا فضل الہی صاحب مین تے مین
 صاحب مین مین مین مار لے رتس مین
 طفیل اہل دے یا رب صاحب کرنی مر مہری
 دردان دکھان اکلا مین رحمت پانوں جری
 اچہ درد اولہ مین یا رب ہر خدا
 جری ہا مین کوئی مہ میرا مین دردازے آیا
 اچہ جی اوتے مین میں کچی یا رب بے پردہ
 طفیل اہل دے فضل کرم جی کر ٹوں ہک نگہ
 اول کتاب میں آخر توڑیں جے ام اچہ پائے
 ہل مین دے دے کر کے دہہ کتاب نکالے
 طفیل اہل دے ہر خدا کر توں فضل مین
 میں حاجت مہ طرح و پکارا یا رب دہہ ہدایت
 جے توں کلامیں یا سر مین میں مہ جری
 ڈہا آہ دردازے جری کر رحمت فضل میرا
 ﴿---﴾﴿---﴾﴿---﴾﴿---﴾﴿---﴾

کتاب مذکورہ کا نام اور سال تکمیل

مین ہم کتاب دیوان مرثیہ گہا اور آہ
 ہر دوہا مین مرثیہ گہا میں دل پانا
 رحمت دیوان العارفین اسدا گہا پرائی
 اے چرما مین العارفین رکھا خب نکائی

انہاں چاہن (۳) مانوں دیوں بڑا نام دلاو

تا انشاء اللہ ہاں محمد ملے مجھے کھاسو

یہ اصل کتاب ہے سلک طریقت نور ہو کر توحید سے

نور علی نور چائی اس نون ہاں تاکہ دے

جنگ پڑوسی اسدے تائیں کچھ لائحہ حیر دعائیں

آکھو مین ماضی دے مل دل دے ہاں رعائیں

پچھے ہجرت مصطفیٰ ﷺ ہاں سو (۱۳۰) سال

سہ پورا نوے (۹۳) کچھ عروج اٹل کتاب سہاں

﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾ ﴿ --- ﴾

کتاب مذکورہ کی مصنف کا نام اور

تصنیف کا وقت من اور مہینہ

مصنف اس کتاب دا الہی بخش حیر

رہا دا دق کھام دے فاجو مند حیر

وقت عصر دے ہاں تون روز ہو منگل ور

پنج ہنا لا دینی گلاری ہوئی خم ہمد

مین فاجو آپ نے ماضی ہ کردار

انگل فاکل عیر دی مہ کج عقل مہ سند

ہالے مرض ہن دے اور ڈاہڑی سخت ہو دہائی

ہ دق ہمدی یہ کتاب دل تمہیں آسان بنائی

یا رب اس کتاب نوں کریں عہد مشہور
 اور فرمے عارفان کیا فیوض کیا دور
 یا رب الہ خالقا مکن میرے بخش مرشد
 اور والدین استاد تے کرتوں فضل الہ
 اور ہادی راہما ہو صاحب فیض حضوری
 یا رب الہ خالق کرتوں اوس مغفوری
 اور اسلاف خاص ہے روئے شہر بیج ولسا
 احمد صاحب نام نس مقرر جانو پلسا
 چچے نس فرزند ہے فقیر محمد نام
 صاحب عین صفائی والا عالی ہمت کام
 تھوڑے طریق اے اے اے اولیاء
 کئی جہان طلب اس دے عاشق دل تے لہا
 صاحب عین صفائی والا ہادی فیوض دور
 ہو کچھ وچہ آسماں زمینیں اس دے بیج حضور
 ہوئی ختم کتاب فضل الہی مال
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ رکھ عین سمعہا

☆☆☆

شجرہ طریقت حضرت دیوان حضورؐ

حضرت سیدنا محمد ﷺ

حضرت علی الرضی کریم اللہ عنہ



حضرت معروف کرچی





اہم پیغام

ایک بلند اور طویل چبوترے پر یہ مقام حضرت مولانا جلال الدین رومی کا مزار مبارک ہے جو ترکی کے ایک خوبصورت شہر "قونیہ شریف" میں واقع ہے۔ تصویر میں آپؒ کی پانچویں آپ کے والد محترم کی قبر مبارک اور قانوسوں کے نیچے تین اور قبور کے بھی کچھ حصے نظر آ رہے ہیں۔
الحمد للہ اس بندہ ناچنے کو نومبر 95 میں اس عظیم مقام پر حاضری کا شرف اور مشنری پڑھنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ بغیر تحقیق کے آج کل اوپر والی اور نیچے والی تصویر کو



نئی پاک سنی کی قبر مبارک سے منسوب کر کے مختلف انداز میں استعمال کیا جا رہا ہے جو کسی طور پر بھی ایک گناہ سے کم نہیں کیونکہ 881 ہجری کے بعد حجۃ مبارکہ کے اصل مقام تک کسی نمازی آنکھ کی بھی رسائی ممکن نہیں ہوتی تو اتنی جدید تصاویر کا حصول کس طرح ہوا؟ خدا اس بات کی صحیح کر لیں اور باقی لوگوں تک بھی یہ اہم پیغام ضرور پہنچائیں یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے۔

انصار احمد حافظ قادری

میکر فقر و تسلیم و رضا

حضرت قاضی محمد حسن قادری

(سال وصال) 1983ء



مروحی، جس کی ہے بیدار دل و عشق
مجموع، جس سے منیر و ملقب
آفتاب فیض، جس سے مسیر
گوهرِ حرارتِ صدق و رافق
آفتابِ دل کے روتے خوب سے
اس کی شانِ معرفت کے معراج
وہ کلامِ پاک کا اسرارِ ہم
جس قدر اس پر کرے بار، ہے بجا
راستانِ فقر و حلیم و رضا
کھشایا فقر و حلیم و رضا
اک جہانِ فقر و حلیم و رضا
ہر کانِ فقر و حلیم و رضا
ہر لہجہِ فقر و حلیم و رضا
کا کلامِ فقر و حلیم و رضا
کچھ دہانِ فقر و حلیم و رضا
کاروانِ فقر و حلیم و رضا

طارق سلفی پوری